بفضل کردگار بیہمال و کرم کریم بیمثال

دیوان جناب سمو قباب مکرمت مآب معدلت پناہ راجہ کشن پرشاد بہادر دام اقبالہ المسمی

باغ شاد

باہتمام تمام محمد رفیع الدین فریدی قاضی شاہ تعلقہ ماہری ضلع پیٹھی علاقہ دار شیکار سرکار

در مطبع محبوب القلوب طبع شد

بفضل گرو رب بے ہمال و گرو بیمثال

دیوان جناب سموقباب مکرمت بنیاد معدلت نهاد راجه کشن پرشاد وزیر بهادر ادام اقباله المسمی

باغ شاد

باهتمام تمام محمد رفیع الدین فریدی قاضی زاده متعلقه پاتهری ضلع پربهنی مختار ایجنسی سرکار

در مطبع محبوب القلوب طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین تو بندہ ہون اوسی یک حبیب مقدور کا
دو جہان فرمان ہے جس ناظر و منظور کا

جان و دل سے ہون مین قربان اوس شہ مغرور کا
چہا رہا ہے دو جہان مین جلوہ جسکے نور کا

طور پر موسیٰ نے دیکہا جلوہ جس کے نور کا
مین تو عاشق ہون اوسی معشوق شکر چور کا

نور تہا یا چاند تہا یا ذرہ یا خورشید تہا
حضرت موسیٰ کہو کیا تہا یہہ جلوہ طور کا

پیتے ہی آنکہون مین سیری اور کیفیت ہوئی
جب دیا ساقی نے یک جرعہ مے انگور کا

ساقی و صہبا و ساغر کا ر رندان ہے مدام
سر پہ بار شرع رکہنا کام ہے مزدور کا

نحن اقرب کہدیا قران مین تقصی صاف صاف
ہرگز اندیشہ نکرنا حضرت دل دور کا

چاندنی راتون مین وصل مہوش کا لطف ہے
منہ نہ دکہلا اب خداوندا شب دیجور کا

جسنے ہاتون ہاتہہ دل کو لیگیا ہی چھینکر — جان و ایمان سے فدا ہون اوس بت مغرور کا

ہین جو مقبول خدا اونکا بیان کیونکر نہو — دیکھہ لو حق کس طرح سے ذکر ہی منصور کا

پڑگئے ہین ہجر سے ناسور سینے مین مرے — وصل اوس دلبر کا ہی مرہم مرے ناسور کا

راگ سی تو شہو ہو کر جان تن مین آگہسی — کیون نہ خوش معلوم ہو نغمہ مجھے طنبور کا

جب ہی قاصد نے سنایا اون کے آنیکی خبر — اور ہی عالم ہوا ہے اس دل رنجور کا

شاد تیری عالم دنیا مین ہو کیونکر نہ قدر
نام ہے محبوب تیرے شاد ذی مقدور کا

دم وصف محمد مین نکل جائے تو اچھا — یہہ تن ہی اوسی فکر مین گلجائے تو اچھا

امید شب و روز یہی ہے مرے یارب — دل ہکر سے شیطان کے سنبہل جائے تو اچھا

مولے کو کرم سے ہی یہی آرزو میری — جو آئے بلا مجہہ سے وہ ٹلجائے تو اچھا

گر غور سے دیکھو تو یہی خواہش دل ہے — یکبار دوئی دل سے نکلجائے تو اچھا

ہے دل سے دعا شاد کی نیت یہہ باز
دم وصف محمد مین نکلجائے تو اچھا

ہے اب پیش نظر میرے سراپا غوث اعظم کا — جدہر دیکھون نظر آتا ہی جلوہ غوث اعظم کا

تصور جم گیا آئینہ دل مین میرے جب سے — نظر ہر چیز مین آتا ہی چہرہ غوث اعظم کا

عجب ہے شان حضرت کی کہ مین کچہہ کہہ نہین سکتا
سراپا نقشۂ وحدت ہی نقشۂ غوث اعظم کا

خدا اور مصطفے کی دید اوس کو کیون نہو حاصل
تصور سے جو دیکہے روے والا غوث اعظم کا

خیالِ روئے والا مین ہوا ہون محو کچہ ایسا
سراپا بنگیا ہے میرا نقشہ غوث اعظم کا

خدا کے فضل سے سب اولیا دنیا زمانے کی
کسی نے بہی نہین پایا ہی رتبہ غوث اعظم کا

تمنا ہے زیارت شاد کو دلمین ہے مدت سے
دکہا دے یا الٰہی اوس کو روضہ غوث اعظم کا

نکتہ یہہ پیر نے مجہے ایسا بتا دیا
پایا خدا کو مین نے خودی کو مٹا دیا

بوسہ نے تیرے لب کا مجہے یہہ مزا دیا
ہونٹون کو میرے قند مکرر چکہا دیا

مرشد نے جب کہ مجہہ کو پیالہ پلا دیا
خمخانہ ظہور کا رستہ بتا دیا

اعجاز اوس نے پانون کا اپنے دکہا دیا
ٹہوکر سے قم کے ساتہہ ہی مردے جلا دیا

پردہ جو چشم مست سے اپنی اٹہا دیا
مستانہ یک زمانے کو اوسنے بنا دیا

کچہہ عاشقان زلف کی حالت نہ پوچہیے
ناحق کے درد و رنج مین دلکو پہنسا دیا

گردن پہ عاشقون کی پہرا خنجر ستم
ابرو جو ناز و غمزہ سے اوسنے ہلا دیا

دل جو بتون کو مین نے دیا کیا برا کیا
بیٹہے بٹہائے خاک مین خود کو ملا دیا

تاثیر کچہہ نہ پوچہیے اس سوز آہ کی
یک پل مین میری جان و جگر کو جلا دیا

وعدہ کبھی کیا کبھی انکار وصل کا
مجکو ہنسا دیا کبھی اوس نے رلا دیا

مطلب کا مجہکو کہنے دیا ایک ہی پہر نہ
باتون مین اوس نے بات کو میری بہا دیا

صیاد نے کتر کے پرون کو بہار مین
بلبل کو آشیان چمن سے اڑا دیا

بیٹھے بٹھائے ہنسے سر زلف یار مین
اوس مرغ دل کو دام بلا مین پہنسا دیا

دلبر تو دل کو جان کو ایمان کو لے لیا
یہہ ہی تو پوچھے کوئی عاشق کو کیا دیا

آہون کا میرے پوچھے صاحب کچھہ اثر
نالہ کا گرد ماہ کے حلقہ بنا دیا

شوخی ہے غمزہ عشوہ ادا بہی ہے ناز بہی
سب کچہ بتون کے پاس ہے اللہ کا دیا

ملتا ہے رنج و غم مجہے سرکار عشق سے
اللہ نے اچھی جا میری لگی جا دیا

جلوہ بہی شکل یار کا آجائیگا نظر
اس دل کے آئینہ کو جو تونے جلا دیا

چوسر کی بازی ہار کے نردون کو شل دل
اوس نے بکہر کے غصہ سے یکجا ملا دیا

رنج و غم و مصیبت و درد و الم مجہے
جو کچہ یہہ میرے پاس ہے سب آپکا دیا

ہم جائے شکر شاد خدا کی جناب مین
بگڑے ہوئے جو باتون کو میرے بنا دیا

دل ہی دیکھا تو خدا تہا مجہے معلوم نہ تہا
کفر و ایمان سے جدا تہا مجہے معلوم تہا

دیدۂ دل سے جو کونین کو دیکہا ہم نے
یار کا نور ضیا تہا مجہے معلوم تہا

دیر و کعبہ مین نہ دیکھا نہ کلیسا مین تجھے
دل کے پردہ مین چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

بر سر دار جو آیا تھا انا الحق کہکر
مین ہی منصور بنا تھا مجھے معلوم نہ تھا

فضل مرشد سے یہہ معلوم ہوا اب ای شادؔ
مین خدا سے نہ جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مجھے پیر نے رمز بتا ہی دیا
میرے دل سے دوئی کو اٹھا ہی دیا

تیرے آتش عشق نے کام کیا
دل و جان و جگر کو جلا ہی دیا

وہ جو بزم مین مے کا تھا جام بھرا
مجھے اوس نے تمام پلا ہی دیا

غم ہجر مین جو جو بلائین سہے
تیرے وصل نے دل سے بھلا ہی دیا

لب لعل سے بوسہ دیا جو مجھے
مے عشق سے اپنے گھما ہی دیا

قدم اپنا بصورتِ نقش قدم
تیرے کوچہ مین ہم نے جما ہی دیا

کیون نہ شاد ہمیشہ یہہ شاد رہے
دل یار سے دل کو ملا ہی دیا

تو نے عشق کا جام پلا ہی دیا
میرے دل سے خودی کو مٹا ہی دیا

مجھے پیر نے مست بنا ہی دیا
میرے مادمنی کو مٹا ہی دیا

مجھے اپنی خودی سے فنا کر کے
اس نے یار کا جلوہ دکھا ہی دیا

سوز ہجر سے دل جو جلا ہتا میرا   آب وصل نے اوس کو بجھا ہی دیا

اپنی ہلستی کو شاد نے دور کیا
آپ اپنے کو حق مین ملا ہی دیا

بھلا کیجئے یا برا کیجئے گا   ولیکن نہ دل سے جدا کیجئے گا

مین راضی ہون ہر دم رضا پر تمہارے   تماشا کیجئے یا گلا کیجئے گا

شب ہجر مین آپ سے یہہ دعا ہی   نہ ملنے مین ہرگز دغا کیجیو گا

غیرون کا دل توڑیے گا نہ ہرگز   جو جی چاہے سب کچھ کیا کیجئے گا

خدا نے دیا ہے تمہین تاج شاہی   غریبون کو کچھ تو دیا کیجئے گا

کہو شیخ سے شیشہ دل بہر کر   شراب محبت پیا کیجئے گا

رہے ہے شاد قایم یہہ شاہ زمانہ
یہہ ہر وقت دل سے دعا کیجئے گا

بعد مدت ہوا وصال اوس کا   واہ کیا خوب ہے جمال اوس کا

تیغ ابرو سے کر دیا مجروح   کیا کہون مین دلا کمال اوس کا

کی نظر دل کے آئینہ مین جب   ہمکو حاصل ہوا وصال اوس کا

گرچہ زہری ہے مار زلف سیاہ   موبمو شانہ ہے وبال اوس کا

یہ سہے خرم ہمیشہ شاد وکن
شاد کہ ہے یہی خیال اوس کا

دم مین خزان دکہاتا ہی عالم بہار کا
کیا اعتبار زندگی مستعار کا

اوس گل کی یاد مین نہ کہلین آنکہین ہی انتظار کا
نرکس سے پوچہو حال میرے انتظار کا

سرگشتہ یہہ بگولہ نہین دشت شوق مین
ہہ خاک اپنی ڈہونڈتی ہی پتا شہسوار کا

کہتے ہین جس کو خلق خدا ماہ چاردہ
وہ سدہ تورو ئے منور ہی یار کا

ڈہوکا ہے اس کی کاکل مشکین کو دیکہکر
یا لا ہی گلعذار نے جوڑا یہہ یار کا

لینے سے آپ بوسہ لب کے خفا نہ ہو
واپس لو گر ہے آپکے باعث بہار کا

اے شاد شاد و خرم شادان رہیگا تو
تجہکو وسیلہ ہے تیرے پروردگار کا

اگر تو میرے پاس آتا رہیگا
تو رنج والم دل سے جاتا رہے گا

جدائی کی آتش مین جو جل رہا ہون
مجہے اور کب تک جلاتا رہے گا

کبہی آکے مل ہم سے اے جان جانان
یہہ کب تک تو خود کو چہپاتا رہیگا

اگر تو ملے گا نہ مجہہ سے پیارے
مرا جی نکل تن سے جاتا رہے گا

یہہ درد محبت کبہی تو کہلے گا
کہان تک اسے تو چہپاتا رہے گا

کبھی تو کرم کر تو اے جان جانان
کہان تک تو مجھہ کو ستاتا رہے گا

پلا کر مجھے بادۂ عشق ساقی
یہہ محفل مین کب تک گھٹاتا رہے گا

محبت کی آتش بھڑکتی رہیگی
مجھے جس قدر تو جلاتا رہے گا

کرے گی اثر کچھہ نہ رند و نکو زاہد
نصیحت کہان تک سناتا رہے گا

کبھی تو ہنسادے ہمین ای فلک تو
یوہین کیا ہمیشہ رلاتا رہے گا

کرم پر رکھہ اے شاد اوسکی نظر تو
وہی دادرس کام آتا رہے گا

رونق افروز اگر وہ مہ تابان ہوتا
مین بھی اوس شوخ پہ سو جان سے قربان ہوتا

جوش پہ گریہ ہمرا دیدۂ گریان ہوتا
دیکھتے آپ کہ پھر نوح کا طوفان ہوتا

رونق بزم جو وہ رشک سلیمان ہوتا
مین نہ ہرگز کبھی بلقیس کا خواہان ہوتا

اے بتو تم مین اگر جلوۂ ایمان ہوتا
دل و جان سے بخدا مین بھی مسلمان ہوتا

مصحف رخ کو اگر یاد مین کرتا اوسکے
نام میرا اے صنم حافظ قران ہوتا

ہوتا افشا نہ عزیز و نیہ زلیخا کا جنون
چاک اگر یوسف مصریکانہ دامان ہوتا

قاصد دلبر مہ رو سے ملا دیتے اگر
مجھہ پہ اے حضرت خضر آپکا احسان ہوتا

یوسف دل اگر اے رشک زلیخا جھکتا
چاہ کنعان یہہ تیرا چاہ زنخدان ہوتا

وحشت دل پھر اگر جوش جنون دکھلاتا
پرزے پرزے میرا پھرتا گریبان ہوتا

رخ روشن سے جو وہ ماہ اٹھا دیتا نقاب
شرم سے ابر مین خورشید بھی پنہان ہوتا

گر خط سبز پہ عکس آنکھون کا اوس کے پڑتا
پھر وہ کیونکر نہ چراگاہ غزالان ہوتا

رخ سے آنچل جو اٹھاتا وہ سکندر طلعت
صورت آئینہ خورشید بھی حیران ہوتا

بے ثباتی چمن دہر کی گر یاد آتی
مثل سنبل ورق گل بھی پریشان ہوتا

عشق مین زلف پریشان کے پھنسا رہتا دل
عمر بھر کے لئے کاش اپنا یہ زندان ہوتا

گوشۂ چرخ ستمگار سے بجلی گرتی
وہ اگر غنچہ دہن باغ مین خندان ہوتا

مے الفت سے اگر قطرۂ مل ملجاتا
غیرت چشمۂ لب چشمۂ حیوان ہوتا

دولت حسن پہ رہزن کا نہ چھاپا پڑتا
زنگی خال جو رخ پر ترے دربان ہوتا

ہر گل و رنگ مین جلوہ ہے اوسی کا اے شاد
راز افشا ہی نہوتا جو وہ پنہان ہوتا

کیا خوب لطف ہے جو ہو موسم شباب کا
دلبر ہو بر مین ہاتھ مین ساغر شراب کا

ساقی دے پھر کے ایک پیالہ شراب کا
فصل بہار مین ہے یہ موسم شباب کا

ان کو شب وصال بہانہ ہے خواب کا
عالم ہے میرے دلمین نیا پیچ و تاب کا

مد نظر ہے رخ پہ نور مصطفیٰ
ہر روز سامنا ہے خدا کی کتاب کا

حسرت بہی ہر فراق ہی ہر انتظار ہی
احوال کیا کہون دل پر اضطراب کا

بشنش پناہ جس کے رسول امین رہین
کیا خوف اوس کو گور کے رنج و عذابکا

سیماب کی طرح نہین اوس کو کہین قرار
خانہ خراب ہو دل خانہ خراب کا

ساقی دے جام مے کہ ہر کوی نگار خلد
فردوس مین حلال ہے پینا شرابکا

رکہا ہے باغبان نے پر عندلیب زار
دے کے عیوض چمن مین کٹورہ گلابکا

نام علی ہو ورد زبان جس کے رات دن
پہر خوف اوس کو کچہہ نہین روز حسابکا

اس وقت کوئی غیر نہین ہر شب وصال
باقی کہان ہر وصل مین موقع حجابکا

وہ ولولہ نہین وہ طبیعت نہین رہی
پیری مین یاد آیا ہے عالم شبابکا

اے شاد دو جہان مین فضل کریم کے
مجہکو وسیلہ بس ہر رسالتماب کا

عشق نے جب دل مین گہر پیدا کیا
درد نے اپنا اثر پیدا کیا

عشق نے جسدم اثر پیدا کیا
درد اودہر تہا سو اودہر پیدا کیا

یا نبی حق نے شفاعت کیلئے
آپ کو خیر البشر پیدا کیا

لوحِ دل سے جب مٹا حرف دوئی
دل نے یکتائی مین گہر پیدا کیا

کہو دیا سب عشق مین ناموس و ننگ
جس کو مین نے عمر بہر پیدا کیا

وہ سوال وصل پر اوٹھکر چلے — رنج ناحق چھیڑ کر پیدا کیا

آتش فرقت بھی کیسی اگ ہے — داغ دل سوز جگر پیدا کیا

آرزوئین دل کی بر آنے لگین — اب دعا نے کچھہ اثر پیدا کیا

بیٹھے بٹھلائے اوسودل دیکر شاد
ہم نے عشق فتنہ گر پیدا کیا

ہوگیا کس لیے مشتاق زمانہ تیرا — سہل کیا خلق نے سمجھا نظر آنا تیرا

مجکو ہستی ہی مین دشوار تہا پانا تیرا — مٹ گیا مین تو ملا مجکو ٹھکانا تیرا

بخدا شیفتہ ہے سارا زمانہ تیرا — ہو جب فخر ہوا دہر مین آنا تیرا

اے مرے ختم رسل رتبہ والا زہنا — بجز اللہ کے کسی نے بھی نجانا تیرا

شافع روز جزا ساقی حوض کوثر — خیر مقدم یہہ جہان مین ہوا آنا تیرا

ہوگیا تصفیئہ بخشش امت رب سے — کیا مبارک ہوا معراج کو جانا تیرا

تیرے باعث سے کیا ارض و سما کو پیدا — ہوگیا حق کو جو منظور دکھانا تیرا

چشم خلقت سے گرا دہر مین مردود ہوا — جس کسی نے بخدا کہنا نہ مانا تیرا

جب کیا خود کو فنا ذات مین تیری ہم نے — تب کہین ہم کو ملا یار ٹھکانا تیرا

کیا تجھے یاد ہے اے جان وہ ہنگام وصال — منتین کرنا مرا منہہ کو چھپانا تیرا

سر کو پہر خم پئے تسلیم و رضا کردینگے — پہلے ہم دیکہہ تو لین تیغ لگانا تیرا

پیش قدمی کے لئے مین ہی نکل آونگا — گر ٹہر جائے میرے گور پہ آنا تیرا

دوست دشمن پہ نظر رہتی ہی یکسان تیری مجکو — کیون نہ بیگانہ بہی ہوجائے یگانہ تیرا

سخن اقربکا کہلا راز تو جب جانگئے — کہ ہر شہ رگ سے بہی نزدیک ٹہکانا تیرا

جان ایکروز جنون تن سے نکلجایگی — دیکہہ اچہا نہین ہر روز ستانا تیرا

لعل خوشرنگ کو کردیتا ہی گویا بدرنگ — لب پہ کیسا ہی یہہ مسّی کا جمانا تیرا

اے موذن وہ میرے پہلو سے اٹہجایگا — دیکہہ اچہا نہین یہہ شور مچانا تیرا

تو سلامت رہے ای جذبۂ عشق دلبر — جابجا دہر مین رہتا ہی فسانہ تیرا

کیا مجہے یاد نہین اوبت کافر وہ دن — قتل عشاق پہ ہر مژہ کا اوٹہانا تیرا

تیر مژگان سے لگا شوق سے دلبر سیر — ہے یہی ترک ستمگار نشانا تیرا

جستجو نے تیرے بہکایا عبث دیر و حرم — تہا میرے دل ہی مین ایجان ٹہکانا تیرا

فضل اوسکا ہی تو پہر کچہہ بہی نہوگا ایدل — دشمن جان ہو اگر سارا زمانہ تیرا

کام یہہ تجہکو سزاوار ہی ای بندہ نواز — جرم کرنا میرا اور ناز اوٹہانا تیرا

صدوسی سال سلامت رہو ای شاہ دکن — عدل و انصاف مین یکتا ہی زمانہ تیرا

ہے دعا شاد کی دل سے یہی ہر وقت مدام — رہے تا حشر شہا جشن شہانا تیرا ٭

نظر لطف کشادہ ہی جو آسے شاہ جہان   شاد کیا بلکہ ثنا خوان ہے زمانہ تیرا

حضرت احمد مختار کے صدقہ سے شاد
بخدا خلد برین ہوگا ٹھکانا تیرا

دل دیکھی جس گھڑی سے مین عاشق ترا ہوا   خویش و بیگانہ دوست سب سے جدا ہوا
اے عالم آشنا جو تیرا آشنا ہوا   غرق محیط وحدت کثرت نما ہوا
دریائے عشق مین جو تیرا آشنا ہوا   گویا سوار کشتی بحر فنا ہوا
سودائے زلف یار مین جو مبتلا ہوا   قید خودی سے چھوٹ کے بند بلا ہوا
اوس بحر حسن سے جو کوئی آشنا ہوا   ہر دم غریق ورطۂ بحر فنا ہوا
دل مبتلائے الفت زلف رسا ہوا   بیٹھے بٹھائے قیدی دام بلا ہوا
وہ بحر حسن جب ہوا مجھ سے کنارہ کش   ہر آشنا مزاج بہی ناآشنا ہوا
عاشق کے قتل ہونے سے نادم ہو کسلیے   اچھا ہوا برا ہوا جو کچھ ہوا ہوا
میری نظر سے چھپ کے کہان آپ جائینگے   سایہ کیطرح ساتھ ہے یہہ دل لگا ہوا
آنیکا مجھہ سے وعدہ کیا تہا جو آپ نے   آئے کبھی نہ آپ نہ وعدہ وفا ہوا
بوسہ جو مین نے مانگا تو جھنجلا کے یون کہا   ہنوا تو منہ کو آپ کا یہہ حوصلہ ہوا

نقر و فنا کا راز کہون کیا مین تجھہ سے شاد

دیکھا خودی کو جس نے وہ بیشک خدا ہوا

جفاؤں کو سہکر ستم گر بنایا
عدو اپنا تجھکو مقرر بنایا

تیرا کون تھا بیشتر اس سے عاشق
مہر سے عشق نے حور پیکر بنایا

ہین دون سرو طوبی سے تشبیہ کیونکر
تجھے حق نے رشک صنوبر بنایا

کیا دعوئے خون کسی نے ہی تجھہ سے
یہہ کس کے لئے تونے محضر بنایا

طلسمات قدرت مین حیران ہون یارب
کہ انسان کے پتلے کو کیون کر بنایا

عنایت جو پیر مغان کی ہے مجھہ پر
میری خاک کا اس نے ساغر بنایا

ہوا اسکو کہہ کر تیری فرقت مین کانٹا
تیرے عشق نے مجھکو لاغر بنایا

ہمیشہ سے بیکلے رہے حضرت دل
محبت نے آخر کو مضطر بنایا

غزل شادی اوس کو جسیدم سنائی
رقیبون نے منہ خشک جلکر بنایا

ڈر کے اوڑ جاتا ہی مثلِ ہوش دم نخچیر کا
آکے پیکان ٹھہرتا ہے دلمین جسیدم تیر کا

فرقت و رنج والم سے دل ہی مضطر رات دن
پوچھتے ہو حال کیا اس عاشق دلگیر کا

مست مے اے محتسب روز ازل سے ہین ہم
کب مٹے لکھا کسی سے خامہ تقدیر کا

آنکھہ مین سرمہ لگائے ہین وہ تہہ قتل
رنگ نیلا ہو رہا ہے جوہر شمشیر کا

اندنون ہو کیون نہ ٹہنڈی گرمی بازار مصر
غیرت یوسف ہر یک نقشہ ترے تصویر کا

جب سے اے وحشت ہوا ہون مبتلا دام زلف
مرغ دل شیدا بنا ہی حلقہ زنجیر کا

آسمانو نپر میری آہ رسا کا ہے عبور
عرش پر جہنڈا اچڑہا ہی نالہ شبگیر کا

نے فقط دیر و حرم مین اسکے جلوہ کی ہو دہوم
سب خدائی مین ہے شہرہ اس بت بے پیر کا

خون رلواتا ہی مجہکو حسرت پابوس مین
لٹا یہ رنگ حنا ہی پر بنا ہی تیر کا

ہون شہ ملک دکن کی آستان بوسی پہ شاد
مین نہین خواہان ہون ہرگز منصب وجاگیر کا

ہین ترے حامی محمد شاد گہبراتا ہی کیون
آج کل ہر اوج پر نیر تیری تقدیر کا

دل مین جب عشق خدا پیدا ہوا
سوز حب مصطفے پیدا ہوا

غیر کی اب اسمین گنجایش کہان
دل مین عشق دلربا پیدا ہوا

ہوش عارض دیکہکر اوڑنے لگے
پہر غشی کا عارضا پیدا ہوا

بوسہ لعل لب جان بخش سے
آب حیوان کا مزا پیدا ہوا

کیا بچین سودائے زلف یار سے
دل مین عشق اژدہا پیدا ہوا

اُف رے اس بت کے تصور کا اثر
دل مین اور یک مہ لقا پیدا ہوا

ذات مین اوس کے ہوا جسدم فنا
مین ہوا پنہان خدا پیدا ہوا

جب تصدق یار کے سر پر ہوا
چند بہی بن کر ہما پیدا ہوا

خاک میں مل کر کیا حاصل نشان
جب نشان نقش پا پیدا ہوا

کفر کو چھوڑا رہ اسلام لی
جب سے عشق مصطفے پیدا ہوا

شاد کعبہ سے مدینہ جائینگے
عشق احمد رہنما پیدا ہوا

غزل در تہنیت و مدح عارف اللہ رہبر راہ یقین حامی دین متین شاہ محمود میان صاحب دام کرامتہ

آج کی شب وہ حبیب شاہ دین پیدا ہوا
بندۂ مقبول رب العالمین پیدا ہوا

جسپہ آئینہ ہے حیران وہ حسین پیدا ہوا
رشک یوسف ماہ طلعت مہ جبین پیدا ہوا

واقف اسرار ارباب یقین پیدا ہوا
آج محمود دو عالم قطب دین پیدا ہوا

ہو مبارک تم کو ای دلبستگان بزم خاص
آج خاصان خدا کا ہمنشین پیدا ہوا

ساکنین عرش کہتے ہین نہایت فخر سے
آج کی شب صاحب عرش برین پیدا ہوا

خانۂ دل کیون نہو آباد میرا دوستو
اس مکان کا وہ مکین دلنشین پیدا ہوا

ہوگیا سارا جہان انکا مسخر اور مطیع
جب وہ محمود زمان قطب زمین پیدا ہوا

طالبان راہ مولی کو سناؤ یہ خبر
آج کی شب رہبر راہ یقین پیدا ہوا

نازنینانِ جہان کو جس سے ہی راز و نیاز
وہ حسینانِ جہان کا نازنین پیدا ہوا

کافر و ملحد جو تہے سارے مسلمان ہوگئے
جب کہ دنیا مین وہ شاہِ مسلمین پیدا ہوا

خوفِ عصیان سے نڈر آیتا و بخشا جائیگا
تیری بخشش کیلئے وہ شاہِ دین پیدا ہوا

دل یہہ کہتا ہی منگاؤن آج دلبر کا جواب
دیکہیئے آتا ہے کیا اپنے مقدر کا جواب

آیت لولاک لایا رب نے جسکی شان مین
کوئی پیغمبر نہین ایسے پیمبر کا جواب

حسن مین دلبر مرا ہی مہر و مہ سے بیشتر
کوئی کب دنیا مین ہوگا ایسے دلبر کا جواب

مین کراماً کاتبین سے نامہ لونگا حشر مین
گم کیا ہی پیک نے میرے ستمگر کا جواب

غوثِ اعظم کا وسیلہ تجہکو ہی محشر مین شاد
کس کا کیا مقدور پوچہے تیرے دفتر کا جواب

ہم سے تم نے نہ کچہہ کہا مطلب
آپ سے ہمکو کہئے کیا مطلب

یا الٰہی طفیل مولے سے
بر لے آ تو یہہ سب میرا مطلب

شاہ ملکہ دکن رہین آباد
بس یہی دل سے ہی میرا مطلب

ایک دن بر مین آ تو اے دلبر
پہر کہونگا یہہ سب کہلا مطلب

رکہہ سلامت خدا امیر سے جد کو
یہی ہر دم ہے مدعا مطلب

راز دل کا بیان کرون مین کیا
جاننا ہے میرا خدا مطلب

شاد کو بس طفیل حضرت سے
سخن اقرب کا مل گیا مطلب

کوچہ یار مین جو جا پہونچا
ابتدا انتہا کھلا مطلب

من عرف سے جو شاد شاد ہوا
دمبدم ہے انا انا مطلب

بخت جاگے آگیا میر اسفر سے آفتاب
جلوہ گر ہے رخنہ دیوار سے در آفتاب

صبح کو نکلا تھا گرچہ کروفر سے آفتاب
ہوگیا ہے منفعل اوس عشوہ گر سے آفتاب

آسمان پر گر گرے برق نگاہ تند یار
ابر مین رہتا ہے چھپ کر اوسکے ڈر سے آفتاب

اپنے رخ سے گر نقاب اولٹے وہ مہرہ وش
گر پڑے بیتاب ہو کر چرخ پر سے آفتاب

طرہ الماس ان کے سر پہ جب آیا نظر
ہوگیا واہو کا کہ جیسے نکلا ہے سر سے آفتاب

دیکھتا ہے رشک سے جب وہ تیری تصویر کو
نور برساتا ہے اپنے چشم تر سے آفتاب

ہیبت شاہ دکن کا شاد یہ شہرہ ہے آج
کیون نہ نکلے کانپتا جیب سحر سے آفتاب

مے و ساقی و گلعذار عجب
آج ہے موسم بہار عجب

چشم مخمور قامت اوس گل کا
نرگس و سرو جوئبار عجب

چشم بد دور طرفہ حسن و جمال — ہے یہہ دلدار طرحدار عجب

کرتے ہین شور بلبل و قمری — دیکھو گلشن مین ہے بہار عجب

بس ہے تیرے دل کو فضل مرشد — من عرفنا کا ہے ابہار عجب

صاف خالی کئے ہین خم خانے — مین ہون دنیا مین میگسار عجب

اوس کے مژگان کی ہے کھٹک شب و روز — گویا چبھتا ہے دل مین خار عجب

وصف محبوب شاہ کیا کیجئے — ہے جہان مین یہہ شہریار عجب

شاد تمکین کی استعانت سے
ہین رقم شعر آبدار عجب

اس کی محفل مین نہ کیا کیا خط اٹھائے عندلیب — شمع پر پروانہ سا بنکر جو آئے عندلیب

ہائے ہر کیون دے خزان پر آخر دیدار کو — روے گل گلشن مین آکر دیکھ جائے عندلیب

گل کی صورت دیکھکر محو حقیقت ہوگئی — ہر طرف سی تھی انا گل کی صدائے عندلیب

وہ تو بے خود ہوگئے اوس لالہ رو کو دیکھکر — نالہ زن گلشن مین ہم ہین بجائے عندلیب

پہر چمن مین جو ہنسی مستانہ آئی ہے بہار — ہے الا یا ایہا الساقی ندائے عندلیب

ہون مدام آئے شاد شادان خسرو ملک دکن
ہے گلستان مین بھی ہر دم دعائے عندلیب

یا غم فراق ہی چھوڑ نہ یہ جان ہے اب
مجھ میں ستم اٹھانے کی طاقت کہاں ہے اب

جھوٹے عنایتوں کا کریں کیسے اعتماد
قاتل سے غیر قتل بھلا کیا گمان ہے اب

کرتے ہو وعدہ وصل کا لیکن وفا نہیں
یہ انتظار ہی اجل ناگہاں ہے اب

روئے صنم پہ برقع شامی کا کھینچنا
گویا کہ شمس ابر شفق میں نہاں ہے اب

ٹک دوئی مٹا سکے تو اب چشم دل تو کھول
جلوہ خدا کا ہر رگ و پے میں عیاں ہے اب

ہنستے ہو سن کے آپ ہمارا یہ حال غم
آہ و فغاں سے کام ہمیں امیان ہے اب

قائم شہ دکن رہیں آصف جاہ تا ابد
خلق خدا کو جس سے کہ امن و امان ہے اب

کچھ بھلا منہ سے تو فرمائیے آپ
اس قدر ہم سے نہ شرمائیے آپ

آتے ہیں تو ابھی آجائیے آپ
یا نہیں تو ہمیں بلوائیے آپ

عشق میں ہم ہیں ازل سے شیدا
طعن اب ہم پہ نہ فرمائیے آپ

ایک بوسہ کے لئے اتنا غضب
رحم پر کچھ بھی تو آجائیے آپ

غیر پر اتنی عنایت ہے تمہیں
ہم پہ اس طور نہ گرمائیے آپ

ایک بوسہ کے لئے ای میری جان
اسقدر ہمکو نہ ترسائیے آپ

چہرہ پر آپ کے وحشت ہے نمود
اپنے دل کو ذرا بہلائیے آپ

اُف تلک بھی نہ زبان سے نکلے
ار میرے پر سے ہی اٹھوا آپ

عاشقوں سے نہین پہونچے گا ضرر
دل مین اپنے تو نہ گھبرائے آپ

مانگا یک بوسہ جو ہنس تو کہا
دیکھو منہ لی نہ کہین کہائے آپ

ہوتے ہو دیکھتے ہی چین بہ جبین
اس قدر ہم سے نہ کڑوائے آپ

رہے قایم شہ والا یا رب
یہہ دعا شیخ جی فرمائے آپ

شاہا اگر چھپتے ہو قربت ان کے
نحن اقرب کو یہان پاے آپ

رہتا ہی روز و شب مجھے از بس خیال دوست
یا رب نصیب ہو مجھے ہر دم وصال دوست

مسجد سے کچھ غرض نہ کلیسا سے کام ہے
آنکھون مین جلوہ گر ہے ہمارے جمال دوست

قرآن سے کام ہے مجھے مطلب نہ بید سے
ہر کان مین بھرا ہوا ہے مقال دوست

کامل ہوئی نگاہ جو مرشد کی شاد پر
فی الفور دل مین بس ہی گیا پھر جمال دوست

بادۂ الفت سے تیرے ہین سبھی سرشار مست
شیخ مست و رند مست و کافر و دیندار مست

چشم اوس بت کی جو دیکھی ہو گئے سب یکبار
صاحب تسبیح مست و صاحب زنار مست

جب کیا دعوے انا الحق کا ہوا عشق مین
ہو گیا منصور بیخود ہو کے فوق دار مست

زاہد اپنے زہد و تقویٰ مین پڑے سوکھا کرین
ہم تو اپنے یار کے ہین دید مین سرشار مست

عکس سے تیرے روئے رنگین کا پڑا جب ہووے
شاخ مست و برگ مست و غنچہ و گلزار مست

بادہ گلگون سے کب ہوتا ہے رندونکو سرور
وہ پلا ساقی مے وحدت کہ ہون یکبار مست

غیر کی ہستی سے ہمکو کچہہ بہی غرض ہرگز نہین
شاد اوسکے عشق مین ہے جاودان ہر بار مست

روٹہا ہے مجہہ سے وہ بت غنچہ دہن عبث
مجہہ پہ خفا ہے وہ میرا گل پیرہن عبث

ہے عندلیب فکر ہواے چمن عبث
اندوہ و رنج و یاس و غم گلبدن عبث

حمد خدا و نعت رسول کریم کا
کیا کر سکین بیان لب کام و دہن عبث

مین نے تو دوستونہ کسیکا برا کیا
دشمن میرے بنے ہین یہہ اہل وطن عبث

پہنکوا دو یون ہی عاشق بیکس کی نعش کو
ہے خواہش و تجسس گور و کفن عبث

تاکی امید زیست کہ مرنا ہے ایک دن
ہوگی یہہ سب موافقت روح و تن عبث

یک دن بہار باغ جہان ہے خزان کرتا ہے
ہے آہ و زاری دل مرغ چمن عبث

شیرین کا تجہہ سے وصل تو آخر نہو سکا
محنت یہہ تیری ساری گئی کوہکن عبث

سجدہ جو بت کو کرتا ہے ہرگز روا نہین
کیون پہوڑتا ہے سر کو تو اے برہمن عبث

جامہ دری نہ خلعت سرکار عشق ہے
اے دل نہ چاک ہو یہہ تیرا پیرہن عبث

ناداں و بیوقوف سمجھ لو تو اونکو شاد
جو لوگ کہتے ہیں کہ ہی فکر سخن عبث

آفتاب آیا ہمارے گہر میں آج
نور پہیلا جس سے سارے گہر میں آج

یار آیا ہے خوشی سے بر میں آج
کیوں نہ جلسہ ہو ہمارے گہر میں آج

جلوہ اوس کا چہا گیا ہے چوطرف
ہے تجلی دیکہو کیا اختر میں آج

گم ہوا ہے نامہ اوس کا یا نصیب
دہونڈتا ہوں صبح سے دفتر میں آج

مل گیا ہی یار بہی اغیار میں
شور و غل ہی اس قدر لشکر میں آج

جس طرف دیکہو اوسیکا ہی ظہور
اوس کا ہی جلوہ ہر بحر و بر میں آج

لطف سے ساقی نے اک مدت کے بعد
بادہ رنگیں بہرا ساغر میں آج

طرۂ مقیش ان کے سر پہ ہے
چاند میں نکلا ہے سورج سر میں آج

کون سے دلبر کا آیا ہے خیال
جان و دل میں تیر جو جگر میں آج

وصل کی شادی ہو دل میں شاد کر
شادیانے بجر ہے ہیں گہر میں آج

میرے گہر کو جو وہ آیا ہی تو آیا دم صبح
مگر افسوس کہ مجہکو نہ جگایا دم صبح
لے خبر جلد کہ بیمار کی حالت ہی بری
جو وہ زندہ ہی رہیگا تو ہو تا دم صبح

ہوش آتا بھی تو آتا ہے بوقت آخر
آنکھین بھی ہوتے ہین سو تونکی تو وا دم صبح

شب فرقت مین تیری یاد مین ایسا رویا
موج خون آنکھین ہوا اشک کا دریا دم صبح

کس بلا کی ہی تیری وعدہ خلافی اے یار
منتظر آنیکا بیٹھا مین رہا تا دم صبح

جام ہاتہہ سے اوسکے جو پیا مین شب وصل
رات سے نشہ کا عالم تہا دو بالا دم صبح

اسکو جانا تہا کسی حال جو اپنے گھر کو
بد مزاجی کا کیا اوسنے بہانا دم صبح

میرے نالون نے عجب دہوم مچائی شب ہجر
سارے عالم مین پڑا ایک تہ و بالا دم صبح

مغتنم جان اسے عیش دو روزہ کو شاد
پھر نہ تو ہی نہ تو ساقی نہ تو مینا دم صبح

ہی میرا سوز جگر شمع شبستان کیطرح
داغ دل روشن ہون کیونکر چراغان کیطرح

ہار موتی کا دیا اوس نے جو اپنا غیر کو
راتدن رو یا کیا مین ابر نیسان کیطرح

داغ ایسے کہا ہم نے لالہ رو کے عشق مین
ہو گیا گلزار سینہ بھی گلستان کیطرح

جسطرف دیکھون نظر آتی ہی صورت آپکی
محو حیرت ہو گیا ہون مین ہی حیران کیطرح

تیغ کو جلاد کے پیدا ہوا شوق وصال
وہ لپٹتی ہین گلے سے میرے قربان کیطرح

ایک بھی امید اسسے بر نہ آئی وا حسرت
آرزوئین رہگئین سب دل مین ارمان کیطرح

جب سواد شام ہجران کا اثر پیدا ہوا
ہو گئی خاطر پریشان زلف جانان کیطرح

مصحف رخ کی تلاوت کر رہا ہون رات دن
دیکھتا ہون روئے جانان کو مین قرآن کیطرح

اس کی محفل مین ہزارون آئے اور اٹھکر چلے
مین ہی جلتا رہ گیا شمع شبستان کیطرح

ایک آنسو بھی نہین تھمتا الٰہی خیر ہو
اشک آفت ڈھا رہے ہین موج طوفان کیطرح

اوج پر اے شاد تیرا نیر اقبال ہے
کیون نہ چمکیگا بھلا مہر درخشان کیطرح

خاص ہین اسرار حق اسرار شیخ
معنی قرآن ہے سب گفتار شیخ

عاقبت کا کچھ تو سودا کیجئے
حضرت دل گرم ہو بازار شیخ

صورت حق کی حقیقت کھل گئی
جب میسر ہو گیا دیدار شیخ

دل کی دل کو کیون نہین ہوتی خبر
ہر نفس میرا بنا ہے تار شیخ

کیون نہ پل مین لامکان پر ہو گذر
اوج پر ہے رتبۂ رفتار شیخ

ہے تصور جب سے دل مین شیخ کا
بن گیا ہون صورت دیوار شیخ

زاہدون کو چاہئے خلد بریں
شاد کو بس سایۂ دیوار شیخ

ہے شان الٰہی جو شان محمدؐ
یہی کہتے ہین عاشقان محمدؐ

دو عالم بنا مدح خوان محمدؐ
خدا کا مکان ہے مکان محمدؐ

ہماری زبان کو کہان ہی یہہ قدرت — کرین ہم جو ہر دم بیان محمدؐ

یہی دل کی خواہش یہی آرزو ہے — مرا سر ہو اور آستان محمدؐ

کسی کی ہوئی ہی نہ ہوگی کسی کی — ہوئی جسطرح عز و شان محمدؐ

حقیقت کے آنکھون سی دیکھا تو سمجھا — ہے عرش علی آستان محمدؐ

وہ مردود ہین اور دشمن خدا کے — جہان مین جو ہین دشمنان محمدؐ

وہ سبطین پیارے وہ خاتون جنت — حقیقت مین ہین جسم جان محمدؐ

وہی بخشے جائین گے روز قیامت — رہین گے جو زیر نشان محمدؐ

نہ جنت کی شادی نہ دوزخ کا غم ہے — یہہ بے خوف ہین عاشقان محمدؐ

شفاعت تیری شاد کیونکر نہوگی — کہ دل سے ہے تو مدح خوان محمدؐ

قاتل کو جسکی ہی ہوا میرے گلو پسند — خنجر نے کہدیا ہی مجھے سے طوق پسند

کرتا ہی غیرت کو جو اپنی مین تو پسند — ہو کس طرح سی یار کو تیری یہہ خو پسند

آیا جو میری آنکھہ کو وہ خوبرو پسند — دل نے کہا پکار کر مجھکو ہی تو پسند

بیمار عشق طالب درمان درد ہی — عاشق کو وصل یار کی ہی آرزو پسند

مائل ہی تیری ناز و ادا پر یہہ دل مرا — کیونکر نہ عندلیب کو ہو رنگ و بو پسند

عشق صنم میں روز جھکاتا ہوں خم کی خم
ساقی وہ مست ہوں کہ ہر جام سبو پسند

ہنگام قتل سجدہ شکرانہ کے لئے
کرتا ہوں آب تیغ کو بہر وضو پسند

جنت کا وصف کوئی صنم چھوڑ کر نہ کر
واعظ تیری نہیں یہہ مجھے گفتگو پسند

مجنوں ہیں یاد لیلی محمل نشین میں ہم
ناقہ کو کاروان کی ہے جستجو پسند

جب تک خودی تھی مجھہ میں تو میں خود پسند تھا
میٹا خودی کو میں نے جب آیا ہے تو پسند

غیروں نے شاد ربط بڑھایا ہے اندنوں
کیونکر مزاج یار نہو بہر عدو پسند

گردن میں ہو رشتہ دار تعویذ
ہے اس کے گلے کا ہار تعویذ

ہے نقش لکھا ہوا یہہ حب کا
لٹ میں نہیں نقش دار تعویذ

چوٹی کے لٹک رہا ہے لٹ میں
یا گنج پہ ہے یہہ مار تعویذ

بوبکرؓ و علیؓ عمرؓ و عثمانؓ
میرے ہیں یہہ چار یار تعویذ

ہوتی نہیں زلف کی بلا دور
باندھیں وہ اگر ہزار تعویذ

پی لیں پیے گھول دل تو بس ہے
دھو کر وہ میرا مزار تعویذ

کیوں اس سے نہ چشم بد کو روکے
ہے رخ کے لئے حصار تعویذ

پڑھ جائے ہماری قوت دل
باندھے ہے جو وہ ذی وقار تعویذ

کیونکر نہ کرون مین رشک اے شاد
اس بت سے ہے ہمکنار تعو

ہوا جو عشق بتان مین مبتلا درد جگر
ہوئی نہ حیف کسی سے دوا درد جگر

تڑپ تڑپ کے بصد اضطراب و بیتابی
تمام رات کہا دل نے ہا درد جگر

چھپائے سے کہین چھپتی ہے بوے مشک ختن
اٹھی کوی کہان تک چھپا درد جگر

تڑپ کے جان جو نکلی ہوا یہی ثابت
کہ جان کھوتا ہے بس انتہا درد جگر

رضا جو تیری ہو جانان ہین اسپہ ہم راضی
ہے اختیار ترا جو بڑھائے درد جگر

لڑائی آنکھ تھی کس فتنہ گر سے کہہ اے شاد
جو ہو گیا تجھے بیٹھے بٹھائے درد جگر

عدو کی چشم مین کھٹکا خسِ کوے بتان ہو کر
کیا کار توانائی یہہ مین نے ناتوان ہو کر

رہی ہو عالم اجسام مین جان جہان ہو کر
کدہر آئے جناب شاد صاحب ان کہا ہو کر

حوادث سے بچا لے سینۂ پر داغ کو یارب
چمن پھولا پھلا جائے نہ تاراجِ خزان ہو کر

بروز حشر اے بت تیرے دیوانونکی وحشت سے
اڑیگا دامنِ صحراے محشر دہجیان ہو کر

چڑھایا خاکساری نے عروج اوج پر مجھکو
رہا آنکھون مین گردون کے غبار کاروان ہو کر

میرے گھر آتے آتے وہ رقیبونکے چلی گھر کو
گئی بچاوری میری نصیب دشمنان ہو کر

ٹھکانا یار کا ہر جا ہے لیکن مل نہین سکتا
مکان بھی ہو گیا نظرون سے غایب لامکان ہو کر

حرم سے پھر نکل کر جا رہا ہو سوے بتخانہ
مرید مغبچے ہے شیخ کیون پیر مغان ہو کر

لگے ہو گالیان دینے جو بیٹھے بیٹھے باتون مین
یہہ کیسی بدکلامی آ میان شیرین زبان ہو کر

میری طرز محبت کو عداوت غیر لکھتے ہین
کہین بگڑے نہ وہ اپنے گمان مین بدگمان ہو کر

اشارات سے مژگان کے رقیبون جو ہوتے ہین
جگر مین عاشقون کے چبھ رہا ہین برچھیان ہو کر

خود دیکھو ہم نے کہو یا جب ہوا حاصل وصال اسکا
نشان یار پایا شاد نے جب بے نشان ہو کر

سن کے وصف کاکل پیچان دراز
ہو گئی ہے عمر خضر ایجان دراز

سرو سے تشبیہہ کیون کر دیجیے
ہے کئی درجہ قد جانان دراز

عمر تھوڑی ہے بیان کیونکر کرون
قصہ طول شب ہجران دراز

رشتہ طول امل کوتاہ ہے
کر نہ تو دست ستم ایجان دراز

تنگئ میدان دنیا دیکھ کر
پاون مرقد مین کرے انسان دراز

ہے الٰہی جب تلک طول امل
ہووے عمر حضرت سلطان دراز

شاد دنیا کی ہوس کیونکر مٹے
ہے یہہ مثل مدت زندان دراز

رکھلون نہ کیون مین دلکو بغل مین دبا کے پاس
جاتا ہی مجھکو شاد بت بیوفا کے پاس

ہم آشنا ہی تجہ سے غم و رنج کیون نہون
دعوت ہی اونکو روز ہر ایک آشنا کے پاس

ظلم و ستم کو اوبت کافر نہ بہول جا
انصاف ہوگا حشر مین اکدن خدا کے پاس

پہونچا جو اوس کے در پہ تو دل نے کہا مجھے
مدت کے بعد پہونچے ہین نا آشنا کے پاس

پہلو مین دل کے کیون نہو تصویر یار کی
بتخانہ چاہئے حرم کبریا کے پاس

زخمی ہزارون جنبش مژگان سے ہوگئے
کیا کیا سنان و تیر ہین تیری ادا کے پاس

پابوس تک جو ہم کو نہین اس کے دسترس
بیٹھے ہین سر لگائی ہوئے نقش پا کے پاس

پرپیچ راستہ ہی بلا کا ہے سامنا
اے دل سنبھل کے جا ہے زلف رسا کے پاس

شاہ دکن ہمیشہ رہین شاد و بامراد
میری بھی یہ دعا ہی ہمیشہ خدا کے پاس

زاہد کو جسطرح سے ہے اوقات کی تلاش
رندون کو ساقیا ہی خرابات کی تلاش

کیون دل کو ہو نہ بوسۂ گیسو کی آرزو
دایم گدا کو رہتی ہے خیرات کی تلاش

شہ رگ سے بھی قریب ہی قرآن مین کہا جسکو
نادان ہی چار سو جو کرے ذات کی تلاش

دل کو بلائے زلف کی ہی لو لگی ہوی
عاشق کو ہی مصیبت و آفات کی تلاش

عقدے کہلین گے کیسے جو مشکلکشا نہو
دل کو ہے مجھکو قبلہ حاجات کی تلاش

آئینہ آگے رکھتے ہی صورت نظر پڑی
ہم نے صفات یار سے کی ذاتکی تلاش

مسجد مین میکشی کا ہے زاہد تجھے خیال
گھر مین خدا کے بھی ہے خراباتکی تلاش

ہے بےنیاز سب سے غنی اوسکی ذات ہے
ہرگز نہین ہے اوسکو کسی باتکی تلاش

خواہش یہی ہے شاد کی دیدار ہو نصیب
مجھکو نہین ہے کشف و کرامات کی تلاش

بڑھ گئی زلف سیہ فام کی حرص
مرغ دل کو ہے میرے دام کی حرص

آرزو دید کی ہے آنکھون کو
میرے کانون کو ہے پیغام کی حرص

نشۂ عشق سے ہون مست شراب
ساقیا مجھکو نہین جام کی حرص

عشق مین کھو دئے ننگ و ناموس
نہین رندون کو کبھی نام کی حرص

چین و آرام جو کھو بیٹھے ہین
عاشقون کو ہے کب آرام کی حرص

چکھہ چکے عشق بتان کا تو مزہ
اب فقط باقی ہے اسلام کی حرص

اس نے ایک بھی نہ لکھا خط کا جواب
کیا کرین نامہ و پیغام کی حرص

عشق ہے خام ہوسون کا ایدل
تو نہ کر اب طمع خام کی حرص

وصل کی شب مین کہونگا اوس سے
دل مین ہے بوسہ و دشنام کی حرص

جب نہین بنتی ہے کچھ صورت وصل
کیا کرین غسل کے حمام کی حرص

ایسے بدنام ہوے الفت مین
ننگ کی کچہہ نہ ہی نام کی حرص ؛

دیکہکر چوٹی کا تیر سے گہبرا ؛
بلبلون کو ہوئی گلدام کی حرص

عشق مین تیرے ہوئے خانہ بدوش
رہی ہمکو نہ در و بام کی حرص

قبر میکش سے یہہ آئی ہی صدا
باقی ابتک ہے مے و جام کی حرص

ہند سے شام کو پہونچا تو ہوئی
مجہکو بہی زلف سیہ فام کی حرص

کعبۃ اللہ کو جو پہونچے ای شاد
دل نے کی جامۂ احرام کی حرص

جو لامکان ہے اوسی کچہہ نہین مکان سے غرض
زمین سے اوسکو غرض ہے نہ آسمان سے غرض

حرم مین دیر مین بتخانہ مین کلیسا مین
جدہر وہ یار ملے ہے ہمین وہان سے غرض

اگر ہو دونون جہان مین تو مجہسے ہے مطلب
نہ یان سے ہمکو غرض ہی نہ کچہہ وہان سے غرض

ہوے ہین مستعد قتل ہم رضا پہ تری
ہے سر کٹانیسی مطلب نہ امتحان سے غرض

فراق گل سے چمن مین ہے نغمہ زن بلبل
نہ آشیان سی غرض نہ باغبان سے غرض

مین در پہ دو سے سر جاونگا کسطرح اے شاد
مجہے تو شاہ دکن کے ہے آستان سے غرض

لکہتا ہون مین روز روز اوسے بار بار خط
لکہتا نہین جواب مین وہ گلعذار خط

رحم آئیگا کبھی تو کسی خط کو دیکھ کر
اوس گل کو مین نے لکھے ہین بلبل ہزار خط

اللہ رے اشتیاق کبوتر ملا جو ایک
ہر ایک پر سے باندہ دئی چار چار خط

پہونچا نہ یار کو نہ تو واپس ہوا مجھے
ہے ہے یہہ کیا ہوا امیر پروردگار خط

دیکھا پیام وصل تو مین نے بشرط شوق
آنکھون پہ دل پہ سر پہ رکھا بار بار خط

پہنچی پشیمانی ہے جو رقیبون نے کچھہ اور
پڑہتا نہین کبھی وہ مرا نہیار خط

شاید کہ طول ہوسی پڑہتا نہین وہ شاہ
اب سی لکھین گے اوسکو بہت اختصار خط

مغز ہر دم تو یون نہ کہا واعظ
مان میرا ذرا کہا واعظ

شام تک بیٹھہ کر سر منبر
صبح سے بک رہا ہی کیا واعظ

وعظ کس کو ترا کرے گا اثر
چپ بھی رہ کر خدا خدا واعظ

رندہ ہین ہم نہ کر مذمت مے
پھر نہ ایسی کبھی سنا واعظ

کچھ تو پی ہوگی آج اس نے شراب
جو کہ اتنا بہک گیا واعظ

عیب جیسی نکر تو رندون کی
عفو کر دیگا سب خدا واعظ

دخت رز کے ہجر مین بیمار
اس مرض کی تو کر دوا واعظ

آج انکار ہم سے کرتا ہے
مے جو اوس روز پی گیا واعظ

شاد کرتا ہے پند رندوں کو
لوگ کہتے ہین چپ گیا واعظ

ہین جو دلمین یہہ ہمیرے ارمان گو
حضرت عشق کے ہین سامان جمع

ہو اگر خاطر پریشان جمع
کیجئے حال زلف پیچان جمع

آرزو خواہش اور شوق امید
میرے دلمین ہین سب یہہ مہمان جمع

غمزہ و عشوہ اور ناز و ادا
سب ہی میری جان کی ہین خواہان جمع

خال مشکین نہین ہین چہرے پر
ہین دو حُسن کے یہہ دربان جمع

اس سے پڑتا ہی تفرقہ دل مین
مال کیون کرتے ہین یہہ انسان جمع

دونو رخسار و خط سے خالق نے
کئے دو جلد مین ہین قران جمع

ایک تو وہ تیرے اشارون کا
دلمین رکھتا ہون مثل پیکان جمع

مرحبا جلد آ تو جوشش جنون
تاکہ ہو جاہین جیب و داماں جمع

آج زخمون کو کیون مزا نہ ملے
کئے اوس نے کئے نمکدان جمع

طبع کی گر یون ہی روانی ہے
کیون نہو جائے اپنا دیوان جمع

داد کیونکر نہ دین سخن کی شاد
اچھے اچھے ہین یہان سخندان جمع

گلہ نہین جو نہو گور مین ضیاے چراغ
ہجوم داغ جگر سے ہہین بجاے چراغ

کسی رقیب نے اونکو پڑہائی ہے پٹی
نہ آئے قبر پہ میرے نہ وہ جلائے چراغ

حوادثات مین ایسی گذر رہی ہے عمر
ہوا کے زور سے جسطرح جہلملائے چراغ

نقاب منہہ پہ جو ڈالے ہو فائدہ کیا ہے
چہپے نہ پردہ فانوس سے ضیاے چراغ

مرے جو ہم سر قشقہ و عشق ابرو مین
بتون نے مسجد و درگاہ مین جلائے چراغ

ہہان تو چہرہ روشن دکہا کے خلوت مین
وفور شرم سے اوس شوخ نے بجہائے چراغ

خدا بچائے ہمیشہ عدو کے جہوکون سے
کوئی خزان مخالف سے کیا چہپائے چراغ

نہین ہے خوف اندہیرے کا گور کی ہرگز
طلوع مہر رسالت جو ہو بجائے چراغ

مجہے تو شمع رسالت کا عشق ہے استاد
نہین ہون صورت پروانہ آشنائے چراغ

فضل رب سے گو سرا ہے افضل و اعلی دماغ
راز احمد یا سکوت مجہہ مین کہان اتنا دماغ

آنکہہ بہر حوران جنت کو نہین جو دیکہتا
بندہ رب العلی کا عرش پر ہے کیا دماغ

شاہ چندا کا حقیقت مین بہرون کیونکر نہ دم
فیض بخشی سے او نہین ہو گیا اعلی دماغ

میر محبوب علی شاہ دکن کا ہے مطیع
کیون نہو وے عرش پر اے شاد اب تیرا دماغ

عارضی ہے رنگ شد دونون مین سب ڈہلجائیگا
حسن پہ اے جان تمہین لازم نہین اتنا دماغ

چھوڑ دی یاد الٰہی کو بتون کی وہ بیا نہین
زاہدا کاہی کو ایسا ہو گیا تیرا دماغ

وصل کی شب ہم گلے آکر لپٹ جا بیدریغ
کر نہ میرے ساتھ اے آشنا ای بت رعنا دماغ

جان و دل کو صرف کرتا ہون خدا کی راہ مین
حاتم طائی سے بڑھ کر کیون نہو میرا دماغ

تھے کوئی وہ دن کہ ہمدم تہا جواب آتا نہین
اے بت کافر ملانے پر تجھے آتا دماغ

روک لے اپنی زبان پند و نصیحت سے گذر
ناصحا بکبک سے تیری پک گیا میرا دماغ

شاہ کے الطاف سے حاصل ہے تخت سروری
ہو گیا تاج اطاعت سے میرا بالا دماغ

شاعری آسان نہین جو بے مشقت ہاتھ آئے
شعر کیا لکھون کہان سے لاؤن مین استاد دماغ

تو ہے خاکی بس سمجھ اب خاکساری چاہیے
یہہ تکبر الامان اے آشنا دیہہ تیرا دماغ

بیان بتون کے الٰہی کرون نہین کیا اوصاف
مزاج مین نہین ان ظالمون کے کچھہ انصاف

ترا وہ حسن خداداد ہے صنم بخدا
کوئی نظیر نہین جسکا قاف سے تا قاف

نہ بہول ظلم و جفاؤن کو اے بت بیدین
بروز حشر ترا میرا ہوئیگا انصاف

خطا ہوئی جو لیا مین نے بوسہ گیسو
کرو خدا کے لئے جان من قصور معاف

حسین و شوخ و جفا جو و جانستان عیا
کہان تک اے بت رعنا کرون تیرا اوصاف

خدائے قادر مطلق ہے عادل و منصف
پسند کیون نہو خالق کو عدل اور انصاف

ہوئی توجہ کامل جو پیر کی اے استاد
میرا یہہ آئینۂ دل ہوا دوئی سے صاف

غمزہ ناوک قضا ہے عشق
عاشقون کے لئے بلا ہے عشق

آفت جان و فتنۂ محشر
پوچھتے کیا ہو مجھ سے کیا ہے عشق

اثر عشق سے ہو سب بے بہرہ
کیا بتاؤن تمہین کہ کیا ہی عشق

جیسے پتھر مین ہے شرر پنہان
پردۂ دل مین آ چھپا ہے عشق

کس مژہ کو مین اوسپہ دون ترجیح
نعمتِ زیست کا مزا ہے عشق

ایک سے ایک بڑھکے ہین ظالم
دلربا تو تو جان ربا ہے عشق

خوفِ طوفان غم نہین اوس کو
جس سفینہ کا ناخدا ہے عشق

بوالہوس کو نہین ہے قدر اوس کی
عارفون کو خدا نما ہے عشق

تونے مانا نہ اے دلِ ظالم
کیون نہ کہتے تھے ہم برا ہی عشق

ہم مین اوس مین رہیگا کیون نہ خلاف
باوفا ہم تو بے وفا ہے عشق

اس مرض کی دوا نہین اے استاد
سچ تو یون ہے کہ لا دوا ہی عشق

آنکھ نے فرقت مین وہ ندی بہائی ای فلک
تیری کشتی دیکھ لی چکر مین آئی ای فلک

عشق مین جو کچہہ مصیبت ہمپہ آئی ائے فلک
ہمنے مرتا نہ وہ سب سرپہ اوٹہائی ائے فلک

دن پہرین کیا گردش قسمت سے اپنی ہجر مین
انتظار وصل ہی مین موت آئی ائے فلک

تا بکے ضبط فغان فرقت مین ہم کرتے رہین
عرش تک نالون کی اب ہوگی رسائی ائے فلک

کہینچکر وہ تیغ آتا ہے مگر پہر امان
تیری سفاکی کی دیتا ہون دہائی ائے فلک

جامۂ ازرق کا تیری حال سب پر کہلگیا
رات دن پہرتا ہے کیون کرتا گدائی ائے فلک

ملگئے مٹی مین ہم جب بہی نہین نکلا غبار
تیرے دلمین خاک بہی ہے صفائی ائے فلک

اب تو نوبت آگئی ہے وہ کہ دنیا سے اوٹہین
تا بکے ہم سے اوٹہے درد جدائی ائے فلک

شادؔ کو کیونکر کرین گے وعدۂ وصلت سے شاد
روتے روتے ہجر مین جان لب پہ آئی ائے فلک

عاشقون کے لیئے جفا کب تک
یہہ رہیگا ستم ترا کب تک

کچہہ ترے جور کا ٹہکانا ہے
صبر آخر کرون دلا کب تک

سچہہ تو کہدے رہیگا خوابیدہ
اے میرے بخت نارسا کب تک

اے فلک خاک مین ملائے گا
پیس کر ہمکو سرمہ سا کب تک

یا الٰہی رہے گا غیرون پر
ملتفت شوخ بیوفا کب تک

پہیر دے جلد تیغ گردن پر
ہمکو تو آزمائے گا کب تک

آلپٹ جا گلے سے ایجانان — ہو شب وصل یہ حیا کب تک

چاہیے دور ساغر مے ناب — دور تسبیح زاہدا کب تک

ہو گی مقبول شاد تیری دعا
بر نہ آئیگی مدعا کب تک

اسقدر لایا فراق یار رنگ — اب سکے پھاگن میں رہا بیکار رنگ

زاہدا آنکھیں تیری کیون سرخ ہین — لائی ہے کیا نشہ سرشار رنگ

ہے خفا شاید کسی پر آج وہ — اس لئے بدلا ہے روے یار رنگ

کی یہ نیرنگی فراق یار نے — مین ہون اوس سے مجھسے ہے بیزار رنگ

سرخ مے ہے جشن ہے ہولی کا آج — زاہدا جلدی سے تو دستار رنگ

کیا زمانہ کی کہون نیرنگیان — بدلے گرگٹ کی طرح سو بار رنگ

کھیلو ہولی خوب تم دل بھر کر شاد
آج لایا ہے میرا دلدار رنگ

یہ مردہ نہین ہے جلانے کے قابل — ہے خاک قدم مین ملانیکے قابل

عجب آتش عشق مین ہے تجلی — یہ آتش نہین ہے بجھانیکے قابل

شدید آفت ہجر مین یا رب ہے — یہ آفت نہین ہے بلانیکے قابل

خدا نے دیا ہے بسر تاج شاہی
وہ گردن نہین ہی جو جہکانیکے قابل

جو ہین صاف سینہ ملوان سے صاحب
یہہ سینہ نہین ہی ملانیکے قابل

یہہ گل جو کہلائی ہین دلپر فلک نے
یہہ گلشن نہین ہی دکہانیکے قابل

عجب تیغ قاتل ہے ابرو تمہاری
یہہ ہر دم نہین ہی ہلانیکے قابل

جو پایا تمھین شاد نے آج دلمین
تو شادی ہوی شاد یانیکے قابل

دیر و کعبہ مین کہان جاتے مین ہم
آپ ہی کو آپ ہین پاتی ہین ہم

راز مولے ہی عجب راز خفی
جس کے کہنی کو بہی شرماتی ہین ہم

داغ سی سینہ گلستان ہوگیا
عشق مین اوس گل کے گل کہاتے ہین ہم

دیکہتے ہین دلمین جب صورت تیری
من کے جب جاموشی رہجاتے ہین ہم

فضل مرشد سے خدا کی یاد مین
شاد اپنے دل کو بہلاتے ہین ہم

راہ کعبہ چہوڑ کر جاتے ہین بتخانہ کو ہم
توڑ کر ظرف وضو لیتے ہین پیمانہ کو ہم

اپنے دل سے مذہب شیخ و برہمن چہوڑ کر
ایک روش پر دیکہتے ہین خویش و بیگانہ کو ہم

زندگی مین وصل تیرا غیر ممکن ہی اگر
بعد مردن گر ملے راضی ہین مرجانے کو ہم

دل ہمارا تنگ آیا ہجر سے تیرے صنم
کیا کرین جائین کدہر اب اسکی جلانیکو ہم

روز وصل یار ہین آنیکو سب فصل بہار
شاد آباد اب کرینگے کلی ویرانہ کو ہم

دل سے اپنے اوس پری رو پر فدا ہوتے ہین ہم
مر ہی جاتے ہین تو اوس سے کب جدا ہوتے ہین ہم

زہد و تقوے کبر و کینہ بغض و الفت شان و تن
چھوڑ کر سب تن سے اپنے بے ریا ہوتے ہین ہم

راز مولے جسکو پایا ہم سنے اپنے پیر سے
چھوڑ کر دل سے خودی کو خود خدا ہوتے ہین ہم

حسن اوسکا ہم نے دیکھا مہر و مہ سے بیشتر
شمع رو پر مثل پروانہ فدا ہوتے ہین ہم

فضل رب سے عمر بہر ای شاد زندگی کو
ایکدم مین نیکنام دوسرا ہوتے ہین ہم

جب اکیلے گھر مین گھبراتے ہین ہم
سر کو دروازے سے ٹکراتے ہین ہم

رات مین پہر دل کو اولجہاتے ہین ہم
سر پہ پہر کالی بلا لاتے ہین ہم

چین یکدم زیست مین ملتا نہین
ایسے جینے سے تو مر جاتے ہین ہم

کیا کہین لالہ رخون کے عشق مین
کیسے کیسے دل پہ گل کہاتے ہین ہم

گر وصال دلربا دشوار رہے
جان سے اپنے گذر جاتے ہین ہم

گہر کو اپنے گر نہین بلواے یار
سر سے آنکہون سے چلے جاتے ہین ہم

کچھ تو عزت کا ہمارے رکھ خیال
یہہ دل ناداں سمجھتا ہی نہیں
شوق میں تعویذ زلفِ یار کے
جب وہ گھر آتے ہیں لکھتے ہیں کبھی
روتے ہیں ہم گاہ ہنستے ہیں کبھی
کاٹتے ہیں حالاں عرش بھی
اسقدر نفرت ہی دل کو غیر سے
یاد آتا ہی خیال زلف جب

دو جہان میں تیرے کہلاتے ہیں ہم
سو طرح سے اس کو سمجھاتے ہیں ہم
عرضیں قبر و نہ بند ہو آتے ہیں ہم
رات تھوڑی رہگئی جاتے ہیں ہم
ہر طرح سے دل کو بہلاتے ہیں ہم
بیخودی میں جبکہ ملاتے ہیں ہم
اپنے سایہ سے بھی گھبراتے ہیں ہم
مثل کاکل دل میں بل کھاتے ہیں ہم

شاد جب ملتے ہیں اوس سے ولیں
شوق سے ہر دم لپٹ جاتے ہیں ہم

بندے ضعف میں تیرا ای بی نیاز ہم
عجب و غرور و ناز سے کیا کام ہے ہمیں
اوچھے نہیں جو صورت منصور اچھل پڑیں
گم ہو گئے ہیں اپنی حقیقت میں اسقدر
ہر سب کو شغل ہاں و سے عز اسد میں

کیونکر اوٹھا سکینگے ترا بار ناز ہم
تیرے نیاز مند ہیں آپ بے نیاز ہم
حق بھی کسی سے کہہ نہیں سکتے ہیں راز ہم
کیا جانے کیا ہے معنے لفظ مجاز ہم
دنیا میں ساقیا رہیں کیا پاکباز ہم

کی اپنی عمر نے شب وصلت پہ کوتہی ‏ — ‏کچھ کہہ سکے نہ قصۂ زلف دراز ہم

دولت سے دو جہان کے ہے پہنچا ہمیں نہال ‏ — ‏جب تک نہ دل سے دور کریں حرص و آز ہم

عابد ہیں آپ اور ہیں معبود آپ ہی ‏ — ‏کہہ دو جناب کس کی پڑھیں پھر نماز ہم

ہم نالتے ہیں کبھی اے بت ترا کہا ‏ — ‏مشہور ہو گئے ہیں عبث حیلہ ساز ہم

جانبازی ہمنے کی ہوئے اغیار سرفراز ‏ — ‏سمجھو فقیر ہی آپ ہیں یاداو باز ہم

اے شاد مانگتی ہیں مرادیں جو دل میں ہیں
پڑھتے ہیں اوٹھ کے صبح کی جسدم نماز ہم

خود کو کرتے ہیں فنا نام دوئی ڈھاتے ہیں ‏ — ‏ہم تصور میں تیرے اور مزا پاتے ہیں

خیر کچھ ہم کو نہیں ہمی سے ساقی مل جائے ‏ — ‏جام دل لیکے سوئے میکدہ پھر جاتے ہیں

بزم جاناں میں چلے آئیں وہ بجز یہ جگے ‏ — ‏کہہ دو یوں ناصح مشفق سے کہ ہم آتے ہیں

جاتے ہیں جان و جگر سے سوئے ملک عدم ‏ — ‏ہاتھ جب رکھ کے جگر پر وہ چلے جاتے ہیں

آشنا دیدۂ دل سے وہ یگانہ ہے کہ اب ‏ — ‏غیر نظروں میں مری دیکھو نہیں آتے ہیں

ہم تو سمجھے ہوئے بیٹھے ہیں ازل سے ہر بات ‏ — ‏حضرت خضر پھر اب کیا ہمیں سمجھاتے ہیں

شاد دلشاد رہو گھر میں کہ ہم وحشت سے
دل کے بہلانیکو اب سوئے چمن جاتے ہیں

کہین کیا فلک کے ستائے ہوئے ہین
مصیبت مین ہم آزمائے ہوئے ہین

نہ گیسو کے پیچ کہائے ہوئے ہین
یہہ کالے نیا رنگ لائے ہوئے ہین

جو تیری حقیقت کو پائے ہوئے ہین
وہ ہستی کو اپنے مٹائے ہوئے ہین

رولانا سمجھکر مجھے اے ستمگر
یہہ نالے میرے عرش ڈہائے ہوئے ہین

کچھ حال ہم دردمندون کا پوچھو
ہزارون ہی صدمہ اٹھائے ہوئے ہین

معطر سر رخ سے نکلین گے آنسو
یہہ پہولون مین موتی بسائے ہوئے ہین

ندیکھا کرو یون غضب کی نظر سے
بہت چوٹ ہم دل پہ کہائے ہوئے ہین

شب ہجر گریان نہین دیدۂ تر
یہہ چشمے میرے جوش کہائے ہوئے ہین

ندکیون ابر مین ہو نہان ماہتابان
وہ عارض پہ کاکل جمائے ہوئے ہین

دکہاؤن مین کیا اپنے داغون کو تم کو
یہہ پرکالے آتش لگائے ہوئے ہین

اے عشق تو نے ہمپہ ستم کیا کیا ہین
وہ کونسا ہے رنج جو ہمپر ہوا نہین

رنج و غم و مصیبت و درد و الم بتو
ہمنے تمہارے عشق مین کیا کچھ سہا نہین

روز شمار مین بہی نہو جسکا کچھ شمار
جور و جفا کی تیری فلک انتہا نہین

تشبیہہ تیرے زلف کو ناگن سے کیون نہ دون
کاٹا ہی جس کو اوسنے وہ ہرگز جیا نہین

تمکو علاج کی ہی عبث فکر اے مسیح
جز وصل اس مریض کی کوئی دوا نہین

ظاہر ہے ذرہ ذرہ مین وہ مثل آفتاب
واعظ بتا دے مجھکو کہ کسجا خدا نہین

جز ذات حق ہی سبکو فنا اے جناب خضر
دنیا مین کوئی آ کے ہمیشہ رہا نہین

جنکو غرور مال تہا وہ اب کہان رہے
روئے زمین پہ ملتا کسیکا پتا نہین

کرتے شب وصال ہو کیون حیلہ بازیان
عاشق کے ساتہہ کرتا کوئی یون دغا نہین

منت سے پانون آپکے پڑتا ہون بار بار
کیا لایق قبول میری التجا نہین

وہ کونسا ہے دن نہین چلتا جو مکر غیر
کس روز مجہپہ وہ بت کافر خفا نہین

ناحق ہین دور ہم سے یہہ شیخ و برہمن
شہہ رگ سے ہے قریب وہ ہم سے جدا نہین

دکہلا رہے ہو غیرون کو بہی جلوہ ظہور
پردہ ایسے ہو کہ تمہین کچہہ حیا نہین

ہین سنگدل یہہ ایسے کہ کرتے نہین ہین رحم
پیدا انہون کی ذات مین گویا وفا نہین

کسطرح شکل یار تجہے آئیگی نظر
دی دل کے آئینہ کو جو تونے جلا نہین

قسمت مین جسکے جو ہی وہی پیش آئیگا
اے چرخ پیر تجہسے ہمارا گلا نہین

نفرت ہے کس لئے تجہے زاہد شراب سے
کیا مرشدون کا تو نے پیا پیالا نہین

ہو خاتمہ بخیر مرادین بر آئین سب
اسکے سوا شاد کا کچہہ مدعا نہین

طلسمات قدرت کا گلزار ہون مین — کہین شکل گل ہون کہین خار ہون مین

مین اپنا ہی عاشق ہون معشوق اپنا — مین ہی دلربا اور دلدار ہون مین

کبھی جا کے مسجد مین کرتا ہون سجدہ — کبھی بتکدہ کا پرستار ہون مین

مین رہتا تہا آزاد وحدت کے اندر — یہہ کثرت مین آکر گرفتار ہون مین

یہہ کثرت مین آشاد بندہ کہایا — حقیقت مین حق ہون وسردار ہون مین

مین تجہہ سے نہ جور و جفا چاہتا ہون — کسی طور تیری رضا چاہتا ہون

مجھے اب میری جان قسم ہے خدا کی — دل اپنا مین تجہکو دیا چاہتا ہون

کرونگا مین ہرگز نہ خواہش ارم کی — جدہر تو ملیگا ملا چاہتا ہون

ہے خواہش میری تیرے ہاتہون سے ساقی — شراب طہورا پیا چاہتا ہون

تصور ترا مجہکو رہتا ہے ہردم — تیرے زلف مین پہر پہنسا چاہتا ہون

زروے ترحم اگر مجہکو دیوے — پہر اک بوسۂ لب لیا چاہتا ہون

قسم ہے خدا کی میری جان مین تیرا — دل و جان سے بندہ ہوا چاہتا ہون

اب آشاد دل سے دوئی کو مٹا کر — خدا خود مین آپ ہی ہوا چاہتا ہون

بہشت ہم ان کی اطاعت مین دعا کرتے ہین
حیف صد حیف کہ وہ ہمپہ جفا کرتے ہین

وہ کرین ہمسے وفا یا کہ کرین جور و جفا
ہمتو ہر حال مین جان اپنی فدا کرتے ہین

نہ سناؤ کوئی اب انکی شکایت ہمکو
وہ جو کرتے ہین بہر حال بجا کرتے ہین

آپ ہی دیکھتے ہین اپنا تماشہ دن رات
دل کے آئینہ کو یون اپنے صفا کرتے ہین

غیریت کا جو اٹھا دیتے ہین آنکھون سے خیال
اپنی ہستی کو ہم اپنے سے جدا کرتے ہین

رحم فرماوین کہ وہ ہمپہ کرین جور و ستم
سر کو ہم خم پئے تسلیم و رضا کرتے ہین

دیدۂ دل سے اوٹھاتے ہین دوئی کا پردہ
پہلے مرنے سے جو اپنے کو فنا کرتے ہین

شاد کچھ اور تمنا سے نہین مطلب اپنا
روز و شب ہمتو بدل یاد خدا کرتے ہین

کسی کے آستانہ پر رہی ہے یہ جبین برسون
مٹایا مین نے قسمت کا لکھا یون ہمنشین برسون

مٹایا تھا عدو کے سامنے اسکو نصیبون نے
اسی اک بات پر روٹھا رہا وہ نازنین برسون

سہینا صبح گزرا یہان عمر کی گردش سے ہم کیونکر
بھلا آرام سے بیٹھے ہین عاشق بھی کہین برسون

خدا تم ہو ہوا یان پر شکن امید کا دامن
رہے گی اب یہ آنکھون میری چین جبین برسون

سبب پوچھا تھا مین کیون عدو پر مہربانی ہے
ذرا سی بات پر مجھسے رہا وہ خشمگین برسون

ہمیشون منتظر وعدہ وفائی کی رہے ہم بھی
کبھی نکلا نہ منہ سے آپکے ہان پر نہین برسون

لب شیرین کو چوسا تہا کبہی اپنے تصور مین
اسی پر بے مزہ سمجہا کئی ہم انگبین برسون

تمہاری کوچہ کی ہم نے جبینون خاک چہانی ہے
رہی ہے سجدہ گاہ شوق اپنی یہ زمین برسون

یہہ محبوب علیشاہ دکن با حشمت و عظمت
بحق مصطفے یارب ہین مسند نشین برسون

ستارا اوج پر اقبال کا اسکے ہوا دائم
رہے با شوکت و حشمت جہان زیر نگین برسون

دل سے تیرے لگنے جاتا نہین
ہون عشقی مین ہوش تک آتا نہین

بام پہ وہ ماہ کب آتا نہین
رشک سے کب مہر شرماتا نہین

ہجر مین ظالم تیرے بیتاب ہون
کیا کرون دم بہی نکلتا نہین

وصل کی امید ویکہ ہجر مین
کیا مین اپنے دل کو بہلاتا نہین

کیا مزے کی جاے ہے ملک عدم
جو گیا وہ ان سے پلٹ آتا نہین

جب سے تیری یاد مین مشغول ہون
غیر کا کچھہ بہی خیال آتا نہین

سیکڑون وعدہ ونبہ قسمین ہو چکین
پہر بہی کہتا ہے قسم کہاتا نہین

دہیٹ ایسا ہوگیا ہون عشق مین
صدمہ فرقت سے گہبراتا نہین

تیری ہستی مین فنا ہون اسقدر
خود کو اپنے مین کبہی پاتا نہین

پڑگئی ہے بے حجابی کسقدر
غیر سے بہی آنکہ چہپکاتا نہین

جان و تن جسپہ مشکل کو وہ کن — کب مرے دل سے خیال آتا نہیں

نقش بیٹھا نہیں کسدن مزاج — زلف وہ کس سے بنایا جاتا نہیں

کیا نظر سے اوس کے مین بھی گر گیا — استخوان تک جو ہما کھاتا نہیں

عشق مین کہو دیا ہون عقل و ہوش — کیا کرون اب کچھہ کہا جاتا نہیں

کسلیے نسخہ کو مین لکہون قاصدا — ناتوانی سے ہلا جاتا نہیں

بیقراری کا خدا ہووے بہلا — ہجر مین دم بہر بھی چین آتا نہیں

راتدن رہتا ہون غم مین مبتلا — کوئی آکر مجہکو سمجہاتا نہیں

پند سے تیرے نہوگا کچہہ اثر — ناصحا کیون اس سے باز آتا نہیں

ساقی کوثر مجہے اک جام دو — تشنہ لب ہون قرار آتا نہیں

جو نفس ہے ذکر مین مشغول ہے — کوئی دم خالی مرا جاتا نہیں

آبرو کو کہو دیا ہے عشق مین
اب کسی سے شاد شرماتا نہیں

ہر گھڑی طرز عتاب اچھی نہین — یہہ رکاوٹ ایجناب اچھی نہین

شوق جمع مال ہے بے فائدہ — فکر کار ناصواب اچھی نہین

اے فلک کب تک جفاؤنکا ہجوم — یہہ بنا سے انقلاب اچھی نہین

پہلے ہی کہا ان لف کا عاشق ہوا
اے دل اب پیچ و تاب اچھی نہین

کہتے تھے عشق سے بیکشن بزم مین
آج کی بالکل شراب اچھی نہین

ایک بوسہ مین نے مانگا تو کہا
بات یہہ خانہ خراب اچھی نہین

سخت جان ہون کٹ سکیگا کیا گلا
آپ کے خنجر کی آب اچھی نہین

عالم رویا مین پھرتے دو ہین ہم
آج کل تعبیر خواب اچھی نہین

پل مین ڈہل جاتی ہے سایہ کیطرح
گر ہے حسن شباب اچھی نہین

وصل کی شب مین نے چھیڑا تو کہا
یہہ تیری طرز شتاب اچھی نہین

چکھہ لے ایدل جام وحدت کا مزا
ہیم کثرت سے شراب اچھی نہین

آ گئی پیری اوٹھو غفلت سے شاد
صبح دم نیندای جناب اچھی نہین

کیون پڑا ہے عاشقی کے دہیان مین
اک نہ اک دن آئیگا طوفان مین

پیچ و تاب دل کی حالت مو بمو
زلف کھینچی ہے تمہارے کان مین

جان و ایمان بھی دیا دل بھی دیا
اور کیا دون کچھہ نہین امکان مین

عاشقی کتنی ضرر کی بات ہے
جزو اعظم ہے یہی انسان مین

عشق ہے کشتی کا میرے ناخدا
اس لئے بیخوف ہون طوفان مین

بوسہ مانگا تو کہا جھنجلا کے یوں
کچھ سلیقہ بھی ہے انسان میں

عشق تیرا ہی کہیں سر سے پرا انجاب
فائدہ [illegible] میں

کی مسیحائی پیام وصل نے
آگئی جان [illegible] میں

عشق احمد مصطفیٰ ولمبین سے ارشاد
دم نکلجاوے اسی ارمان میں

مجکو آنیکا حکم عام نہیں
غیر کو کچھ بھی روک [illegible]

مین ہون گمنام کوئی نام نہیں
لامکان [illegible] مقام نہیں

دیدیا دل کو مین نے مفت تجھے
[illegible] کوئی دام نہیں

سونی کیسی ہے ساقیا مجلس
بزم مین آج دور جام نہیں

یا الٰہی کدہر گیا قاصد
آیا اب تک کوئی پیام نہیں

اب تو ہمراز غیر ہونے لگے
آپ سے ہمکو کوئی کام نہیں

کہہ اوٹھے یون سوال وصل پہ وہ
منہ کو تیرے ذری لگام نہیں

کبھی وعدہ کیا کبھی انکار
بات کا ان کے کچھ قیام نہیں

مین ہون بندہ تو تو ہے بندہ نواز
اس مین یارب کوئی کلام نہیں

وصل کا اون سے آج ہے اقرار
ہائے جلدی سے ہوتی شام نہیں

اوس کی جہوٹی شراب دو ساقی
ایسی مے پینا بہی حرام نہین

ایسے بگڑے ہین مجہسے وہ آشاد
راہ مین بہی کبہی سلام نہین

دل بہلنے کی کوئی راہ نکالون تو کہون
یہہ جو جہگڑا ہے اسے آج مٹا ڈالون تو کہون

زاہدا اوس بت بے پیر کو گر اپنا کرلون تو کہون
پہلے پہسلا کے اوسے رام بنا لون تو کہون

یار کے حسن پہ یوسف کو مین کیا دون تشبیہ
میرے پہلو مین اوسے پہلے بٹہالون تو کہون

وصل کی رات مین دکہ ہو تسلی کیسی
پہلے دلبر کو گلے سے مین لگالون تو کہون

دوستو پوچہتے ہو تو سبب بے تابی دل
ٹہرو ٹہرو ابہی مین پہلے سنبہالون تو کہون

جو وہ جانے لگے ہین غیر کے گہر چہپ چہپ کر
ابہی دو چار گواہون کو بلالون تو کہون

جو گذرتی ہے مرے دل پہ کہون کیا آشاد
حال اپنا مین اوسے پہلے سناؤن تو کہون

اشارے غیر سے کرتے ہوے کیون بیٹہے ہین
تنی ہے تیغ ابرو قتل پر وہ بنکے بیٹہے ہین

قیامت یون بپا کی ہے انہون نے آج محفل مین
مرے پہلو سے اٹہکر متصل دشمن کے بیٹہے ہین

کہنچی ہے تیغ ابرو دنیا ہمارا سینہ حاضر ہے
کہڑے ہین سامنے ہم جہک کے گردن وہ تنکے بیٹہے ہین

کسی کی شامت آئیگی کسیکی جان جائیگی
بنا کر صبح سے زلفون کو وہ بن ٹہن کے بیٹہے ہین

بھلا دیکھین تو محفل آج کی کیا رنگ لائیگی
وہ خنجر ہاتھ مین لیکر لہو کا بنکے بیٹھے ہین

نرالا ڈھنگ چھیڑ کا سر محفل نکالا ہے
نقاب رخ اٹھا کر آئینہ مین جلوہ گر بیٹھے ہین

نہ گلچا ہے کہین خون شہید ناز کا دہبا
بوقت دفن کیون وہ نعش مدفن بنکے بیٹھے ہین

تکلف کا نتیجہ آخر انجام انفعالی ہے
وہ تنکی کیطرح دبک جائینگے جو تنکو بیٹھے ہین

مے و ساقی و ساغر یار و باغ فرحت افزا
فقط ہم شاد جب منتظر سا ہو کے بیٹھے ہین

دل مین ہے تیری آرزو مجھکو
کیون نہین چاہتا ہے تو مجھکو

اب سر دست آرزو ہے یہی
رکھہ تو قدمون کے روبرو مجھکو

دیر و کعبہ مین ڈہونڈھتا ہون تجھے
رہتی ہے تیری جستجو مجھکو

شب ہجران مین الفت گیسو
لئے پھرتی ہے کو بکو مجھکو

بوسہ مانگا تو بولا ہو کے خفا
کیون عبث چھیڑتا ہے تو مجھکو

مین گنہگار ہون غفور رحیم
بہر حسنین بخش تو مجھکو

وصل کی شب مین ٹال کے باتین
نہین بہاتی یہہ گفتگو مجھکو

چشم وحدت سے دیکھتا ہون جدھر
نظر آتا ہے تو ہی تو مجھکو

دیکھا ہر رنگ مین تیرا جلوہ
آئی ہر گل سے تیری بو مجھکو

زاہدا حسن یار کا جلوہ ہمیں ۔ نظر آتا ہے چار سو ہمکو

ہو میرا خاتمہ بخیر اے شاد
کچھ نہیں اور آرزو ہمکو

عشق میں تیرے جان و تن صدقے کیا جو کچھ تھا ۔ آفت ہجر و درد و غم سر پہ لیا جو کچھ تھا
تقویٰ و زہد چھوڑ کے نہ سیر میکدہ ہو رہے ۔ ہاتھ سے اوس کے جام کے پی لیا جو کچھ تھا
ٹکڑے وہی ہیں جگر کے اپنی خود لیے ہوئے ۔ بادۂ عشق ساقیا پی لیا جو کچھ تھا

ہیں ہزاروں پیچ و خم یار کی زلفین بہم
شاد بتوں کو سینہ دل دیا جو کچھ تھا

مجھسے اے جان کوئی کام تو لو ۔ میں بجا لاتا ہوں سلام تو لو
شاد کمتر ہے بندۂ بے دام ۔ مفت آتا ہے یہ غلام تو لو
ساتھ غیروں کے میکشی ہے مدام ۔ ہاتھ سے میرے کوئی جام تو لو
ہے اطاعت گزار مجھ سا کون ۔ سامنے میرے اوس کا نام تو لو
وعدۂ وصل سے مکرتے ہو ۔ سر پہ اللہ کا کلام تو لو
مجھکو ہونے لگی غشی تو کہے ۔ بوئے گیسوئے مشک فام تو لو
اس کی جھوٹی شراب ہے زاہد ۔ تم نہ سمجھو اگر حرام تو لو

زلف کے پیچ سے نجات نکل ۔۔۔ واسطے مرغ دل کے دام تو لو

قتل کرتا ہے رشک دیکھے مجھے ۔۔۔ غیر سے اوس کا انتقام تو لو

پوچھتے گر ہو حال فرقت شاد

ہاتھ سے دل کو پہلے تھام تو لو

دلبر کو ذرا حال دل زار دکھاؤ ۔۔۔ آیا ہے مسیحا اوسے بیمار دکھاؤ

خنجر سے کرو قتل نہ تلوار دکھاؤ ۔۔۔ عاشق کو فقط ابروے خمدار دکھاؤ

مشتاق ہوں انجیل کو ذرا منہ سے اوٹھا کر ۔۔۔ للہ ذرا حسن طرحدار دکھاؤ

اے حضرت دل خانہ گرو نکو جلا کر ۔۔۔ زور کشش آہ شرربار دکھاؤ

آجاؤ نہ ترساؤ خدا کیلئے مجھکو ۔۔۔ مشتاق ہوں دیدار کا دیدار دکھاؤ

کیا پوچھتے ہو حال مرے جوش جنوں کا ۔۔۔ صحرا مجھے بھاتا ہے نہ گلزار دکھاؤ

مقتل میں جو آئے ہو کرو قتل کسیکو ۔۔۔ للہ سر ابرو سے خمدار دکھاؤ

منہ دیکھ کے الفت تو سبھی ہم سے کرینگے ۔۔۔ مجھ سا کوئی عاشق بھی وفادار دکھاؤ

ہر دم ہے مری آنکھ کو تقاضا یہی شاد

اب پھر خدا جلوہ دیدار دکھاؤ

ربط اعدا سے بڑھایا نہ کرو ۔۔۔ گھر کو اغیار کے جایا نہ کرو

زلف پر ہاتھ پہیرا یا نکرو ‏ ہار کو سات کہلایا نہ کرو

غیر کی یاد دلایا نہ کرو ‏ دل عاشق کو جلایا نہ کرو

نظر بد نہ کہین لگ جائے ‏ رخ سے آنچل کو اٹہایا نہ کرو

پیچ سے مرغ دل عاشق کو ‏ دام گیسو مین پہنسایا نہ کرو

غیر اگر تم کو گلوری دیوے ‏ تو اسی پر کہین کہایا نہ کرو

بند انگیا کے ذرا تنگ کسو ‏ چہڑیا مجرم کی اڑایا نہ کرو

وصل کی شب مین جو چہیڑا تو کہے ‏ ہر گہڑی مجہہ کو ستایا نہ کرو

صاف کہدو جو ہو کچہہ مطلب کی ‏ بات مین بات اڑایا نہ کرو

کونسی ایسی ہوئی ہم سے خطا ‏ دانت یون ہمیہ چبایا نہ کرو

وصل کی شب مین جو کہنا ہو کہو ‏ راز مطلب کو چہپایا نہ کرو

جہوٹے فقرے سے نہ بناو ایمان ‏ مجہکو باتون مین اڑایا نہ کرو

زلف دکہلاؤ نہ سودائی کو ‏ دل کو دیوانہ بنایا نہ کرو

عشوہ و ناز سے دل زخمی ہے ‏ تیر پر تیر لگایا نہ کرو

شاد کے دل کو جو اگر صاحب
آنکہین غیرون سے لڑایا نکرو

جھگڑا مریض کو ہی مسیحا قضا کے ساتھ
تھوڑا سا زہر دیجیو ملا کر دوا کے ساتھ

قاتل کریگا کیا مرا شمشیر لا کے ساتھ
دم پہلے ہی نکل گیا تیغ ادا کے ساتھ

آتا ہے سوے گور غریبان جو وہ مسیح
مردے بھی جی اوٹھتے ہین آواز پا کے ساتھ

جان بازوں پہ سیر نہیں مجھکو اعتبار
شاید پڑا ہے کام کسی بیوفا کے ساتھ

مایل ہو کیوں نہ یہ تن کاہیدہ سوے یار
نسبت ہے کاہ کو کشش کہربا کے ساتھ

محرم کی چڑیا جان کے کرتی کے جالیون
باندھا ہے مرغ دل کو بھی بند قبا کے ساتھ

ہنستے ہوے وہ آتے ہین آنکھین نکالکر
ہر چھیڑ بھی ملی ہو جو رو جفا کے ساتھ

خواہان فضل کیوں نہ خدا سے ہوں مدام
پالا پڑا ہے ایک بت بیوفا کے ساتھ

رہتا ہوں جب سے محو سر زلف یار مین
ہر دم مقابلہ ہے مجھے اژدہا کے ساتھ

کشتی ہماری رہتی ہے گرداب غم مین غرق
ہون جب سے آشنا بت ناآشنا کے ساتھ

یارب جہان مین شاد وطن خوش رہین مدام
ہے دور اتنی بھی میرا دعا کے ساتھ

ای شاد مشکلین سبھی سار بر آینگی
ہوگا ہمارا حشر جو مشکلکشا کے ساتھ

نظر کر تو ہر اک شی مین نہان اللہ ہی اللہ ہے
شجر مین سنگ مین جلوہ کنان اللہ ہی اللہ

نہین آتا نظر ہرگز جو ہے دلمین ہوای غیر
اوٹھا کر پردہ دیکھو تو عیان اللہ ہی اللہ ہے

وہی عالم وہی فاضل وہی زاہد وہی عارف
یہان اللہ ہی اللہ ہے وہان اللہ ہی اللہ ہے

کرون کیا مین اب اے زاہد کہ انما مجھکو ہوتا ہے
لسان و دل سے جاری ہر زبان اللہ ہی اللہ ہے

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
جہان دیکھو نظر مین اب عیان اللہ ہی اللہ ہے

وہی لیلیٰ وہی مجنون وہی فرہاد و شیرین ہے
یقین سمجھو ہر اک جانب عیان اللہ ہی اللہ ہے

بظاہر دیکھتا ہون شاد کثرت خلق کی لیکن
نظر میری وہان پہنچی جہان اللہ ہی اللہ ہے

کہون کسجا پہ اک جا تو نہان ہے
تیرا جلوہ سبھی مین عیان ہے

جو بیچ مد نظر مین آسمان ہے
ہارے آہ سوزان کا دہوان ہے

بتا اسکا مین کیا دکھلاؤن تم کو
مقام اسکا مقام لامکان ہے

رہا کرتا ہون بیخود جستجو مین
ذرا اے بیوفا کہہ تو کہان ہے

تو قادر ہے توئی عالم ہی تیری
حکومت مین زمین و آسمان ہے

شب وصلت وہ فرماتے ہین ہنسکر
وہ اب آہ و فغان تیری کہان ہے

نہ کر زاہد تو رندون کو ملامت
غفور اسم خدا ہے مہربان ہے

بہے کیون یاد دندان مین ثمر کی
میرے آنکھون سے جو آنسو روان ہے

کدہر ہو ایک مدت سے میرے جان
نہ نامہ ہے نہ قاصد درمیان ہے

دوئی آشنا سے جب دل ہوئی دور

وجود یار و اغیار ایکسان ہے

جو لوگ اپنے دل سے دوئی کو مٹائیں گے
ہر شان میں خدائی کے جلوے کو پائیں گے

پہر وہیں اپنے یار کو سینہ سے ملائیں گے
پہر کیوں نہ دل میں شادی شادیانہ منائیں گے

لاکہوں ہم اپنی جان پہ ایذا اٹہائیں گے
پر تیرے عشق سے نہ کبہی باز آئیں گے

سنتے ہیں لیکے تیغ وہ مقتل میں آئیں گے
اے ضبط ہم بہی آج تجہے آزمائیں گے

بار غم فراق سو دلبر اوٹہائیں گے
آخر وہ لذت شب وصلت بہی پائیں گے

دیر و حرم نہ کعبہ کلیسا کو جائیں گے
اپنے صنم کو آپ ہی اپنے میں پائیں گے

پہونچا ال انکی چال سے ملک عدم میں ہی
ٹہوکر سے کیوں نہ فتنہ محشر جگائیں گے

واعظ سے کہدے کوئی نہیں خلد کو منہ
ہم اپنے کوئے یار میں مسکن بنائیں گے

آنکہیں صنم کی ناوک فگن ادہر
عشاق تجہکو دیکہہ کے قربان جائیں گے

دیکہیں پہ ملیں گے تیر ادہر جبین
تقدیر کے لکہے کو ہم اپنے مٹائیں گے

بوسہ جبین مانگا تو جہنجلا کے یون کہا
جو ہم سے منہ چڑائیں گے وہ منہ کی کہائیں گے

ہو کیوں عذاب نوح کو طوفان کا نہ خوف
ہم اپنے چشم تر سے جو آنسو بہائیں گے

اونکو بہی نہ اپنے منہ سے کبہی اب تک آئیگا
گردن پہ گر وہ لاکہ ہی خنجر چلائیں گے

اے آسمان زبان گلہ اپنی ہے اٹھی
نالے سے ہم تیری شورش کی دیوار ڈھائیں گے

سوز دروں کا انکو نہیں کرتا اعتبار
پہلو دیہم بھی چیر کے دلکو دکھائیں گے

ارشاد ہے تو غلام جو پیران پیر کا
فضل خدا سے کل تمہی مقصد برائیں گے

ایک جام گلرنگ پلا دے ساقی
نشۂ عشق کا مستانہ بنا دے ساقی

جام بھر کے میرے منہ سے لگا دے ساقی
لذت شربت دیدار چکھا دے ساقی

ایک جام مے زبید پلا دے ساقی
صورت نقش دوئی دل سے مٹا دے ساقی

نشۂ بادۂ الفت جو خالی ہو دماغ
بھر کے ایک جام مئے ہوش ربا دے ساقی

مفتی و شیخ نہیں ہوں جو کروں انکار
مے تو پی جاؤں اگر مجھکو پلا دے ساقی

میکشی غیر سے ہے میں رہوں محروم وصال
یوں ستم مجھپہ تو نہ دکھا دے ساقی

دختر رز سے چرا رہتا ہے سدا شوہر
دور رندوں سے رہے اوسکو جتا دے ساقی

خم کے خم جو پیوں ہو نہ سیری حاصل
طاقت میکشی مجھکو جو خدا دے ساقی

وحشت رنج سے تن میں لگا دی ہے آگ
برف بلوا کے میری آگ بجھا دے ساقی

لمنڈ و سوڈا کلارٹ کی نہیں ہے خواہش
اک برانڈی کا مجھے جام تو لا دے ساقی

جانکر منفعت غیر بقول حافظ
ایک دو جرعہ ہمی خاک پہ دُبا دے ساقی

دریہ میخوار دل افگار پڑے ہیں صدہا
آج للہ تو میخانہ لٹا دے ساقی

ہم مرض عشق شب و روز ہی افزونی پہ
ہم مریضوں کو بھی اک جام شفا دے ساقی

دیکے اک جام مے ہوش ربا بہر خدا
تشنۂ عشق سے محفل کو اٹھا دے ساقی

تر ہوا تقوے سے ہوا یا تا بہ ہر رنگ آلود
میرے اس آئینۂ دل کو جلا دے ساقی

اپنے شیشۂ ساقی کو تری کہہ گیا آشاد
ایک چلو مے وحدت کا پلا دے ساقی

یاد ہے جبکہ تھی تصویر دل میں بکثرت تیری
مجھے ہر شے میں نظر آتی ہے صورت تیری

اسقدر روتے ہیں ہم کہ رہے یہی الفت تیری
بعد مردن بھی رہے گی مجھے حسرت تیری

صورت نقش جہاں سے ہی مٹیگی کیا
پر مٹانے سے مٹیگی نہ محبت تیری

میں تیرے عشق سے ایجان نہ کبھی باز آؤں
گر کوئی لاکھ کرے مجھ سے شکایت تیری

جان کو اپنی سنبھالوں کہ تجھے اے دل زار
کروں میں اپنی حفاظت کہ حفاظت تیری

لے دشنام مجھے غیر کو خلعت ہو عطا
شکتا کب تک رہوں میں شکر صورت تیری

کر فراموش نہ حال سفر ملک عدم
یاد رہ رہ کے ہے دنیا میں اقامت تیری

پھیر نا اور طلب بوسہ پہ جھنجلانا تیرا
یاد آتی ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری

رہ میں جب مجھ سے ملتی ہیں بدلکے تیور
کھلتی ہیں کون ہے تو کیا ہے حقیقت تیری

شب فرقت میرا دل غم سے چھلا جاتا ہی
جب کہ پہر جاتی ہے آنکھوں شباہت تیری

پند گوئی پہ رکھہ آکے اعظا وان نہ خیال
کام کب آئیگی رندون کو نصیحت تیری

خوش ہین غیر جفا مین رہون کب تک جو کہا
سن کے فرماتے ہین مین کیا کرون قسمت تیری

یار و غمخوار میرے آہ و فغان کو سنکر
پوچھتے ہین کہ کب جائیگی وحشت تیری

وصل کی شب جو ستایا تو کہے جھنجلا کر
ارے کمبخت نہین جاتی یہہ عادت تیری

حق سے مایوس نہو رکھہ تو بہروسا اللہ کا
فضل سے اوسکے نکل آئیگی حسرت تیری

پہولے ہین باغ دہر مین ہر آن نئے نئے
بلبل نئے نئے گل خندان نئے نئے

وحشت مین ہین جو موت کے سامان نئے نئے
دکہلا رہے ہین غول بیابان نئے نئے

کیونکر نہ تہکے دشت جنون حال ضعف سے
دامن نئے ہین ہین گریبان نئے نئے

ساقی بھی مے بھی جام بھی دلبر بھی باغ بھی
بزم صنم مین روز ہین سامان نئے نئے

سوز و گداز و آہ و فغان ہجر یار مین
ہر دم ہین جوش پر غم پنہان نئے نئے

شادی ہے گاہ گاہ غمی گہ خوشی و رنج
دکہلا رہے ہین رنگ دوران نئے نئے

کسطرح دوستان قدیمی کی ہوگی قدر
پیدا ہین روز یار کے خواہان نئے نئے

روز جنون سے دامن دل چاک چاک ہے
کب تک سلاؤن روز گریبان نئے نئے

رسول اللہ بخشا ئینگی مجھکو تشاد محشر مین
اگرچہ عمر بھر تو نی گنہگاری بہت سی کی

قبا دیجئے اک پرانی تمہاری
رہے پاس میرے نشانی تمہاری

کرون جستجو یار ثانی تمہاری
ملے ایک بھی گر نشانی تمہاری

ہو غیرون پہ یہہ مہربانی تمہاری
ہے صاحب یہی قدردانی تمہاری

دوا ہو چکی زندگانی تمہاری
یون ہی ہے اگر ناتوانی تمہاری

شب وصل تقریر سے یہہ غرض ہے
سنون حال اپنا زبانی تمہاری

کرین چشمہ مہر سے کیون نہ چشمک
رسیلین وہ آنکھین ہین جوانی تمہاری

ہے کرتی دلون کو ہر یون ٹکڑے
نئی سبز ہے شیروانی تمہاری

دل عرش گردون بھی اٹھتا ہے جس سے
ہے کرتی غضب آسمانی تمہاری

کھلا ہے یہ مات سے شہر خموشان
کہان ہے طلاقت لسانی تمہاری

خود ہی کو بھی اب مین بھولا ہون لیکن
میرے دل مین ہے یاد جانی تمہاری

فسانہ جو دل کا سنایا تو بولے
نہین کوئی سنتا کہانی تمہاری

نظر دوسرا کوئی آتا نہین ہے
ہے آنکھون مین صورت سہانی تمہاری

فدا ہو دل پیر گردون بھی جس پر
غضب ہے غضب ہے جوانی تمہاری

خدا کے حوالے ہوا حضرتِ دل — کرون کب تلک پاسبانی تمہاری
طلب ہے نہ بازآؤں گا شل ہوے — سناؤ نہ یوں لن ترانی تمہاری
جو سینہ میں رہتی ہے یہہ داغِ الفت — میری جان سے ہے یہہ نشانی تمہاری
مجھے دل نے سونے دیا کب شبِ ہجر — سحر تک سنائی کہانی تمہاری
کہہ گیا گفتگو ہے ذرا منہ سنبھالو — بس اب بس کرو بدزبانی تمہاری
رہو مہرباں غیر پر تم نہ اتنا — ہے کافی یہی مہربانی تمہاری
ذرا سی ہی بات پر روٹھہ بیٹھے — یہہ خصلت نہیں خوب جانی تمہاری
جو تم نعت گوی کے بانی بنے ہو — خدا شاد رکھیگا بانی تمہاری

مقاصد بفضلِ الٰہی بر آئے
ہوئی **شاد** اب شادمانی تمہاری

غیر ہو برباد کیون کیسی کہی — تم رہو آباد کیون کیسی کہی
ہو عدو ناشاد کیون کیسی کہی — دوست تیرے شاد کیون کیسی کہی
شاخِ گل پر نغمہ زن ہے عندلیب — دام سے صیاد کیون کیسی کہی
خاک پر بسمل ہوں تیغِ ناز سے — ذبح کر جلاد کیون کیسی کہی
پھر تسکینِ دلِ شیدائے من — کچھ تو ہو ارشاد کیون کیسی کہی

دوستی غیرون سے مجھ سے دشمنی ۔ ہو بڑے آزاد کیون کیسی کہی

قمریون کو تجھ پر کرونگا نثار ۔ اے میرے شمشاد کیون کیسی کہی

جوش پر وحشت ہے میری فصد لے ۔ شاد ہو فصاد کیون کیسی کہی

باغبان بلبل کی سنکر داستان ۔ غش مین ہے صیاد کیون کیسی کہی

تہا نہ ذکر غیر وہ دن یاد ہے ۔ تہی ہماری یاد کیون کیسی کہی

غش مین بہی کہولا شکایت سے نہ موہنہ ۔ اے لب فریاد کیون کیسی کہی

ہو جو تم ظالم تو مجھ مظلوم کو ۔ کیجیے برباد کیون کیسی کہی

ذبح ہوتے ہین غیر کی بات ہے ۔ تیغ لے جلاد کیون کیسی کہی

سرو گر قد کے مقابل ہے ترے ۔ کیجیے آزاد کیون کیسی کہی

میلے ٹہیلے مین اگر جائے حضور ۔ ہو ہماری یاد کیون کیسی کہی

حشر مین منصف لقب ہو جائیگا ۔ سن تو لے فریاد کیون کیسی کہی

اس غزل کو اس زمین مین شاد نے
داد دو استاد کیون کیسی کہی

فقط نہ عشق مین صبر و قرار کہو بیٹھے ۔ ذلیل و خوار ہوئے اور وقار کہو بیٹھے

علاج زیست ہو اب انکا اے مسیح زمان ۔ امید وصل تو امیدوار کہو بیٹھے

بہا کے اشک جدائی مین دیدہ تر / ہم اپنے مفت دستا ہوار کھو بیٹھے
تمہارے غمزہ ابرو پہ جان و دل و دنیو / ہم ایک کیا کہ ہین لاکہون ہزار کھو بیٹھے
بتون کے وزونگہ کا نہین قصور اسمین / لڑا کے آنکہ ہم دل بیقرار کھو بیٹھے
دیا تہا ہم نے تو دل تمسکو کردیا واپس / یہہ کیا تہا آیا ہوا کیون شکار کھو بیٹھے
گیا شباب تغافل مین آگئی پیری / غضب کی بات ہے عید بہار کھو بیٹھے
تمہین لکھو کہ برائی کی یا بہلائی کی / تمہارے عشق مین جو جان زار کھو بیٹھے
بگاڑ ساقی مدہوش سے کرکے محفل مین / وقار رہا تہہ سہی اک بادہ خوار کھو بیٹھے

ہو تمکو شاد عبث تمنے دیدیا دل نار
یہہ کیا امانت پروردگار کھو بیٹھے

سامنے اونکو بٹہایا چاہیے / آنکہین حسرت سے لڑایا چاہیے
چشم کے بیمار کو کیا چاہیے / شربت دیدار تہوڑا چاہیے
بڑہ گئی حد سے میری افتاد کی / حسرت دل اور اب کیا چاہیے
دہجیان کرنیکو اے جوش جنون / پیرہن وحشی کا اچھا چاہیے
پانون تو رکھا ہون راہ عشق مین / ہوگا کیا انجام دیکہا چاہیے
بوالہوس دعوے کرے کیا عشق کا / صدمہ سہنے کو کلیجا چاہیے

تشنہ بیٹھا ہوں میرے ہونٹ پر
گل کے بدلے کوڑیا لا چاہیے

وصل کی اتنی ستائی کے لیے
آدمی کو صبر تھوڑا چاہیے

سوز الفت کی حقیقت اے مسیح
عاشقوں کے دل سے پوچھا چاہیے

دل ہے وحشت میں اٹھنے کے لیے
جا کے قالین مرگ چھالا چاہیے

ایک بوسے کے طلب پر کل کہیں
حاکموں کا دل تو دریا چاہیے

دل میں ہے گردن کو رکھ کر زیر تیغ
شوخیاں قاتل کے دیکھا چاہیے

کاٹتے تیغ جفا سے گلا
تشنہ لب ہوں آب تھوڑا چاہیے

وصل کا کرتا ہوں جب ہم سے سوال
ناز سے کہتے ہیں دیکھا چاہیے

وحشت دل کی ترقی کے لیے
پھر سر زلف چلیپا چاہیے

شاد اپنے نامہ اعمال کو
آنسوؤں سے آج دھویا چاہیے

ڈرتا ہوں میں گیسوئے رسا سے
اللہ بچائے اس بلا سے

ایسا کوئی نہیں دشت دستی
ہم مانگتے ہیں یہی خدا سے

اے حضرت لیلیٰ پرستی
کیا بات کرو گے تم خدا سے

بیٹھے ہو مثال غنچہ خاموش
مطلب نہیں عرض مدعا سے

رفتار کی ان کے اُف رے تیزی
شوخی ہے نمود نقش پا سے

اچھا نہین ہوتا اے مسیحا
بیمار محبت اس دوا سے

ہم پر ہے حجاب غیر سے شاد
در گذرے ہم آپ کی وفا سے

مجہ کو بھی واعظ کا ہمین ڈر تو نہین ہے
قول اسکا کوئی قول پیمبر تو نہین ہے

مین جسمین ہون وہ کوچۂ دلبر تو نہین ہے
اے شوق مرا ایسا مقدر تو نہین ہے

کیون رہتی ہی سینہ مین خلش اوسکی ہمیشہ
نوک مژۂ یار بھی خنجر تو نہین ہے

مجروح جو کرتا ہی میری جان و جگر کو
ہر عشوہ تیرا تیغ و پیکر تو نہین ہے

کس طرح مین اوس بت کی سہون صدمۂ فرقت
دل میرا ہی یا رب کوئی پتھر تو نہین ہے

قمری کیطرح سے جو یہہ سید ہے اہ مرا دل
کچہ یار کا قد نخل صنوبر تو نہین ہے

ہی میرا دماغ آج جو خوشبو سے معطر
تاثیر سر زلف معنبر تو نہین ہے

ہر نوح کو طوفان بپا ہونیکا پہر ڈر
جاری میرے آنکہون سے سمندر تو نہین ہے

عشاق اشارون سے ہو جاتی ہین کیون قتل
ابروی میرے دلدار کا خنجر تو نہین ہے

گہبرا کے شب وصل وہ فرماتے ہین ہر بار
اس گھر مین کسیکا کہو کچہ ڈر تو نہین ہے

اے شاد یہہ کہتی ہی میری آنکہہ جو ہر دم

پردہ مین نہان صورتِ دلبر تو نہین ہے

جب وہ پہلو سے میرے اوٹھکر چلے ۔ حضرتِ دل بھی خفا ہوکر چلے

انجمن سے جبکہ وہ اوٹھکر چلے ۔ شور اوٹھا بزم مین ہم مر چلے

چھین کر دل یون وہ آ کے گھر سے چلے ۔ ناز سے انداز سے تنکر سے چلے

ہاتھہ خالی کیون نہ جائین قبر مین ۔ ایک دل تھا سو اوسے دیکر چلے

تیرے مژگان کے تصور مین مدام ۔ میرے دلمین سیکڑون نشتر چلے

عید کے دن مین نکر للہ دیر ۔ جلد ساقی بزم مین ساغر چلے

دیہرے لالہ رخون کے عشق مین ۔ داغ دلپر سیکڑون لیکر چلے

وحشت دل ابرو کی یاد مین ۔ کیا کہون مین دلپہ جو خنجر چلے

ایجنون ہم داد سے پرخار مین ۔ دو قدم مجنون سے بھی بڑھکر چلے

کوئی کھدے جا کے اوس دلدار سے ۔ ہم تمناہی مین تیرے مر چلے

دیکھکر جمشید کے اڑ جائین ہوش ۔ جام محفل مین تمہارے گر چلے

کیون نہ پہونچے منزلِ مقصد کو شاد
آگے آگے جب کوئی رہبر چلے

لے چلا خنجر رگ گلو کی ۔ ہے تجھکو قسم میرے لہو کی

خواہش جو ہوئی سیر سے طور کی
طلوار سے لی خبر گلو [illegible]

حیران ہوے دیکھکر وہ جلوہ
تعریف کی رخ نکو کی

گھبرانے لگا جو دل ہمارا
تصویر کو تیرے روبرو کی

موسیٰ سے رہی نہ لن ترانی
جسوقت کہ اوس نے گفتگو کی

عریانی تن لباس ہے خوب
حاجت نہیں جسکو شست و شو کی

آنکھوں ہی کا پردہ درمیان ہو
کچھ ٹھیک نہیں ہے رو برو کی

گل کو بھی جہان مین اے گل اندام
حسرت بڑہی تیرے رنگ و بو کی

بہنے لگے اشک چشم تر سے
خواہش جو ہوئی تجھے وضو کی

جب صبح کو اس نے مانگی رخصت
دن تھام سکے ہین تجھ گفتار کی

کہنے لگے اپنا منہ تو دہواو
بوسہ کی ہے مین نے آرزو کی

آنسو جو ہمارے اس نے پونچھے
اشکون نے ہمارے آبرو کی

امید نہ تھی فلک سے ایسی
شاید کچھ اوس نے چال [illegible] کی

تہی زیست مین میکشی سے الفت
مٹی ہو لحد مین بھی سبو کی

موسی کی زبان مین آئی لکنت
اوس شوخ سے جبکہ گفتگو کی

مین دیر و حرم مین دہونڈ آیا
کچھ حد بھی ہے تیری جستجو کی

اے شاد خدا کا شکر ہم نے
دنیا کی کبھی نہ آرزو کی

تا سے فلک نے ستم کیسے کیسے
رقیبوں نے ڈالی ہے ناحق عداوت
کہا جبکہ مرتے ہیں بولا کہ مر جائیے
لئے تھے جو ایک روز بوسے تمہارے

جدائی عداوت الم کیسے کیسے
وہ کرتے تھے مجھ پر کرم کیسے کیسے
کئے اس نے ہم پر ستم کیسے کیسے
کئے آپ نے تھے ستم کیسے کیسے

جب اے شاد تو نے دیکھو مٹایا
کھلے تجھ پہ باب کرم کیسے کیسے

ہوں میں جب مجھے جان کھونا پڑا ہے
ترے عشق میں یار رسوا ہوا ہوں
محبت کسی سے نہ کرتے تھے ہرگز
مرا یار رہتا ہے پہلو میں میرے
چلو سو رہیں رات تھوڑی رہی ہے

اب ایمان سے ہاتھ دھونا پڑا ہے
مجھے سب کے محبوب ہونا پڑا ہے
ہمیں اپنی غفلت پہ رونا پڑا ہے
رقیبوں کی قسمت کا رونا پڑا ہے
اکیلا پلنگ اور بچھونا پڑا ہے

دو بارا نمک رحم دل پہ چھڑکو
دل شاد سونا سلونا پڑا ہے

جہان مین ہین دیکھو چمن کیسے کیسے
کھلے ہین گل و یاسمن کیسے کیسے

لئے ہم نے بوسے تمہارے جو لب کے
سنائے زبان سے سخن کیسے کیسے

جدائی مین بھی اوس گل باغ دین کے
کھلے ہین گل داغ تن کیسے کیسے

ہے پیری مین باقی نہ حسن جوانی
اجاڑے خزان نے چمن کیسے کیسے

بچاؤن نگہون و لکو گھیرے ہوئے ہین
رہ عشق مین راہزن کیسے کیسے

دکھائی جو اوس شوخ نے آنکھہ اپنی
چکارے بنے ہین ہرن کیسے کیسے

پیارے تمہاری جدائی مین ہمنے
اٹھائے ہین رنج و محن کیسے کیسے

دئے ہین خدا نے تیرے گیسو نمین
خم و پیچ و دام و شکن کیسے کیسے

تجھے شاد دائم صنم لوٹنے کو
خدا نے دیا گلبدن کیسے کیسے

روتے روتے ہجر مین دلکو خوشی کا ہیکو تھی
ضعف سے دندان نمایان تھے ہنسی کا ہیکو تھی

میکشی اور بادہ خواری کر سوا کیا کام تھا
آفت و رنج و الم جانے سبھی کا ہیکو تھی

خوف فرقت نے کیا تلخ اپنی عیش وصل کو
ہجر مین قسمت بگڑ کر بہر بنی کا ہیکو تھی

رنج فرقت سے ہماری عمر سب روتی گئی
یا الٰہی دہر مین پیدا خوشی کا ہیکو تھی

باغ تھا مینا تھا جام تھا وصل یار تھا
پھر کھو ساقی طبیعت پر غمی کا ہیکو تھی

ہنستے ہنستے کھیل میں مارا جو تیغ ناز سے
قتل تھا منظور میرا دل لگی کا ہیکو تھی

بچ دیا پھر سے ہوئے جب ہم تو اونسے لگ گئی
ایک ہی تھے ہم وہ وہ نوادر دو ہی کا ہیکو تھی

عیب کیسے کھتے ہو ٹوکتے ہو مجھسے بار بار
خوش ہماری ایضم الیسی کبھی کا ہیکو تھی

شاد ہیں جب میر محبوب علی شاہ دکن
دولت دنیا کی پھر ہمکو کمی کا ہیکو تھی

چاہوں جو حق سے اور جو مانگوں ملا کرے
دل کی مراد میری بر آئے خدا کرے

ساقی ہو مئے ہو جام ہو جلسہ ہوا کرے
پہلو میں میرے آپ ہوں وہ دن خدا کرے

واللہ چال انکی قیامت کی چال ہے
مرقد پہ میرے آئیں تو محشر بپا کرے

قسمیں ہزاروں کھائی ہیں وعدہ نکالیا تھا
اب کیا امید اُس سے جو وعدہ وفا کرے

اچھا نہ ہونگا میں کہ ہوں بیمار ہجر کا
غیر از وصال یار کوئی کیا دوا کرے

جور و جفا بغیر تیرے سے ہے کیا حصول
نادان ہے اوس سے جو کہ امید وفا کرے

اقبال و عمر شاہ دکن ہو فزوں مدام
حق سے دعا کرے تو پیہم دم دعا کرے

بعد از نماز شاد سے لازم کہ پیش حق
ہو خاتمہ بخیر یہی التجا کرے

آپ کا انتظار کون کرے
دل کو امید وار کون کرے

کب تلک انتظار جلد آؤ
اب دنوں کا شمار کون کرے

وہ تو بیخود پڑا ہے مست شراب
یار کو ہوشیار کون کرے

غیر پر التفات جو ہووے نہ ذات
تجھ پہ دل کو نثار کون کرے

صید تھا اوس کے ہو گیا آزاد
مرغ دل کا شکار کون کرے

پرورش تجھ سوا غریبوں کی
بے سر و پا کی دلداری کون کرے

قتل کر کے نکر ہی جاتا ہے
اس کو اب شرمسار کون کرے

بیٹھے بٹھلائے عشق میں پہنسا
دل کو بے اختیار کون کرے

بن گئے دل سے بندہ محبوب
غیر کا روزگار کون کرے

میں ہوں عاشق بغیر سے شاد
اوس پہ سرو کو بہار کون کرے

یوں ہی میخوار و اگر بادہ پرستی ہوگی
اہل مجلس کو نہ کیوں [illegible] ہوگی

خاکساران محبت کا ٹھکون کیا اصل
دیکھلو جا کے وہاں خاک کی بستی ہوگی

قافلے سیکڑوں یاں سے جو چلے جاتے ہیں
آخر انکی کہیں بستی بھی تو بسا ہوگی

وہ ترا حسن خدا داد اور شوخ چتون
بن گیا گر ترے حور سی کیسی ہوگی

دیکھکر ابر و ہوا اور گھٹا ساون کی
روح میخواروں کی مرقد میں بھی مستی ہوگی

زندگی تک ہین ہنر عشق کے اور بعد فنا
نہ جنون ہوگا نہ سودا نہ تو مستی ہوگی

فتنہ تیرے ہجر مین یارب جو کوئی جاتا ہے
آگ کیسی دل و سینے مین پہنچی ہوگی

آجکل خوب ہی ساونکی گھٹا چھائی ہے
پھر شراب اہل طرب کے لئے سستی ہوگی

خود پرستی ہو جو منظور انہین کو اے شاد
بیکسی یا بود و فنا دہر مین ہستی ہوگی

دل سے یاد رخ نکو نہ گئی
جان بلبل سے گل کی بو نہ گئی

کوچۂ یار کی میرے دل سے
تا دم مرگ آرزو نہ گئی

مین وہ میکش ہون میری مٹی سے
مر کی بعد فنا بھی لو نہ گئی

یار کا دل مین اب سراغ ملا
مفت میری یہہ جستجو نہ گئی

دل گیا میرا دلربا کے ساتھ
مگر افسوس جان تو نہ گئی

مین تو گیا یار تیرے کوچہ سے
آرزو کی بھی آرزو نہ گئی

روح تن سے گذر گئی لیکن
اب تلک تیری جستجو نہ گئی

عمر پہونچی شباب کو بھی مگر
خو تیری یار حیلہ جو نہ گئی

ہجر سے چھوٹی نہ خوی جامہ دری
زخم سے عادت رفو نہ گئی

مین وہ ذاکر ہون مرکے اے شاد

بعد مردن بھی یا دہو نہ گئی

وہ اغیار پر مہربان ہو رہا ہی — ہمارے سے اب بدگمان ہو رہا ہے

خدا جسپہ ہو مہربان اوسکا کیا ہو — عدو گر تو اے آسمان ہو رہا ہی

ذرا مجھکو بتلا دے چرخ ستمگر — ستم ایسا کس پر کہان ہو رہا ہے

خدایا میری داد کیون کر لگی کی — عدو میرا ہی پاسبان ہو رہا ہے

نہ کیون حال میرا کسی پہ ہو ظاہر — مخالف میرا راز دان ہو رہا ہے

محبون کے شورے رقیبون کی ہو — کہون کیا مین کیا کیا وہان ہو رہا ہے

جو ہے حال میرا سو تیرا وہی ہے — میرا دل ترا راز دان ہو رہا ہی

شب وصل رخ پر پسینہ نہین ہی — یہہ چہرہ ترا در فشان ہو رہا ہے

نہین خالی تجھہ پر یہہ ظلم و ستم سب
ترا شاداب امتحان ہو رہا ہے

نیستی میری عین ہستی ہے — خود پرستی بھی حق پرستی ہے

جب سے اوس سنگدل کو ہین عاشق — دل طلب گار بت پرستی ہے

کیا ہی اچھی جگہہ ہے ملک عدم — یانکی خلقت وہان جو بستی ہے

کیا لکھون وصف ابروے خدار — دونون جانب یہہ تیغ کستی ہے

چھیڑتا ہون جو گنج خوبی کو
زلف بن بن کے ناگ ڈستی ہے

دیکھ کر یہ تردد و تدبیر
میری تقدیر مجھ پہ ہنستی ہے

آ خدا کے لئے بت مغرور
میری جان وصل کو ترستی ہے

دیکھ لو جا کے مرقد عاشق
بیکسی کسقدر برستی ہے

خم کا دستار محتسب سے مول
مئے کشو لو شراب سستی ہے

حیدرآباد کی ہو کیون نہ ثنا
علم و فن کی یہی تو بستی ہے

بیخبر غیر سے جو ہون آ شاد
مئے وحدت کی ولیہ مستی ہے

خواب مین عشاق کی آؤ خدا کیواسطے
اس دل وحشی کو بہلاؤ خدا کیواسطے

مرقد عاشق کو ٹھکراؤ خدا کیواسطے
قم باذنی آکے فرماؤ خدا کیواسطے

لن ترانی تم نہ فرماؤ خدا کیواسطے
میری جان باہر نکل آؤ خدا کیواسطے

سر نہ دیوارو کسی ٹکراؤ خدا کیواسطے
شاد ان باتون سے باز آؤ خدا کیواسطے

وصل کی شب ہی نہ شرماؤ خدا کیواسطے
میری جان آغوش مین آؤ خدا کیواسطے

دل بہت بیتاب ہے ہجران تسکین کیلئے
بھولی بھولی شکل دکھلاؤ خدا کیواسطے

ہر طرح سے مین نے سمجھایا سمجھتا ہی نہین
اس دل نادان کو سمجھاؤ خدا کیواسطے

زلفین اور بہین ہین بناؤ آئینہ مین دیکھکر
سر یہ عاشق کے بلا لاؤ خدا کیواسطے

بے تکلف تم لپٹ جاؤ گلے سے وصل مین
میری جان مجہہ سے نہ شرماؤ خدا کیواسطے

دی موذن نے اذان بیوقت وبنگام آج
رات باقی ہے نہ گہبراؤ خدا کیواسطے

شاداب دل کا تقاضا ہے مجہی صبح و مسا
تم مدینہ کو چلے جاؤ خدا کیواسطے

دل کو خواہش تہی جنکی مدت سے
گہر وہ آئین ہین آج قسمت سے

بیٹہہ ہیں بہلائے والہ گیسو
دام مین پہنس گئے ہین قسمت سے

اپنی صورت ذری دکہاؤ مجہے
دم نکلتا ہے تیری فرقت سے

آنکہہ ان کی ہے فتنۂ محشر
چال ہم پایہ ہے قیامت سے

ہو جو مقبول مدعا میرا
کچہہ نہین دور اوس کی قدرت سے

جب کبھی ملتے ہین وہ مجہے چہیڑا
حق تعالے بچائے تہمت سے

ہو گیا ہے خلاف کیون بیوجہ
تم کو اے جان میری صورت سے

مجہکو پہچانتے نہین کیا آپ
دیکہتے ہو جو چشم حیرت سے

شاد کی ہو گئی دعا مقبول
یا الٰہی تیری عنایت سے

ہلال عید ہی ابرو پہ اُس بت کے نہ قربان ہے
تصدق عارض روشن پہ بھی خورشید تابان ہے

فقط زخم جگر ہی غم مین اُس بت کے خندان ہے
ہمارا سینۂ پر داغ بھی رشک گلستان ہے

ہمارا تہا سینہ یاد ذکر لا اِلٰہ سے
نگین دلپہ کندہ نقشۂ مہر سلیمان ہے

کبھی یاد پری رویان سے خالی رہ نہین سکتا
ہمارا خانۂ دل ہے کہ گلزار پرستان ہے

تمہاری یاد رخ اور یاد گیسوی زلف مشکین سے
ہی بلبل مضطر اور خاموش گل سنبل پریشان ہے

ہین جبتک قید ہستی مین ملے کیا لطف مطلق کا
ہمارا جسم بھی جان کیلئے یوسف کو زندان ہے

ضیائے نقشۂ اشعار رنگارنگ مضمون سے
مرقع خانۂ ارژنگ چین ہر یک دیوان ہے

نہین کچھ کام ہمکو نہ سے شیخ و برہمن سے
محبت اس بت کافر کی اپنا عین ایمان ہے

خدا کیواسطے رحم آپ تو احوال عاشق پہ
ستاتے کسلئے ہو اسقدر آخر تو انسان ہے

مرے انجاح مقصود کی واسطے حامی
شہ ملک دکن نواب محبوب علیخان ہے

مدینہ رشک جنت ہے کنیزین حورین اسکی
غلام اس شہر کا شاد ہر یک رشک غلمان ہے

وعدہ آنے کا یار کرتا ہے
شاد یان انتظار کرتا ہے

ظلم وہ بے شمار کرتا ہے
دل میرا اوس کو پیار کرتا ہے

تیرا جانباز شوق الفت مین
جان تجھپر نثار کرتا ہے

آئے جلد انتظار بہت | آپ کا جان نثار کرتا ہے
آ گلے سے لپٹ کہ ہو تسکین | دل کو کیون بیقرار کرتا ہے
تیر مژگان سے وہ کمان ابرو | مرغ دل کو شکار کرتا ہے
دعوے الفت کا کیا جتائین ہم | وہ تو غیرون کو پیار کرتا ہے
ایک بوسہ کیواسطے ہم کو | روز امیدوار کرتا ہے
واہ کیا اُن کے بادخوارون کو | پست زور خمار کرتا ہے
سر بھی ہے دل بھی ہے جگر بھی ہے | دیکھین وہ کسپہ وار کرتا ہے
روز دھر کر بخفین ہر نشہ مے | دھوم کیون بادہ خوار کرتا ہے
پاس بٹھلا کے اپنے غیرون کو | مجھکو محفل مین خوار کرتا ہے
زاہدا کیون شراب پینے مین | خوف روز شمار کرتا ہے

سب مصیبت گذر گئی ای شاد
رحم اب کردگار کرتا ہے

خمسہ بر غزل قدسی علیہ الرحمتہ

کیا کرون وصف رقم مین تیری عالی نسبی | سند تیرے ای میرے ہاشمی و مطلبی
میرے والی میرے مولا میرے سرتاج نبی | مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کی جو نقاش ازل نے تیری تصویر رقم — ہو گئی سب پہ ہے سبقت تجھے ایشاہ امم

ہے وظیفہ میرا ہر دم یہہ زبان سے پیہم — من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بو العجبی

کسنے سمجھا ہے تیرے رتبہ کو جو حق نے سمجھا — بس تیری شان میں لولاک لما ہے آیا

کر سکوں جو تیری توصیف میرا منہ ہے کیا — نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

جبکہ پہنچا تو فلک پر میرے شاہ لولاک — مرحبا کیا میرے مولا ہے تیری ذات پاک

لگے اٹھے عرش پہ سب جتنے ہیں ارباب سماک — شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسید ہیچ نبی

حامی دین پہ ہے میرے مولی تیری رحمت ہے دوام — پایۂ دین تیرے صدقہ سے ہوا استحکام

ہے تجھے ورد زبان پہ یہی صبح و شام — نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

انس و جن حور و ملک اور جو سارے حشرات — گرمی حشر سے جب شور مچا دیں ہیہات

ہاتھ پھیلا کے کہیں گے تجھے انکی صفات — ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

چشم بد دور تیری نظروں میں کیسا ہے اثر | وہی زندہ ہوا جس پر کہ پڑی تیری نظر
روز فردا یہ کھینگے تجھے ہر ایک بشر | چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

شرم سے اپنی خطا کے ہی میرا دل برہم | رات دن فکر سے مجھکو ہے بہت رنج و الم
یہی آتا ہے مجھے شعر زبان پر ہر دم | نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوے تو شد بے ادبی

شاد کی عرض ہی یہ آپ سے آمیر نبی | چشم رحمت میری سمت کو اٹھا دیجیے تیری
یہی نکلا کرے ہر وقت زبان سے میری | سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پیے درمان طلبی

قولہٗ

ذات پر تیری ہی امت کی شفاعت طلبی | مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کیا کروں حسن کی توصیف میں اب تیری رقم | من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

سے خدا تک ہیں جہاں ایک تو مقبول خدا … نبیئے نیست بدایتا تو نبی آدم را

سرزرا عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

ہوئی منسوخ جو توریت و انجیل و زبور … ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

وصل حق کو گئے جب تم کی سیر افلاک … شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

تیرے اقبال سے جاری ہے فیض اسلام … نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

دل سے معتقد ہوں بندہ نبی نیز ہیں کمتر … چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ہر بیٹا ورنگ سے ہے ابر کرم تیری ذات … ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

ہے سکون کا تیرے سے درگاہ کا بیت جاعلم … نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

شاد کی آہ ہے عرض بلعل قدسی … سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ ہمرہ قدسی پے درمان طلبی

حبذا اے شہ والا حسب مطلبی — سب سے بڑھکر ہے ترا رتبہ عالی نسبی

شان مین تیرے یہہ کہتے ہین نبی اور ولی — مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کیا تیری شان علی ہے میرے شاہ عالم — جس نے دیکھی تیری تصویر مبارک اکرم

محو دیدار ترا ہے کہ کہا یون پیہم — من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

الله الله چہ جمالست بدین بوالعجبی

دست بستہ یہہ کہونگا تجھے روز حشر — ہون سیہ کار گنا ہون پہ نگہ میرے نکر

میرے مولای میرے شافع روز محشر — چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

تشنگی سے ہین بہت جان بلب انکی صفات — چشمہ فیض سے تیرے ہی پیاسون کی نجات

بحر الطاف و کرم مرجع کل مظہر ذات — ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

مرحبا صل علا اسی یہ ذات یکتا — وصف تیرا مین لکھون اے میرے مولا کیا کیا

ہمہ تن شان خدائی کی ہے تجھ سے پیدا — نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

جبکہ کی احمدؐ نے میم سے سیر افلاک — لکھا وہ لکھے عرش پہ سب جتنے ہیں ارباب
مرحبا حبذا خوش آمدی شاہ لولاک — شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بہ مقامیکہ رسیدی نرسید ہیچ نبیؐ

کیا لکھوں وصل علیؑ امیر کے سردار انام — ذات سے تیرے ہے مضبوط بنا اسلام
رشک سے یوں شجر طور بھی لکھتا ہے دوام — نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

ہے تیری ذات کا منڈان سبھی جا حضور — بیشتر سب سے ہوا پیدا اسرا و ہیں نور
ہے سزاوار تیری شان میں لکھنا یہ ضرور — ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

ایک مدت سے ہے مجھکو مرض ہجر نبیؐ — وصل سے دل ہو مرا شاد بھی ہو مرحبا
اسلمی درد زبان ہے یہی شعر قدسی — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ کا ہمرہ قدسی سے لیے درمان طلبی

کیا کروں وصف تیرا اے شہ والا نسبی — تو ہی والی تو ہی مولی ہے میرا تو ہی نبی
جانتے رتبہ کو تیری ہیں زکی او رغبی — کرتے ہیں ورد زبان ہر دن اپنا یہ ہمیشہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

صدقہ تیرے ہے میری جان عزیز اے مولا | دل سے ہوں بندہ درگاہ مقدس تیرا
تو ہے ماوا میرا اور تو ہی ہے ملجا میرا | بس یہی شعر مبارک ہے وظیفہ میرا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

ذات تیری ہے مجھکو بھی شفاعت کی امید | قبلہ و کعبہ امت ہے ترا باب سعید
ورنہ تیرے سے میرے ہوں اگرچہ عین بعید | واسطے میرے یہی شعر مبارک ہے مفید

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

کیوں نہ مقبول خدا ہو تیری ذات والا | تو ہے مقبول الٰہی تو ہے محبوب خدا
مجھ سے کیا وصف ہو اے سید عالم تیرا | کوئی ہو سکتا نہیں وصف ترا اسکے سوا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

تو نہ ہوتا تو نہ تھا کچھ بھی زمانہ کا ظہور | تیرے ہی طفیل ہوا پیدا یہ سامان وجود

دو جہان نور مبارک سے ہی تیرے پرنور
تا نہین تیرے پڑھون کیون نہ مین شعر حضور

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دلوجان باد فدایت چہ عجب خوشلبقی

تو خدا سے ہے جدا اور نہ خدا تجھ سے جدا
جلوہ گر ہے سبھی آثار مین جلوہ تیرا
گل مین ہی بو مین بھی گلشن مین ہے تیرا نقشا
تو خدائی کا ہے مختار مرادون کیا کیا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

روح عالم ہے شہ دین تن بے سایہ تیرا
اس لئے جسم مبارک کو نہین ہے سایا
تو ہی ہے نور خدا تیری ہے ذات یکتا
کہتے تجھکو ہین ملک دیکھ کے یون صل علے

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دلوجان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

جسنے دیکھی تیری تصویر مبارک دم بھر
دل و جان سے ہوا شیدا تیرا با سوز جگر
سوزش نار جہنم سے بچا وہ یکسر
حالت عشق مین پڑھتا ہی ہے یہ شعر اکثر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دلوجان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

حق نے بخشا ہی تجھکو جو یہ خطاب احمد
پردہ میم اٹھا دو تو رہا نام احد

میم کے پردہ میں پوشیدہ ہی یہ بھید
آ گئے ہو جہاں سے ادب و صف اقرا مقصد

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

روز محشر تیری امت پہ کھلیگی یا شاہ
رحم امت پہ کرو پہر ند اشام و پگاہ

دلمیں باقی نہ رہی کوئی طرح کی اب چاہ
بیکسونکا نہیں اس شعر سوا کوئی پناہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شب معراج بلایا جو خدا نے تم کو
فرق کو طور کے اور عرش کا تم سمجھو

تہا یہی مقصود کہ آپ اپنا بھی رتبہ دیکھو
کیوں نہ پھر پردہ وحدت سے تجلی ظاہر ہو

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پیدا جسدم کہ تمہیں خالق اکبر نے کیا
حکم توریت کا انجیل کا منسوخ ہوا

دین پاک آپکا سب دینو نپہ ناسخ ٹھہرا
ہر گھڑی کیوں نہ پڑھوں ورد و ظیفہ اسکا

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عرض ہے شاد کی یہ آپ سے یا شاہ مدام / ہو مرے ایمان پہ میرا خاتمہ نیک انجام

آپ کے در گہ والا کا میں کہلاؤں غلام / شہ قدسی کا رکھوں ورد ہے وظیفہ یہ دوام

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مثلث بر غزل وطن

بستان تو ہے دل مائل گیسوی محمد / ہے پیش نظر تا زنگہ کوئے محمد

ہے آنکھ کے پردہ میں نہاں روئے محمد

مکشوف میں کشف دل مقبول خدا ہے / آئینہ ارشاد میں ارباب صفا کے

معنی جو خدا کی ہے وہ ہی ہے روئے محمد

سمجھو یہ میری یا تم کو سب سے مقدم / ہر شان بشیر میں ہی نہاں نور مجسم

سیادت جو خدا کی ہے وہ ہی خوئے محمد

کعبہ کا تصور ہے جو سب ذات خدا کا / معراج کی شب کا مجھے ہر پل ہے سمایا

ویدیہ میں کھٹکی ہے میرے موئے محمد

سجدہ کے لیے شاد کھڑا ہوں ہمہ تن میں / قبلہ کے طرف سر تو جھکاتا ہوں وطن میں

آنکھیں پھر سے جاتے ہین سیر سوکے تم

خمسہ بر غزل وطن

کہون کیا آپ سی مین آپ کیا ہون
الگ ہون سب سے اور سب سے ملا ہون
مین ہر دو کے جھگڑے سے جدا ہون
نہ بندہ ہون کسیکا نے خدا ہون

انھین دو کا مگر مین مدعا ہون

نہ تھا جب تک کہ مین عاشق کسی کا
خودی کو اپنے خود بھولا ہوا تھا
کہون کیا مین عجب ہے حال میرا
ہوا عاشق تو دیکھا حسن اپنا

مین اپنی شان کا خود آئینا ہون

کہون مین حال اپنا آپ سے کیا
دوئی کے وہم مین اب تک چھپا تھا
خدائی کو خودی مین اپنے پایا
ہوا عاشق تو دیکھا حسن اپنا

مین اپنی شان کا خود آئینہ ہون

کہین ظاہر کسی جا ہون مین پنہان
فرشتہ ہون کہین جن اور انسان
کہین ذرہ کہین ہون مہر تابان
نمود ہے نمود کی میری شان

گھٹے صورت ہون گاہے آئینہ ہون

بھرا ہے جوش وحدت سے سفینا
کدورت ہے کسی سے کچھ نہ کینہ

سدا مجھکو ہے الفت سے پینا ۔ نہ مرنا یاد ہے مجھکو نہ جینا

نئی سیرت نئی صورت نما ہون

کرون مین شاد ہوکر کسکی پوجا ۔ جپون کس نام کا ہر روز مالا
سبھی جا پر عیان ہے جلوہ اُسکا ۔ وطن صاحب کرون کس رخ مین سجدا

میرے صاحب کو ہر سو دیکھتا ہون

رباعیات حمد و نعت

مقدور کہان ہو جو رقم حمد خدا ۔ خالق ہی وہ اور مین ہون اسکا بندہ
ہر چند کہ ہون شاد گنہگار ولے ۔ بخشے گا مجھے حشر مین آقا میرا

رباعی

ہے نور خدا کا تجھ سے شاہا پیدا ۔ کہتے ہین سبھی کہ ہے تو محبوب خدا
ہے شاد کی یہی مراد قلبی ہر دم ۔ ہون دل سے تیرے روضۂ اقدس پہ فدا

رباعی

عاشق ہون دل و جان سے رسول اللہ کا ۔ شیدا ہون دل و جان سے رسول اللہ کا
امید شفاعت نرکھون کیونکر شاد ۔ بندہ ہون دل و جان سے رسول اللہ کا

رباعی

خالق نے جو پیدا کیا حضرت کی ذات ۔ ان کے ہی سبب سے ہوی کل مخلوقات

اے شاد نہ کیوں خم سر تسلیم کرون — ہے حال پہ دایم میرے لطف غفار

رباعی

کیون غش نہ کرین دیکھکر تیری تصویر — ہولی ہے نرالی ہے یہہ پیاری تحریر

اے شاد قسم حق کی بیان کو نہین — ایسی تو کبھی ہم نے نہ دیکھی تصویر

ایضاً

جسدم کہ فنا آپ کی ہستی ہوگی — پیدا صورت سے حق پرستی ہوگی

جب ساقی کوثر سے ملیگی کوثر — سینون کو دلا جوشش مستی ہوگی

عید آخری چہار شنبہ

آخری چہار شنبہ آیا ہے — جوش دل پر خوشی کا چھایا ہے

گل گلے پوریان اڑاؤ آج — حق نے یہہ دن تمہین دکھایا ہے

عید دیوالی

اس سال دیوالی ہوئی عجب دھوم سے آئی — مہتاب کی بھی چھوٹ گئی منہ پہ ہوائی

ہم آجکی شب ہوسکے چراغون کے مقابل — دیکھین لگے چھچھوندر کی شتابی پہ لڑائی

قطعہ در ہولی

دنیا مین عجب رنگ سے آئی ہولی — ہر ایک کو رنگین بنائی ہولی

اقسام کے رنگ دیکھتے ظاہر ہین | اکی اپنے فلک پہ بھی رسائی ظاہر ہی

رباعی

ذلت ہی بہت دہر مین عزت کم ہے | تکلیف بہت سی ہی فراغت کم ہے
سو بار کیا تجربہ ہین نے ای شاد | دنیا مین بہت رنج ہی راحت کم ہے

حضور پر نور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی
قطعہ دعائیہ در رسال تحفہ طاؤس مثنوی بہ گل ستوبا وغیرہ

باغبان ازل سے گلشن مین | شاد وہ بلبل چمن کی دسا
باغ شاہ دکن بہ فضل کریم | رہے سرسبز اور پھلا پھولا

بیت

ساقی سے دور جام ہی فصل بہار ہی | سب کچھ ہے آپ ہی کا فقط انتظار ہی

دام ملکہ
خدمت حضرت خداوند نعمت قدر قدرت اعلٰحضرت حضور پر نور بندگان عالی
قصیدہ در تہنیت تسمیہ خوانی شاہزادہ بلند اقبال ہمایون فال

مبارک کیون نہ ہو کیونکر نہ نام بسم اللہ | حریم شاہ مین ہی اہتمام بسم اللہ
ہے شاہزادہ شاہ دکن کو زیب ہے یہ | کلام پاک خدا ہے کلام بسم اللہ

پئے مبارکی جشن تسمیہ خوانی — عجب ہی جشن کے ہے انتظام بسم اللہ

خوشی زبانپہ تھی پیاری ہی اسقدر سبکی — ہر ایک زبانپہ ہے وردِ دوام بسم اللہ

ہوا جو اسکے ہی آغاز درس شہزادہ — شروع کار نہ کیون ہو مقام بسم اللہ

بحسن نیت سلطان حامی اسلام — ہوئین یاور دو دنیا بکام بسم اللہ

ہو کیون نہ نشۂ عشق محمدی اُمین — مے طہور سے مملو ہے جام بسم اللہ

طہور جشن مبارک ہی امرِ نو بہال — سرِ کتاب نہ کیون ہو قیام بسم اللہ

مبارکی سے کیہ ہو شروع شاہ سخن — دعا یہ کیجئے اب اختتام بسم اللہ

ق

بر آئین شاہ کو یارب مقاصد دارین — بہ فضل رتبۂ فخر تمام بسم اللہ

فزون ہو دولت و اقبال و عمر شہزادہ — طفیل مرتبہ فیض عام بسم اللہ

قصیدہ

شاہ کے سالگرہ لیکے جو آئی مہندی — گلشن دہر کی ہر آنکھ مین بہائی مہندی

محفل عیش مین ہی رنگ جمائی مہندی — مردم دیدہ کے آنکھو مین سمائی مہندی

قدم اوٹھتا نہین خامہ کا خوشی کی دہن مین — پاؤن مین اسنے بھی شاید ہی لگائی مہندی

آمد آمد کی صدا غلغل شادی کی ہی دھوم — باغ دنیا مین سہی کس سج سے آئی مہندی

سبز جو ہر کہو یا کس جو ہر بیٹھے ہین — دے رہی ہے اثر رنگ حنائی مہندی

شادی سالگرہ شاہ دکن کی سنکر
خوب نقاش ازل نے ہی بنائی مہندی

دیکھکر شاہ کی سرسبزی اقبال بلند
کیون نہ قدمون پہ گری آ جبیں سای مہندی

سارے خوبان جہان اسپہ فدا ہین دلسے
کیون نہ ہر گل کی کرے دل کی صفای مہندی

الفت سالگرہ رکھتی ہی دلمین محکم
کیون نہ غنچون کی کرے عقدہ کشای مہندی

اہل محفل کی ہتیلی نے لیا چوم اوسکو
بزم مین شاہ کی جب دہسے آی مہندی

اسکی شوخی کی کہان تک کوی توصیف کرے
کیون نہ عاشق کی کرے ہوش ربائی مہندی

سرخروئی ہی اسی سے اُسے دایم حاصل
قدم شہ سے نہ ہوویگی جدای مہندی

عمر بھر کیون نہ رہون شہ کی دعاگو ہمین
خضر کے عمر کی دیتی ہے دعای مہندی

شاد و آباد رہین تا صد و سی سال حضور
شاد نے دلسے دعا دیکے سنای مہندی

قصیدہ در تہنیت سالگرہ مبارک صاحب زادی صاحبہ حضرت ظل سبحانی مدظلہ العالی

بلبلونکو گل و گلزار مبارک ہووے
شاہ کو جشن کا دربار مبارک ہووے

فصل اینہ دسی شہا سالگرہ کی شادی
حق سے ہر سال مین ہر بار مبارک ہووے

ہمتو کافر ہین رہ عشق کی شن سے آزاد
تمہکو تسبیح ہمین زنار مبارک ہووے

سرو قمری کو گلستان کو مبارک ہووے
ہم کو حسن قد دلدار مبارک ہووے

تخت طاؤس کی تخت کو زینت حاصل
رونق تاج گہربار مبارک ہووے

ہو محبو بکو عطا خلعت جشن تقریب
چشم دشمن مین حسد خار مبارک ہووے

بادہ و ساغر ساقی ہر یایون کاو
شیخ کو جبہ و دستار مبارک ہووے

مسکن خلد مبارک ہو تجہی ای واعظ
ہمکو دہلیز دربار مبارک ہووے

خلعت سالگرہ لعل و جواہر کا صلہ
شاد کو شاہ سے ہر بار مبارک ہووے

قصیدہ در تہنیت ولادت میر عثمان علیخان بہادر شاہزادہ والا تبار حضرت ظل سبحانی مدظلہ العالی

ہوا شاہ کے گہر جو شہزادہ پیدا
پری چہرہ گلرو ہوے دلسے شیدا

عجب طرح کا دیکہو نور نظر ہے
کہ مادر پدر کا وہ لخت جگر ہے

یہی شور و غل ہے زمین آسمان مین
نہین کوئی اوسکا ہمسر ثانی جہان مین

کبھی شمس اوسکے مقابل نہ ہوگا
گرے ہے مہ چاردہ جسسے چندا

خوشی سے مچی دہوم ملک دکن مین
چہکنے لگے عندلیبین چمن مین

بجے شادیانے خوشی کے ہر ایکجا
لگین نغمہ نے گانے راگ مالا

اسیرون نے گذرانی نذرین خوشی سے
یہی عرض کی دست بستہ سبھون نے

مبارک تجھے شاہ ذیشان مبارک
ہو شہزادہ تجھکو بحق تبارک

سکندر نژاد اور دارا دولت
فلک مرتبت اور حاتم مروت

دعا شاد کی ہے یہی دل سے دایم
الٰہی رہے شاہ و شہزادہ قایم

لکھا شاد نے شاد ہوا ور خوشتر
الٰہی ہے سال تولد زہے نیک اختر

تاریخ ولادت میر فاروق علیخان شاہزادہ والاتبار حضرت بندگانعالی مدظلہ العالی

فضل ایزد سے ہوا شاہ دکن کو فرزند
نیر اوج حشم مہر منیر ذیشان

شاد تاریخ لکھی یون بحساب فصلی
جانجان نور مکان شمع حریم سلطان

هو الرحیم

تاریخ مراجعت سواری بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی از شہر کلکتہ

ہوا شہ کے آنیسے گلشن وطن
خزان مین بہار آئی سوئے چمن

دعا شاد کی ہے قیامت تلک
خدا یار ہے شاہ ملک دکن

قطعہ تاریخ منصوب شدنِ در درگاہِ حضرت شیخ فرید شکر گنج علیہ الرحمۃ المعروف بہ دروازہ بہشتی

زسعیِ حضرتِ ہاشم حسینی	جو مقبولِ درِ خیر الوریٰ ہے
مزارِ حضرت خاموش پر جب	نصب دروازہ جنت ہوا ہے
وہ بابِ جنتِ فیض شکر گنج	فضیلت جسکی ثابت برملا ہے
لکھی یون شادؔ نے تاریخ تعمیر	درِ درگاہِ مہر از خدا ہے

قطعہ دعائیہ

در شان اعلیحضرت خداوند نعمت قدر قدرت فلک شوکت جہان پناہ ظل سبحانی مدظلہ العالی

ہے دعا بلبلِ شیدا کی شادؔ	شاخ گل پہ یہی ہر صبح و شام
گلشن دہر میں شاہا تیرا	گل اقبال شگفتہ ہو مدام

تاریخ شکار کردن شیر حضرت سبحانی بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی و دام ملکہ و دولتہ

تو پران راہ سے واقع ہی جو کچھ فاصلہ	ناگہاں شیر ژیان کا ہوا سجا پہ گذر
ظلم کی اوس کے ملی شاہ دکن کو یہ خبر	کہ رعایا کے مویشی کا ہوا حال ابتر

صید کا اوس نے کیا عزم شہ والا نے ‏ اور سواری کا دیا حکم بصد شوکت و فر

ہر طرح صید کا ساماں مہیا کر کے ‏ رونق افزا ہوا شاہ رعایا پرور

فضل اللہ سے وہاں پہنچے تو وقت مغرب ‏ رات بھر سب نے آرام کیا تا بہ سحر

جبکہ شاہین فلک شرق کیجانب چمکا ‏ صید انجم پہ مسلط ہوا شاہ بہادر

جانور سارے شکاری ہوئے مصروف شکار ‏ سب کہاں تو گئے صیاد کا اپنی جوہر

رعب شاہین کا جدھر دبدبہ دلیر چہایا ‏ ایک دراج کے دم چالکی ہو گئے خاکستر

باز خوش سیر کی پہنچا کی دم بارش ‏ پر کبوتر کے ہوئے تختۂ مشق پر زیر

ہوئی چیتہ کی اندہیری ادہر آنکہوں سے جدا ‏ وہ لگا گہرنے اٹھا جو ادہر اور ادہر

پڑی اوسکی نظر قہر جو آہو کیطرف ‏ چوکڑی بھولا ہرن ہوش گئے سب یکسر

ایک حملہ میں ہزاروں کئے اس نے شکار ‏ ایک ہی پنجہ میں صد ہا کی کیا چاک جگر

حلقہ کہلتے ہی جو سب چیتے ہوئے تازہ کہا ‏ گور شیروں کے لئے اور گوریں بھی ہوش مگر

شہ کی مرضی کیموافق جو ہوئے سارے شکار ‏ پھر طلب پھر سواری ہوا اقبال اکبر

ہوئے ہو جمیع شکاری شہ والا جو سوار ‏ خوف سے کانپنے لگی گردوں کہ گرے سب اختر

ہوئے ہمراہ سوار ایسے امیر اور وزیر ‏ کیا کہوں وقت کیا فوج وہ شان افسر

حکما اور اتالیق تھے ہمراہ رکاب ‏ جمع اسی جا پہ تھے ہر نوع کے ارباب ہنر

ہوا قربان شہ ذیجاہ کا اسد ملو ایسا — چلیں اس رخ پہ جدہر تیر کی ملتی تھی خبر

رونق افروز ہوئے جشن ولادت دکن — شیر غران بھی کھڑا سامنے حاضر ہو کر

شہ والا نے جو ہیں اس پہ چلائی بندق — ہو گیا تیر اجل کا وہ نشانہ یکسر

پھر تو ہر سو سے صدا آنے لگی تحسین کی — ہوئے احباب خوش اعدا ہوئے سب خاکستر

زہ کہا مہر نے احسنت کہا گردوں نے — ہدف تیر ملامت ہوا دشمن کا جگر

شاد ہو کر یہہ دعا میری بھی دل سے نکلی — یا الٰہی رہیں قایم شہ والا اختر

رہیں محبوب علیشاہ سلامت دایم — و ایما پشت پناہ ان کے رہیں پیغمبر

عیش و عشرت سے رہیں شاہ دکن شاد مدام — جب تلک چرخ پہ تابندہ رہیں شمس و قمر

عرض کی شاد نے تاریخ بہ بہجت

سیر کو صید کئے شاہ جہاں پیکر

ھ ۱۳[illegible]

خدمت حضرت خداوند نعمت قدر قدرت اعلحضرت حضور پر نور بندگان عالی دام ملکہم

قطعہ تہنیت ولادت باسعادت شہزادی صاحبہ قبلہ دام ظلہا

میرے آقا مکرم خسرو ذیجاہ کو — شاہزادی حق نے جب بخشی بفضل ذوالمنن

عرض تاریخ تولد کی اسید شاد نے — ہو ہمایوں شاہزادی ملکہ شاہ دکن

۱۳[illegible]

خدمت حضرت خداوند نعمت قدر قدرت اعلیٰحضرت حضور پر نور بندگان عالی دام اقبالہم

قطعہ تہنیت تقریب چوتھی جشن سالگرہ مبارک شاہزادی صاحبہ قبلہ دام ظلہا

تاریخ

عمر و اقبال شہ ملک دکن
روز افزون ہو یہ ہے دل کی دعا

شاد کر عرض سن فصلی جشن
رسم چوتھی ہو مبارک بشاہ

رباعی

آیا بسنت اور ہے موسم بہار کا
ساقی و جام و بادہ و جلسہ ہے یار کا

ہے شاد کی دعا کہ رہے حق سے تا ابد
اقبال و عمر و جاہ سپہر شہریار کا

ایضاً

جشن گرہ سال نیکو فال ہے
یہ شاہ دکن صاحب اقبال رہے

گنتی میں ہر ایک دن ہو برس کا شاد
اور سالگرہ تا صد و سی سال رہے

تاریخ انتقال پر ملال عبد النبی شاہ صاحب

عالم فانی سے شہ عبد النبی
خار غم دیکر ہیں جب چل بسے

لکھ یا یوں شاد نے سال وفات
ہائے وہ مجذوب کامل اٹھ گئے

ایضاً

جہان سے اٹھے شاہ عبد النبی
جو یکتا زمانے میں تھے بے عدیل

ہوئی شاداب جب فکر سال وفات — کہا میر دل نے خدا کے خلیل

۱۳۰۵ھ

تاریخ وفات کیشو پرشاد متخلص حساب فرزند راجہ گردہاری پرشاد بہادر المتخلص باقی

میرا وہ دوست جسکا تخلص حساب تہا — وا ویلتا کہ راہی ملک عدم ہوا

تاریخ اوسکی شاداب نے لکھی یہ فی البدیہ — باقی کا نور چشم صد افسوس مر گیا

۱۳۰۵ھ

تاریخ وفات سید عبد اللہ حسین شاعر

مر گئے جب سید عبد اللہ حسین — شاعری کا اب مزا جاتا رہا

از سر افسوس تاریخ وفات — مین نے لکھی شاعر خوش گو گیا

۱۳۰۴ھ

تاریخ وفات فدا حسین لکھنوی

شاعر تہا فدا حسین نامی — افسوس وہ مر گیا قضا سے

تاریخ وفات مین نے لکھی — مشہور سخن ہوا۔ وبا سے

۱۳۰۴ھ

تاریخ وفات امام الدین صاحب

ہے کسیکی چشم نم اور ہے کوئی آزردہ دل — منہ سے کہتا ہے کوئی واویلتاہ حسرتا

کیا رہا شاداب لطف مذاق دل لگی — وہ امام الدین نصرت زندہ دل جب مر گیا

تمت الکتاب

قطعه تاریخ از نتایج افکار گهربار آبروی منثور و منظوم غرهٔ جبههٔ منطوق و مفهوم راجه راجایان مهاراجه راجه کشن پرشاد بهادر دام اقباله پیشکار سرکار عالی مصنف این کتاب

در این زمان که پراگنده بود دیوانم | ز طبع گشت چو شیرازه‌اش مجموع
دلم بگفت سنش شاد از سر انصاف | از اهتمام فقیر دی بشد نکو مطبوع

قطعه تاریخ از زیب مسند سخنوری خانوادهٔ هنرپروازی الجناب راجه رام کشن بهادر حقیقی عم حضرت مصنف دام اقباله

گشت چو منظور نظر باغ شاد | حاسد او را شده رنجور چشم
ازخوشی دل پی تاریخ طبع | عیش بگفتم سخن نور چشم

۱۳۰۹

قطعه تاریخ از نتیجه طبع بلند فکر آسمان پیوند جناب راجه سیر رنگ پرشاد بهادر بهجت

زیب افزائی جهان گردید چون این باغ شاد | غنچه دلهای عالم از خوشی گل گل شگفت
از پی تاریخ او بهجت ز روی آفرین | طبع دیوان کشن پرشاد با گردید گفت

قطعه تاریخ از سرمایه اعتبار شعر ازمان جناب جگنناته پرشاد صاحب فرحت تخلص

چاپ شد این دیوان کلام شاد و الاحسرت — شاد دل از دیدنش گردید هر فرد بشر

مصرع تاریخ او فرحت رقم بنمود خوش — طبع شد دیوان پاک بیشکار نامور

۱۳۰۹

قطعهٔ تاریخ از کلیم طور سخندانی جناب ٹھاکر پرشاد مسرت تخلص

گشت چون مطبوع دل دیوان شاد — گوئی سبقت از سخندانان ربود

از مسرت بہر سال انطباع — گفت نامش گلشن فیض وجود

۱۳

قطعهٔ تاریخ از خسرو ملک شیرین زبانی جناب ہیرالعل صاحب نشاط

نسخ دیوان شاد از زیور طبع — نشاط الحال چون گردید نوری

ز فرط جلوہ باغ و بہار شش — بگفتم سال طبعش باغ حوری

۱۳۰۹

قطعهٔ تاریخ از ناظم بے مثال شاعر باکمال جناب امیچند پرشاد مہتمم مدرسہ علاقہ بیشکاری

کلامی شد پیاپی از فضل حق — که بوده است مطلوب آگاه دل

سنش خامهٔ عشرت خوش رقم — رقم کرد مرغوب آگاه دلی

۱۳۰۹

قطعهٔ تاریخ از طبعزاد جناب لچھمن پرشاد بہار

گشت دیوان شاد چون مطبوع — خاطر دوستان چو گل بشگفت

نیک تصنیف راجه طبع شده — مصرعهٔ سال او بہار بگفت

۱۳۰۹

تقریظ نسخہ باغ ثنا دچکیدہ قلم بلاغت رقم رشک فردوسی وطوسی روکش انوری وخاقانی مولوی حاجی محمد مظفر الدین صاحب معلی مدظلہ صدر مددگار صدر تیہ خانہ سرکار عالی

زبان حمد گویائی جب اوسی خالق بے ہمتا کی عطا ہے۔ تو ہا ادائے اوس کی ثناگوئی مین عین خطا ہے۔ اگر اوسکی جانب سے مضامین تازہ ولیہ القانہ ہوتے۔ تو ہم اس گوہر نثر کا سلک نظم مین کیونکر پروتے ہمکو اس موقع پر یہہ شعر پڑھنا حسب حال اور اپنے نقص ہرگونہ پر قائل ہونا عین کمال ہی شعر

الٰہی تیری ثنا بس تجھی کو لایق ہی	نہ قابل اسکے کبھی دعوی خلایق ہی

درود نامحدود رب ودود اس صاحب مقام محمود کو زیبا ہے کہ شان اوس کی وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ہے۔

درود جس پہ خدائے کریم پڑھتا ہو	درود خلق کی پروا بھلا اسی کیا ہو
مگر ہمین ہی یہہ لازم پڑھین درود و سلام	کہ وہ درود مبارک ہمارے آوے کام

اللہم صل علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ خریداران گوہر بیان سخنوری آشنایان بحر تفکرات شاعری۔ کو مژدہ کہ اندنون سرمایہ فیض

ابدی کشادہ۔ اور گنجینہ فیوض سرمدی آمادہ افادہ ہے۔ پہ خیال
ہرگز نہ لائین کہ شعر وسخن کا حصہ شاعران سلف کے ہی نصیب تہا
یہہ گمان ہرگز نہ کرین کہ القائے مضامین نو انہین سخنوران کہن پر
فضل حبیب تہا ہنین ہنین وہ فیضان نامتناہی تا قیامت ساری
اور او نہین ارواح مقدسہ کا فیض ابہی تک جاری ہے۔ دلیل معیّ
شاعر بدان است ز خم و خمخانہ با مہر و نشان ست ؛ شعر گوئی
ہر زمانے مین عطائے رب جلیل ہے۔ جس پر یہہ دیوان شاہد
مصدق دلیل ہی۔ درحقیقت یہہ دیوان عشقیہ نہین آتشکدہ خلیل ہے
اور فی زماننا بے نظیر و بے عدیل ہے۔ دیوان کیا دیوان خانہ قدرت الہی کا
نمونہ ہی۔ ہر ہر نکتہ اس کا قابل صفات ہرگونہ ہے۔ عروسان الفاظ معنے
محبت کی ادا دکہاتے ہین۔ پیروگیان مضامین نیرنگی ہائے افلاک کو
دل سے بہلاتے ہین۔ ہر مصرعہ باغ موزونیت کا سرو آزاد ہے
ہر فقرہ گلزار حسن کا شمشاد ہی۔ ہر شعر شعور وفا شعاری مین ممتاز
ہر بیت بیت خانہ محبوبیت کے انداز۔ ہر غزل غیرت چشم غزالان
چین و چگل ہر قصیدہ حسرت افزائے صلاحیت طول امل ہمہ وانفا

مسدس کا قافیہ اس کو دیکھ کر تنگ ۔ ان میں ہر بند رشک فصاحت گوئی کو
مشابہت سحبان وائل سے ننگ ہے ۔ ہر مطلع حسن مطلع آفتاب ہے
ہر منتخب دیوان فصاحت کا انتخاب ۔ ہر مقطع کا جلوہ سخن شناسون کے
دل میں جاگیر ۔ ہر مستزاد زبان درازان مطاعن کے لئے تنگی شمشیر ہے
مضامین تیز سیف زبانی کا اثر دکھاتے ہیں ۔ بیہودہ گویان کی خجالت
سے اپنے میں آپ کٹ کر دم چراتے ہیں ۔ پیچیدگی معنی زلف معشوق کو
دام التعشق میں قید کرتے ہیں ۔ سلاست مضامین طائر روح شاعران
قدسی کو صید کرتے ہیں ۔ رباعیات میں چار عناصر کے ڈھنگ ہیں
جس سے دوچار ہونے کی چارہ گری میں پریون کے پرے ہیں
عارض اشعار قاعدہ عروض کا سرنامہ ۔ رنگینی گفتار عروسان مضامین کے
لئے پر زیب جامہ ہے ۔ ہر خمسہ غیرت پنجہ مرجان ہر مسدس گنجینہ شش
شش جہت کا سامان ۔ خامہ مدح کے یہ دوچار قدم اٹھاتے ہی
ایک قلم ٹوٹ جاتے ہیں ۔ حواس خمسہ ظاہری و باطنی اسکے پنجہ حسن میں
پھنسکر چھکے چھوٹ جاتے ہیں ۔ ہفت آسمان میں ان مسدسات کی
پنج وقتہ دھوم ہے ۔ ہر مثمن کے شوق مشاہدہ میں حوران نوجوان کا

ہشت بہشت مین ہجوم ہے۔ ترجیع بند کی بندش سے قافیہ حاسدین تنگ
وسعت معنے کے حسن آراو پر خرد بینون کا جنگ ہے۔ یہہ دیوان شمین
آتش کا پرکالہ ہے۔ جسکی حسرت سے روسیاہ داغ لالہ ہے۔ ہر مضمون
گرم گلزار ابراہیم کا خلیل ہے۔ ہر معنی بلیغ سرمایہ فصاحت کی دلیل ہے۔
شاعران کہن کی شاعری تازہ کرنے کے لیے یہہ کلام ناسخ ہے
سخنوران سلف کی قدر یاد دلانیکے لئے یہہ گلدستہ بدیہ محبت رانسخ ہے
اس کا سودا جسکے سر مین بہر گیا۔ میر کی طرح وہ جادو بیانی کی
حسرت مین مر گیا۔ یہہ کلام ہرچند رندانہ نہین پر سوز درد سے کام
شراب کرتا ہے۔ عاشقانہ لطف و کہا کر محبت کا دل کباب کرتا ہے
اس کی فیاضی فیض شاعری کی رغبت دلاتی ہے۔ جدت تیزی
نعرہ حیدری بہر کر حاسدون کو الحفیظ الامان کا درس دیتی
یہہ کلام پر از شاد نتیجہ طبع راجایان راجہ راجہ کشن پرشاد بہادر
آبروئے ہر شاگرد و فخر ہر استاد ہے یہہ مہاراج جناب راجہ
نرہندر بہادر پیشکار مرحوم کے فرزند دلبند ہین اور مہاراجہ
چندو لعل متخلص شادان کے جگر گوشہ ارجمند ہین۔ جوہر قدر دانی

۔قدر شناسی خاص ان کے خاندان امارت کا طریقہ ہے
گوہر سخاوت و شجاعت ان کے دودمان وزارت کا وثیقہ
ہے ۔ مجملاً ان کی جتنی تعریف لکھوں قلیل ہے ۔ پھر کیا حاجت
تذکرہ پر طویل ہے ۔ صرف چند ابیات پر ہی ختم بیان کیجئے ۔ اس کے بعد
قطعہ تاریخ طبع دیوان لکھکر اشہب قلم کو روک دیجئے ۔

نظم

ذی مروت امیر نیک نہاد — راجہ راجگان کشن پرشاد
آنکہ در شعر مقطعش شاد است — دل نیکوش فرحت آباد است
در دکن ہست امیر ابن امیر — صاحب عقل و صاحب تدبیر
افتخارے ازو امارت را — زد وقارے بدل وزارت را
باذل و عادل و سخی و کریم — عاقل و شاعر و ذکی و فہیم
قطرہ پیش ہمتش دریا — منبع جود و فضل و علم و سخا
مہر برج سمائے علم و ہنر — در محیط وجود تازہ گہر
معدن لطف مخزن الطاف — مصدر حلم و صاحب انصاف
خادم بادشاہ ملک دکن — بندہ خیر خواہ شاہ زمن

فدوی شاه جان نثار قدیم — خاص دلبند پیشکار قدیم
خدمتش پیشکاری شاه است — زان فزون تر بکار آگاه است
قدر افزاے ہر نجیب و شریف — در ادا ما سن غریب و ضعیف
وصف او در بیان نمی گنجد — علمش اندر زبان نمی گنجد
خامه را نیست طاقت توصیف — هست عاجز لب از حد تعریف
هست عالی و الا مقام سخن — بر دعا ختم کن کلام سخن
در جهان تا که هست شادی و غم — رنج و شادی است تا ابد ہم
خاطر شاد شاد دایم باد — سینه دشمنانش پر غم باد

قطعه تاریخ فارسی

چون ز طبع کلام فرحت بخش — خاطر شاد شد نشاط افزا
اے معلی ہمین سن طبعش — گفت دل گلشن بشارت
۱۳۰۹ھ

قطعه تاریخ بزبان اردو

خوش وضع خوش قماش خوش اسلوب خوش نمط — جس دم کلام راجۂ ملک سخن چھپا
تاریخ طبع اوسکی معلی نے یوں کہی — دیوان شاد صاحب عالی سخن چھپا
۱۳۰۹ھ

ریختہ کلک عنبرین سلک ثانی حدید و فرزدق ثالث
لبید و عمعق نقاب دفینہ خاقانی و انوری صراف نقد
یعرب و بحتری حسان الہند ملک الشعرا سحبان الشعرا
ابوالقاسم مولانا فضل رب صاحب عرشی شاعر خاص حضور
نظام خلد اللہ ملکہ

سبحان اللہ شاہد سخن جس کا نظارہ فریب بال شگفتگان حسن معنی کے
لئے برق طور ہے۔ اور شعشعہ حسن ازل اور شعلہ نور [illegible] کی
ہر ادا میں خرام لیلی سفر جس کا خرام [illegible] فتنہ محشر [illegible]
محمل نشین رعنائی ہے کہ اگر لیلی دیکھتی [illegible] اور
شیرین مضمون جس کا دلگداز ذوق خلوتیان [illegible] تو تیغ
تنومندی۔ اور روان افزا شوق انجمنان سخن کے لئے شکوہ
ارجمندی۔ حق تو یہ ہے کہ اگر سخن کا قدم نہ ہوتا ظہور حدوث
و قدم نہ ہوتا۔ سخن کی کیا بات ہے۔ جسکی بات بات نہایت [illegible] ہے
یہہ وہ ساقی میکدہ معانی ہے۔ کہ طلاقت و حلاوت جس کی دو پیمانے ہیں
اور معانی دلپسند جس کے نوالے۔ ایسا سخن جو مجموعہ کیاست و دیوانگی ہو۔

او چشمہ معارف و فرزانگی کہین تصوف کا دریا بہتا ہے۔ کہین
شریعت کا سفینہ رہتا ہو۔ کہین توکل کا پابند ہو۔ کہین رضا و تسلیم
سخن کا رہنما ہو کہین [illegible] کی تشبیہات کی فکر ہو۔ کہین یاسمین و سنبل کا
ذکر ہو۔ کہین چراغ بزم احباب جلتا ہو۔ کہین دور بادۂ ناب چلتا ہو
کہین ناقوس اشتیاق بجتا ہو۔ کہین رعد نالہ گرجتا ہو۔ کہین سوز
و ساز نار و نیاز کی انجمن ہو۔ کہین زلف لیلی غالیہ سائی کا سخن ہو
کہین دودۂ آہ پھیلا ہو۔ کہین ذکر مجنون و لیلی ہو۔ کہین برق نالہ
کڑکتا ہو۔ کہین طاسہ روح پھڑکتا ہو۔ وہ ہمارے مہاراج درۃ
التاج اکلیل ایالت نیر سپہر جلالت سخنور یگانہ امیر فرزانہ
عالیجناب راجہ کشن پرشاد بہادر دام اقبالہ کا دیوان ہے
حق تو یون ہے کہ جسقدر دیوان موجود ہین اور آئندہ مدون و
مرتب ہون گے۔ ان سب دیوانون کی یہہ جان ہے۔ وہ
آفتاب سپہر کمال۔ یہہ اوسی آفتاب کا فروغ بے مثال۔
وہ سرچشمۂ موج ہو۔ یہہ اوسی چشمہ کی موج۔ وہ سہیل رفعت
علا۔ یہہ اوسی سہیل کی فروغ پاش ضیا۔ وہ بزم معانی کی صو

یہہ شمع معانی کی لو - وہ لجہ جود - یہہ اوسی وجود باجود کی نمود - وہ
دور قبان امارت کا نوح - یہہ محفلیان درایت کی روح وہ لسبان
بلاغت - یہہ تکملہ فصاحت - بلاغت اوسکی پیشکار فصاحت اوسکی چاؤشہ
بردار - وہ ماشاء اللہ آفتاب ظہور - یہہ چشم بد دور ماہتاب آفتاب کا
نور - حق تو یہہ ہے کہ فکر مصنف ضوان ہے اور یہہ تصنیف
لطیف ریاض ارم - سطور قصور ہین - اور مضامین حور - ہین السطور
نہر لبن - اور نقاط در عدن - یا یون لکھئے کہ سخن شیرین ہے -
اور مصنف فرہاد - تیشہ اوسکا اندیشہ - اور مضامین جوئے شیرین
کہ بکام دلہا شیرین با دیا یہہ کہئے کہ سخن بحقیقت ایک طلسم ہمان نما
اور مصنف کی فکر روشن لوح طلسم اور تیغ قلم طلسم کشا ہے
مرحلہ ہائے طلسم تشبیہات ہین - اور عجائبات استعارات - مضامین
رنگارنگ اوس طلسم کی فوج - عذوبت الفاظ دریا اور معانی خوش گوار
اوس دریائے طلسم کی موج - خدا کرے کہ مصنف کی دولت و اقبال کو
متصاعد دیکہون اور اقبال و دولت کو مصاعد پاؤن - دیوان کا
نظارہ باعث حیرت ہو - اور اقبال کی مصاعدت موجب مسرت

بہمتہا نہ دو ہ جند انداز ہ و السلام والاکرام عرشی مستہام

عربی

یارب بابک احول وبک اجول وبک استنصر وبک استظہر اعظم شانک
وارفع مکانک وادم نعمتک وامضی کلامک بای لسان
احمدک وبای جنان اشکرک فانک یا ربی مجیبی عن کرائب الارض ونوائب
السماء فی کل الامور وکل حال وصل علی سیدنا رسول الثقلین نبیک
وحبیبک شفیع الامم وصفیک وآلہ واصحابہ وازواجہ واحبابہ اما بعد
فیقول العبد الضعیف اضعف الخلیقة بل لا شیء فی الحقیقة ابو القاسم
محمد ابن الشہیر بفضل رب عرشی المتخلص حنفی المذہب انی رایت
دیوانا نجیبا ودفترا غریبا عروس مجلے بانواع الحلے مراة مجلاة
تنعکس فیہا اشباح حسن البلاغة والفصاحة والدرایة واللطافة
شائقة معانیہ کالعروة الوثقی لطافة مبانیہ کشجرة الخلد وملک لا یبلی
حاویة علی کنایات مستطرفة واستعارات مستطرفة ومحاسن لطیفة
ونوادر لطیفة مشتملة علی فوائد مفیدة وفرائد سدیدة وفصاحتہا غایة
وبلاغتہا نہایة شاملة علی عبارات حسنة عذبة غیر مرة تنفع المبتلی

بہا داء الاخلاط لاسیما السوداء والمرہ

ففی کل لفظ منہ روض من المنی　　　وفی کل سطر منہ عقد من الدرر

یروی بہا کل غلیل و یشفی بہا کل علیل کیف لا و ہو من تصنیف بحر الوا...

وحید الزمن ذات عقل وافر و ادب باہر فیض عالم الالہ فیض آیات

الحشمۃ و الجلالۃ کامل البشارۃ عالم الاشارۃ سدۃ السنیۃ ملجاء الکملاء

و الشعراء بناء العلی کہف الادباء و الغرباء فرس سباق الغایات

جہان جولانہ جواد جید فی قطع المسافۃ و میدانہ لیث اجم الفصاحۃ

اللسانیۃ حیث بساتین البلاغۃ البیانیۃ خضرت بعرصتہ رائی

البیان نضرت بہ وجوہ معانی البیان الذی ہو سمتا

بین الاعیان بمزید الفراسۃ و اللطافۃ و الدرایۃ و الرشاقۃ لعلو

جاہہ و سمو ایہ و منصبہ اشتہر بہ مہاراج راجہ کشن پرشاد بہادر

المتخلص بہ شاد حرسہ اللہ الی یوم التناد و بحرمت النبی و الامجاد

و ہذا آخر المرام و الحمد للہ علی التمام و الصلوۃ علی النبی افضل الانبیاء

الکرام و علی آلہ و اصحابہ و ذریاتہ الی یوم القیام۔

فارسی

داد ارا۔ درون را دل هر دل را ذوق و ذوق را آن و آز را دادری
داده۔ و داغ را زاغ و دل را داغ و ادار ادارائی و آه را اثر دری داده۔
آوخ که از دل درد و داغ در روده و آرام دل را اندرون زدوده
و دو آه را دری ارادت در زواری دل و درون آرائی آورده۔ داد
درون داغ زده آزرده دل را دود دل را از ادراک و درون را اثر را
دوراه دو زلف داد داد از دور دوران داد داد۔ و در درون آداب
ازادی را آواره دوران آدم آزاری در دل آزاده در دود داغ
زاده ره آورد داده۔ آدم آزاده رد را آزار درد و هم روان و شم
آورد۔ و درون داغ زده و روئی دو آزرده۔ دوده دل آرای
ادراک داوران که داغ از دل زدوده دارد۔ و درون دارای
راز از دم ارادت روان درد آورده دوده۔ آرزوی دل که
داغ درهم را ارزد۔ آدم زاده از اده را دل دادن بیان دارد
که در دم اثر در آرد۔ دل دل هر دو ادراک آورد که در دوغ را
ارزش درک را ز دوران داده۔ او اثر را زهر داری دوران
از آوازه اوج زوار ان درد دل روی از راه در آورده

اوزان

رازدل دیج ذرزدر دآ ـ د	دردرا داغ روی زرد آ ـ د
داغ دل اندرهم د ـ دان درر د	آوخ از دروز که دون وار د
زاغ را ـ وزی آور وزی کے لغ	ذوق آو ـ ده روزی دل داغ
روح ادراک ازش آدرده ؤ	دردراول ز و زریش آور د
دل آزاده دیج رازآر ـ د	ذوق آوازه درهم آزآر د
آزذوق درهم که آزار ـ د	دل آزرده ام از ان آ ـ ـ
دردراداغ دل به رازآورد	آرزوی ره دراز آ د ـ د
آرزوی درهم روان دار ـ د	آرزادرد دل دوران دار د
انار آب داده ام دل را ؤ	د ـ درزدد وآگه زاده ام دل را
دردرا ازده زداغ در ـ دن	ازدرون دوردرا اوت دوان
آرزوی که دردرون داری	وان که آن آرزوی دون داری
ازدرون آرزوی دون آور	روح ادراک درون آ د ـ
دل زداغ دود ر د ـ آری	آزرا آده روی زر داری
ازسا داغ ده زداغ د ر م	آرزوئی درهم زدد دراش ر ـ م

دراز رب ودود ذره ذره دراو ابق آورده وود اوش داده
ادراک راه دل وراز رادرو رون آزرده آوردن که دراک
راز را از درون دل در راه دزدان دادن ای دار ا
دوران آن داور آزاده روان را در دور داوری دار ا دام
دوره ازاده ودل غ ودر وارذل زدوده ز دوده وارد
آوازه داراه راک دار ونهان وه اسے داور را دداى دا
وورے ورش را ورم داردار اسے دور ثو

تاریخ

دیوان مهاراج که از مشک نعت است — در طبله نهان کرده وصد نافه تاتار
فکرش به همین ماند که از جمله بر جیش — با فره خورشید سهیل است نمودار
این گوهر تابنده ز صهبای معانی — یک ساغر گرونده بود از می گلنار
معنی است بالفاظ که بر قیمت به همین — گلکش بهار است که ابر آمد در آزار
آن ماه فروزنده واین حور خرامان — آن مهر درخشنده واین کبک بر فتار
آن رابدو صد کیسه دل مشتری ماند — این رابدو صد گوهر جان خریدار
آن در عدن دارد واین گوهر کانی — ان نخل عسل باشد واین نخل ثمر دار

آن نور شبستان بود این نار بستان | آن باد بہار آمد و این ابر گہر بار
آن صولت کردار و این سطوت زمرّ | آن شوخ فسونگر بود و لعبت سحّار
این نظم عجب نیست کہ از تیغ فصاحت | تسخیر کند مملکت ہند بگفتار
وان ملک مسخر شدہ چون حافظ شیراز | بخشد بلب قند فشان بت عیار
عرشی بزمین کرد خیال من تاریخ | ہاتف ز فلک گفت کہ سپہر چشمہ گفتار ۱۳۰۹

ولہ

در رہگذر دری دری دُرّی | ہر خار و خسی کہ بود رفتم
تاریخ نوائے این نوا آمین | سر چشمہ فن شعر گفتم ۱۳۱۰

چکیدہ قلم بلاغت رقم ناثر بے مثیل و شاعر بے بدل رشک بختشی طوسی مولوی محمد عبد الجبار خان آصفی نظامی سر رشتہ دار محکمہ معتمد اعلیحضرت بندگانعالی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد کہ گلچین اندیشہ از سر در ہوائے سیر چمن گریبان آسودہ بہار تازہ رنگین خیالی بہ رخ نگاہ شوق در گلزار جاوید رنگینی کشود۔ اللہ اللہ این گلزاریست یا میکدہ سر جوش امانت کہ موج گلش زرنگ

موج صبا بدماغ رسانی تامن طوفان رنگینیب - ہجوم شقائق گلشن مانند بیعقوب

پیالہائے بادۂ ارغوانی بشکست لشکر خمار جلد رنید - ہمانا امروز

روز حوصلہ آزمائی میکدہ آشامان معانیست - واندازہ ظرف دریا کشان

کیفیت روحانی لہ حریفانی کہ از خمیازہ پیرائی خمار عمری بوسۂ لب

ساغر نشکستند و از اوہام درد ساتگین زمانہ در خیال عشرت بہ رنج

طبیعت بستند بعلاوہ نوشا نوش این بادۂ مرد افگن ننگ رنج باختند

واز اندیشہ سیل خرامی نشہ اش پیمان سواران آب از بیخودی

سپر انداختند ندانستند کہ ساقی دریا دستگاہ را با خوش مشربان خویش

التفاتیست کہ اگر بنگاہ صد محشر غبار تفرقہ انگیز در دست فیضش

بچشم دوختہ اند - واگر شور ہزار قیامت نمکے فتنہ ریز دار آتش

ہمہ گرمی خیالش بکباب رسانی ذوق رخ برافروختہ اند - یعنی

ہمہ خوش نشہ شوکت دماغ کیفیت رسیدہ دولت طغرا افشور -

ظہور ظہور - اوجی خیال ہمہ کمال شوکت شان حشمت نشان

اسیر شوق شیدا ذوق نظیری نظیر عطار و دبیر ظہیر سخن نصیر ضیا

مربع نشین چار بالش عظمت طراز و بادۂ امارت گوہر اکلیل

دانشش فص خاتم نگینش آفتاب باوج اقبال. سپهر رفعت کمال
اختر بسیج تفاخر عالیجناب مهاراج کشن پرشاد بهادر که در پیش دور
خمار انگیز جبلتش اقبال و کمال هنر در بالا داشته و حریفان
بزم سخن را بجام پیمائی افادت و افاضت خشک لب نگذاشته
لمعاتش برهان تکمیل نفس انسانی و علم فضلش دلیل شرف اعیانی
بنوای حدی خوانیش سرمستی عراقیان قیامت آثار. و بصدای
نورد عجمیش از دست افشانی ترکان فتنه محشر آشکار. از ملاحت
گفتارش هندیان کان ملاحت بزخم جگر انباشته‌اند و از
سرگرمی بیانش عجمیان شعله آتشکده در سینه سوخته کاشته‌اند
هر حرفش اخگریست سوز انگیز و هر کلمه‌اش شعله‌ایست تجلی خیز
آتش طبع آتش جنبان سرگرمی نداشت که به مجمر روزگار پیشین
اثر عود هندیش و بیدی و شعله فکر شعرا را دم سردی زمانه آن قدر
نگذاشت که از دود عبیر نفسش دستگاه سنبل و ریحان چیده
از ملق آبدار گوهر الفاظش دل بحر اسیر گرداب پریشانی و از
رشک رسائی زلف مضامینش طبع سودا انگیز جنون جولانی

در جریدهٔ هستی زمانه قلم قضا صفت قضا بر صفحهٔ نام ناسخ از بیشتر تقوی
انشا دیوانش صنمکده ایست که در سر خلیلان جز سودای بت سجده
فروشی نمی پیچد و در دل مومن غیر هوای عشق بتان خیالش
نمی گنجد یا عود هندیست که آمیزش آتشین نگهاے پارسی
دستگاه دوبالا نکهت خویشش سرنوشته چنانچه یا رنگین نغمهٔ بلبل بهار
با جوش بهار افسون همرنگی خود رسیده یا پری زادیست که بشیشهٔ الفاظ
نازک افسون خوانی هاروت فن زمانه محفله آراسته یا خیل غزال
که بهوای حلقهٔ کمند صیاد وحشیان مضامین جولان شوخی برخاسته
یا آتشکده سرگرمی خیال سمندر مشربیست که در جنت آتشکده عجم
دستگاه خویش چیده است و سرگرمی خیال دیگر گرم نقصان را با آتش
پرستی مضمون گرم خو کشیده باندشلوف است که بروائح عرب
عجم و هند ممتزج گردیده بهر دماغ پدری نازک خیالان بوی
کیفیت تازه رسیده بها نشا هیست شگوان که بچشم نیاز دوایر
ساغر کیفیت جنون دوری پیموده و از آبروی کشیده حروف
جوهر شوخی برتن عرض نموده نقطهاے افشانیش بشکست رنگ

هجوم آورده و حروف چشمه دارش آب رسانی کشتی هلال طوفانی برپا کرده - به مقامے که صدای دو و بلند است شور قیامت چلپنه صفیر اسرافیل است و بجائے که پیام وصل عرضش کمند است بریک فسخ نویدش جبرئیل - سرخی عنوان گواه خونریزی تیغ نگاه محبوبان - وشکن نامه شاهدان شکست عهد خوبان - متانت عبارات آثار ثابت قدمی عشاق - و سرشم اختلاط الفاظ و معانی نشان خونگرمی ارباب وفاق - شوخی کلمات نشتر غمزه خوبان سفاک - و صفائی مضامین سادگی حسن پری چهرگان بیباک

حریفانیکه از مستی بجوش شدند / مے راجه کشن پرشاد نوشند

مے ممزوجه غز و معانی / فروغ دیده جام مثالی

ازین مے طرفه نیرنگ آشکار است / که از رنگش نفس صبح بهار است

مے کهنه و لے تازه رسیده است / بجام جم فلک رنگش ندیده است

ازین مے گر کشد یک جرعه مخمور / انا الحق از لبش سر شد چو منصور

وزین مے زاهتزاز ذوق مستی / بود کیفیت آغاز هستی

چه معنی هستی جاویدانی / نشان مند کمال عشق و شانی

همی بینم جهان ساقی پرست است | بدور نقش بهر کسی ساغر بدست است

همانا از سخن شد شاد ساقی | معانیش بود صهبای باقی

بیا ای می پرست بزم گفتار | ستان جام از صراحی مهر بردار

تعالی الله ازین دیوان رنگین | به نظمش دیده شد دامان گلچین

ز ترکیبش عناصر مختلط شد | ز ترتیبش طبایع منبسط شد

ز تسجیعش چو بلبل لب ببندد | بروی باغ امکان گل بخندد

گهر در جیب لفظش پاره سنگ | ز رنگینی معنی لعل بیرنگ

چنان باشد فروغش در بسیطا | نماید پیش لفظ او کواکب

فصاحت موج بحر گفتگویش | بلاغت جوش اغراق غلویش

ز تبلیغش خرد آئینه پرداز | بیان در سر جوابانید آواز

ز طبعش موج بحر مثنوی زد | که مضمون جوش طوفان نوی زد

قصایدیست معراج کمال است | رسول این شرف اوج خیال است

غزل خیل غزالان را کمند است | رم شوخی معنی پای بند است

چو از مژگان ترکان جست آماج | دل خارا نماند رخنه محتاج

پی سیل خرام نازنستان | ندید جز دل وحشت پرستان

بهر جا قامت خوبان کشیده است
قیامت هم بدنبالش رسیده است

چو از نوش لب جانان سخن راند
مسیحا را نفس در سینه بنشاند

چو شمع افروخت از دست حنائی
زده آتش بجان پارسائی

چو ترک چشم خوبان تیغ گیرد
اجل مست آید و از ذوق میرد

اگر زهر است زهر مرگ جوشد
زبان از حرف تلخی میفروشد

اگر وصل است از هستی بری است
نفس سرچشمهٔ آب حیات است

عجب کیفیت ناز و نیاز است
نفس گر هست محو گداز است

چو این مسوده از طرز اتمام
مطرز شد بحسن جلوهٔ تام

نشاط از فکر سالش سینه پرداخت
ز اشراقات بشاد آئینه پرداخت
۱۳۰۰ه

ریخته خامه نادر زمان و ابویوسف دوران منبع معقول و منقول مطلع فروغ اصول فقیه عدیم العدیل ادیب جبرئیل ازیب نبیل جناب مولوی محمد مجیب صاحب فرنگی محلی وکیل درجه اول و مصنف قانون شهادت و قانون حلف و دیگر کتب عربیه مسلمه رتبه

الحمد لله الذی وجب وجوده فی الاعیان وامتنع تصوره کل حین

فی الآن تصدیقہ مستلزم لفلاح الدارین حکمۃ قاض لقضایا الثقلین قیاسًا نتیج من مقدمات عرفانہ ولیس من اصغر ولا اکبر الا انہ تحت حکمہ واحسانہ والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ الذی انقطع بہ تسلسل النبوۃ ودارت بہ دورۃ دایرالہدایت الے یوم النشور فیما نہ سلّم العروج الے مدارج الکمال وتقرب بحضرت رحمٰن الغفور بلکہ مملکۃ اسلامنا مالک رقاب احکامنا کم من اخلاق رویۃ وشیم رذیتہ بہ صارت قابلۃ للتہذیب وکم من رصاص وحدید بہ عادت صالحۃ للتہذیب من الطاعۃ فکان صدرا فے صدر جنۃ الفردوس واہتدت بہ قبائل غیر متناہیۃ کالخزرج والاوس وعلےٰ آلہ واصحابہ الذین بہم استنارت بہم دور عرفان المبدا الفیاض وکان لہم اتباع اوامر نبیہم وبنینا ونواہیہ منتہی الاغراض فاللّٰہم صل وسلم علےٰ سیدنا ونبینا الہاشمی القرشی ابد الآباد وعلےٰ اتباعہ وانصارہ واعلامہ الامجاد الیٰ یوم التناد ہ وبعد فہذا اعجب الدیوان واغرب البیان فصیح سلیس بلیغ نفیس خالی عن الزلات والسقطات عاری عن التعقید والمغالطات سمعت عن محاسن ہذا المنظوم وطبعہا

وثناءہا من افواہ الاذکیاء و مدحہا وہو من نتایج الافکار امیر
الاعظم و رئیس الاکرم مخلع بہ تشریف الدولۃ والاقبال ممیز بین
الامثال بالسطوت والجلال کشاف دقایق البدایع و عریف
حقایقہا صراف خزینۃ الصنایع و مفرح مضایقہا انوار سیمائہ
ولیبلۃ علی رزانۃ رائہ و آثار صحۃ فکرہ لایحۃ من وفور
ذکائہ مخلق بخلق اللہ عز و جل بانواع بر و احسان جامع بین
الصفات الجمال والجلال والشجاعت والفیضان زینۃ المجالس
والمحافل زبدۃ الاقران والاماثل جناب راجہ کشن پرشاد بہادر
پیشکار ادام اللہ اقبالہ و بلغ اللہ الی امانیہ و اجلالہ بالعزۃ والعظمت
نافذ القضاء والقدر و خالق اللیل والسحر والرحمۃ افضل الانبیاء
سید البشر و آلہ و اصحابہ کالنجوم والدرر مادامت الصفا والکدر۔

ریختہ خامہ اعجاز ہنگامہ شاعر ظہوری ظہور نظیری نظیر
جناب منشی محمد عبد القدوس صاحب المتخلص بہ قدسی
شاگرد و برادر کہین ملک الشعراء ساسان ششم ابو القاسم
مولانا فضل رب صاحب عرشی مدظلہ

بنام خداوند آمرزشگر

سپاس یگانہ ناما نایزدان را کہ پست و بلند آفرید و نادان و خرد مند
مہر وشان را لعل شکرخند داد و نونہالان را شاخ برومند۔ نہ
آغازش را آغاز۔ نہ انجامش را انجام۔ بے ہمہ و با ہمہ و ہمہ
رخشد و با ہمہ ماند و بے ہمہ باشد۔ مور و مار را روزی داد۔ و نور
و نار را چہرہ فروزی۔ خدایا ندانم چونی و چگونگی بلکہ شناسائی۔ کہ و کجائی۔ کرد
کردۂ تست نہ فرشتگانت شناختند نہ پرستگانت۔ از سرفرازان
سرفرازی۔ و از ہمہ فرازی۔ میکنی ہرچہ میخواہی۔ یکے را کجکول
گدائی بخشی۔ و دیگے را اکلیل شاہی چہ گویم و کجا جویم حیرانم
سیدانی ہرچہ نمیدانم اگر گوشک سپہر است و گر قندیل
ماہ و مہر برافراختہ و برافروختہ تست اگر پرستش کدہ
براہمی است و گر آذر کدہ زردشتی ساختہ و سوختہ تو چنین پیراور
آموزگارم مولانا عرشی مدظلہ العالی چنانکہ در مثنوی لیلی و
مجنوں مے فرمایند۔

قندیل فروز ریگ صحرا	اے مہر تو بر بساط غبرا

از حکم تو گل چراغ بر کف — هم لاله ز دل ایاغ بر کف

نه خیمه آسمان کشیدی — بی چوبه و ریسمان کشیدی

گسترده تست خوان دوران — هم مور کشد و هم سلیمان

ای اول بی بدایت کار — ای تکمله نهایت کار

نابود و نمود و بود از تست — پیدائی هر وجود از تست

در راه تو نطق پا شکسته — هر گام قلم عصا شکسته

هر ذره به مهر تست بینا — هر قطره به فیض تست دریا

از مهر تو سنگ کان زر شد — قطره به نوال تو گهر شد

مهر گرت چو نور پاشد — صد برق به فرق طور پاشد

گل گوهر شب چراغ گردد — آتش به خلیل باغ گردد

از سیل بحیله ها که جوش است — شور تو بعالم خروش است

از سوز تو سنگ را به گوهر — صد لعل به آتش است مضمر

دارای دردی و بیدلی — دانا به دلی و دردلی

کنهت به قلم نوشت نتوان — این ره بقدم نوشت نتوان

دریا بسبو چگونه گنجد — صحرا بکدو چگونه گنجد

رایت شرف آدم زادگان فراز کنگرۂ عرش افراختہ و نباطقہ
از انبازان بے نیاز رم ساختہ تا گہرہاے بہاست تار سخن
سفتہ آید و ناگفتہ ہا گفتہ۔ درون بہ فروغ پاسی مہر سخن خاورستان
و اندیشہ بفراوانی نشاء معنی خمستان۔ ہر جا کہ گل مے بالد
بلبل مے نالد۔ سرو سر میکشد۔ قمری زمزمہائے میکشد
من کہ بناطقہ نادرہ را سے آب خضر در دہن وارم و چشمہ
لبساغر سخن۔ چون سخن سنجیدہ و روان پالائے از نہان خانہ
ضمیر بخرام طاؤس و رفتار کبک دری بچشم آید ستم است
اگر زبان سخن سرائی بحلقہ خاموشی نشیند و زبان ستایش بکشاید
دیوان امیر نامور مہاراج روشن گہر کہ بخت و اختر پیشکار ش
و اقبال و دولت غاشیہ بردارش باد بہ کالبد چاپ در آید
و قدسی سخن سرا کہ مشک بیز قلمش نقش نقش طبلہ ہاے مشک
مے باشد خاموش باشد قلم عنبرین رقم راجہ ماکہ جان خجستہ
در کالبد گفتار مید مد و پاکیزہ بار بدش در راز شگافی و نہان
دریابی بر فراز حصار زمردین نہ طارم مے رسد۔ برساے

درباتش و فروزش اندیشه سرآمد روزگار - و از حلقه گفتار گستران
ستوده ستوده یادگار است دارایی‌هانش از گیتی آشوب بپاس داشته
بکام و کامش ساند بی آمیزش پندار بروانش پژوهان
روزگار تازه دهش را در یافت ده پیشین فرزانگان پارسانی
روزگار آگزش نگرند - بنابراین فرزانه پیکر بند آفرینها گستراند
نی - سی پندار را چهره دستی بکار رسید - گزشت از پیشینیان -
فرازندان هم اگر چنین خجسته گفتارش بشنوند بفرازپایه بودن
درباتش فرودیان از درون انگیز بگروند کالکش در ریخته - هر پیچ ترازش
از زنگ نانی پیرنگ ریخته - که بجداگانگی روش و تازگی پیرایه دود
شگرفی شی گستری و پاکیزگی نهاد این نگاربسته بپیشین
برسرود دانستنی بنا رود خامه شگفتی نگارش در پیکرستان سخن پروران
فریب تندیسی بر تخته گفتار نگاربسته که دیدن برنگارش چهره دستی
شاد خواست دانش خواستار ا دل ناشکیبی میسد بدقدسی
بی نوا که گفتارش بپایان رسیده سپراخی بی خواسته از بلش
می بکده الایزدان این نگارین لورد و راز روزگار که بکرانی

نرسد بهمایونی بار وآن فرزانه یگان امیر روشن روان را
بدستداد اقبال ازل آورد کام بخش کامروائی روزگار دارا جم

چون به فرمان راجه با ذل | طبع کردید نظم پاک جناب
سعی تابناک در الفاظ | نیریست هست در نقاب سحاب
یا بالفاظ معنی روشن | شاهدیست هست بکر نشسته نقاب
دید چون روی شاهد معنی | گفت دل از نه نه الحجاب
کاروان فصاحتش دارد | صد شتر محمله ها عنبر ناب
چون برآمد سهیل تصنیفش | زآسمان خیال چون مهتاب
برهوا از جوش سرور و سرور | تاج خود آفتاب عالمتاب
کلک قدسی نوشت تاریخش | سخن نقاد گوهر نایاب

١٣٢١
١٣٠٩

ریخته خامه عنبرین شمامه سخنور یگانه و یگانه زمانه جناب
مولوی میر حشمت علیصاحب حیدرآبادی میر منشی محکمه
ناظم صاحب ٹپه خانجات ممالک محروسه سرکار عالی
شاگرد جناب حیدر حسین خانصاحب مرحوم جناب معلی حسب ایما دام ظله

تعریف لکھون مین کیا خدا کی	اور نعت رسول کبریا کی

ہزار ہا شکر ہے اوس خلاق عالم کا جس نے کن سے کائنات کا جلوہ دکھایا۔ اور کتنا بڑا احسان ہے اوس بادشاہ کریم کا جس نے ہمکو امتی جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بنایا ہی ہمارے دلون کو روشنی چراغ ہدایت اور پیروی صحابہ کرام وایمہ اطہار سے منور کیا۔ ہمارے جسمونکو بادشاہ اولی الامر اہل اسلام کی اتباع کا فرمان دیا۔ وہ بادشاہ فریدون فر خسرو پرور دارا شوکت جمشید حشمت جو خاندان آصفی کا چراغ روشن ہے اوس کا خطاب ونام مبارک نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر والی دکن ہے۔ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

حفظ مین تیری ہی یا رب یہ سلطان دکن	میر محبوب علیخان گوہر کان دکن
شمع جود وسخا ہے بادشاہ نامدار	ہے عروج آسمانجاہ دیوان دکن
کیا لکھون اوصاف انکے شیر عالیمقام	شیر سے ہمچشم رستم ہیں غزالان دکن
جسکے معمار فلک کو کیون نہ حیرانی رہے	کاخ کسری سے ہے برتر طاق ایوان دکن
شہ سے پھولا پھلا ہی اشرفی کے پھول سے	دامن زر سے بھرا ہی پہلو مین بیابان دکن

کیا تعجب ہے جو ہو کا خلد کا زاہد کو ہوس	کم نہیں ہیں حور و غلمان سے یہان کے گل بدن
ہو وہ حشمت کی یا رب حشر تک تازہ رہے	رونق و سر سبزی گلہاے خندان دکن

اللہ اللہ کیا شہر اور کیا شہر یار ہے۔ کہ جس کے دربار مین ہمیشہ
علم و فضل کا گلشن پر بہار ہے۔ ہر گہڑی علماء روزگار او شعراے
نامدار حاضر رہتے ہین۔ ادنے ادنے شخص یہان کے اپنے کو
فصحاء بلیغ کہتے ہین۔ گرم بازاری شعر و سخن بدرجہ غایت مشہور ہے
جس کی شہرت نزدیک و دور رہی۔ اگرچہ کہ طبقہ اولے مین
حضرت نواب مغفرت مآب آصف جاہ بہادر المتخلص شاکر۔
و راجہ راجایان مہاراج چند ولعل شاداں و شیخ حفیظ صاحب حفیظ
و خواجہ نصیر صاحب دہلوی کا دکن کے شاعرون مین شہرہ عام تہا
اور طبقہ ثانی مین جناب حیدر حسین صاحب حیدر اور جناب
شمس الدین صاحب فیض گنجور وغیرہ کا نام تہا۔ مگر الحمد للہ
فے الحال طبقہ حالیہ مین بھی قدردانی سے ہمارے ظل اللہ کے
عروس سخن جلوہ دکہلا رہی ہے اور ہر طرف سے صداے
شعر و سخن کان مین آ رہی ہے حیدر آباد غیرت ہندوستان

بن گیا ہے یہان کی فصاحت زبانی پر دہلی کا گمان ہو گیا ہے
سیر سخن کی اگر صداقت منظور ہے۔ اس گلدستہ باغ شادکی
سیر کیجئے۔ اور چشم انصاف سے ہر شعر کو ملاحظہ فرماکر داد
سخن دیجئے کہ ہمارے مہاراج تو اس بلبغ جوانی و گل مراد زندگانی
معدن وجود و سخا مخزن علم و حیا خلاصہ خاندان ذی کمال چراغ
دودمان راجہ راجایان مہاراج چندو لعل پیشکار خسرو ملک
حیدرآباد و امیر ابن امیر راجہ کشن پرشاد بہادر شاد نے گلش
رنگارنگ مضمون کو باغ سخن مین جلوہ گر فرمایا۔ کہ جسکی
سرسبزی و تازگی سے ناظرین نے ثمر لطف اٹھایا۔ اگر اوس کی
شادابی پر بہار کو صبا و ناسخ ملاحظہ کرتے دہن نظارہ کو گوہر
لطافت سے بہرتے۔ اور خواجہ حیدر علی آتش اس گلزار
خلیل کے وصف مین گرم زبان رہتے۔ سوز و میر اس کے
سودائی بن کر سوز دل کا صدمہ دل پہ سہتے۔ اس کلام کی
تعریف مین زبان لال ہے اور اس کی وصف مین نقص اپنا
ظاہر کرنا عین کمال ہے لہذا اوس کے وصف مین توصیف سے

گذرتا ہون اور ایک قطعہ تاریخ لکھکر ختم کلام کرتا ہون ۔

ہوا جب مجتمع یہ گلدستہ شاد	بطرز عمدہ باشان بلاغت
لکھی حشمت نے یون تاریخ اوسکی	چھپا دیوان شاد اہل نعوت

۱۳

قطعہ تاریخ از گلشن لعل جیو نبیسہ و داماد جناب راجہ گردہاری پرشاد بہادر باقی تخلص

دیوان شاد طبع اشد خوش درین زمان	باقی ہمیشہ باد در آفاق نام شاد
از صدق دل بجست گلشن لعل سال او	ملہم زغیب گفت پدیدا کلام شاد

۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از جناب محمد عبد الوارث خان صاحب جاگیردار وارث ۔ صدر ناظم دفتر مہائی چہرہ جات بارگاہ نواب شمس الامرا امیر اکبر خورشید جاہ بہادر مدظلہ العالی

چھپ گیا دیوان گلشن پرشاد کا	اب مہیا ہوگیا سامان شاد
رنج کو وارث جگہہ ملتی نہین	بھر گیا ہے عیش سے سامان شاد
جس کی ہے تاریخ مین بھی ہوئے عیش	شاد ہون مین دیکھ کے دیوان شاد
۳۹۵	۱۳۰۹

ایضاً

نسخه دیوان شاد شد و آتش	بدل آمد نشاط رفت ملال
سن چه دیدم کلام آن روشن	نور چشم سخن نوشتم سال ۱۳۰۹

قطعه تاریخ از محمد سراج الدین صاحب شکور فرزند خورد محمد شکور صاحب مرحوم شاگرد جناب حشمت صاحب حیدرآبادی

اندرین ایام چون شد طبع طبع	این کلام خوشتر از فرمان شاد
گفت سال انطباع او شکور	شد رشید طبع دل دیوان شاد ۱۳۰۹

قطعه تاریخ از نتیجه فکر شاعر بے بدل جناب محمد امیر حمزه صاحب اسیر مددگار میر منشی محکمه ناظم صاحب آئینه خانجات

کیجئے سیر باغ شاد کی خوب	نہیں ممکن که ایسا دیوان ہو
کہا یہ شعر بہار سے سال ۲	بار در شاد کا گلستان ہو ۱۳۰۷ + ۲ = ۱۳۰۹

قطعه تاریخ از مولوی محمد عبدالله صاحب داروغه آئینه خانه پیشکار سرکار عالی

چون این عروس زیبا پوشیده زیور طبع	از سیر باغ حسنش مانند گل شگفتم
تاریخ انطباعش ای عبد از مسرت	دیوان شاد گشته مطبوع طبع گفتم ۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از طبعزاد از جناب محمد حسن اعلیٰ صاحب منشی محکمہ صدر تعلقہ داری علاقہ پیشکاری

شد طبع چو دیوان مہاراجہ بہادر — گویم اگرش انوری و ہر نہ سزید
از بہر سنش خامہ من آحسن اعلیٰ — اشعار شکر ریز بشد طبع رقم زد
۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ از جناب منشی اسحاق بیگ صاحب مددگار جناب حکیم الحکما مولانا شمس الدین خان بہادر

بفضل خداوند ایزد تعالیٰ — چو شد طبع دیوان آقای نعمت
ز فرط خوشی سال تاریخ عرض کردم — سن انطباعش گلستان حشمت
۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ از جناب محمد حسین صاحب شاد رقم خوشنویس علاقہ پیشکار سرکار عالی

از عنایات کریم کارساز بے نیاز — منطبع شد چون کلام راجہ عالیجناب
ای حسین از بہر سال او سروش غیب گفت — خوشنویس بگو گردیده دل ... اثنا عشر
۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ از جناب اعلم ادبا صاحب آزاد علاقہ دار پیشکاری

چھاپ چون گردید زیبا باغ شاد — چشم ما از دیدنش شد شاد از
عرض کرد آزاد خوش دل سال او — طبع شد دیوان شاد سرفراز
۱۳۰۹ھ

قطعهٔ تاریخ از بلبل شاخسار سخندانی مولوی محمد عبد المنان صاحب

صیغه‌دار عدالت محکمهٔ ناظم صاحب محاج

راجه عالی گهر راجه کشن پرشاد شاد
داد حکم طبع این دیوان فرحت اقتباس

ای محمد مصرعهٔ تاریخ طبعش عرض کن
شاد ایجان شد کلام شاد مطبوع اناس

۱۳۱۹

قطعهٔ تاریخ از یکه‌تاز عرصهٔ سخنوری مولوی محمد عبید الله صاحب

عرف تاج الدین صاحب قاضی زاده تعلقه پاتهری ضلع پربهنی

طبع شد دیوان شاد از فضل دادار کریم
زین نوید فرحت افزا گشت خوش [illegible]

گفت فاروقی بسال انطباعش فی البدیه
نسخهٔ زیبا شده مطبوعهٔ اهل زمن

۱۳۱۹

قطعهٔ تاریخ از طوطی شکرستان معنی پروری جناب میر تراب علی صاحب

زور صیغه‌دار محاسبه خزانهٔ عامره سرکار عالی

اطہر نامی ہیں اک شاعر مرے احباب سے
ہے محبت پر مجھے اون سے جو کامل اعتقاد

یک بیک آکر انہوں نے یوں کہا اصرار سے
جانتا ہوں شاعری کی ہیں مقرر تجھ کو داد

ذی کمال و پیشکار حیدرآباد دکن
تاج فرق شاعری و زیب تخت کیقباد

آج وہ چھپوا رہے ہیں دیوان اپنا یادگار
تو بھی لکھ تقریظ اچھی تا رہے دنیا میں یاد

میں کہ کچھ لکھی نہیں تقریظ تھی جہالت جو علم
ہے فقط موزون طبیعت میں نہیں ہوں اوستاد

طبع کی پر نور سے جب آراستہ پیراستہ	ہو گیا یارو شہنشاہ مہاراجہ عالی نژاد
زور نے لکھی ہے کیا تاریخ مطبوع جہان	چھپ گیا اب یہ دیوان [illegible] شاد

نتیجۂ فکری جناب سیتل پرشاد صاحب خرم تلمیذ [illegible]

عجب میر سخن راجہ کشن پرشاد ہیں یکتا	از فضل خدا [illegible]
لکھی خرم نے یہہ تیاری دیوان کی تاریخ	ہوا دیوان شاد [illegible] ۱۳۰[illegible]

ولہ

جب چھپا دیوان راجہ کشن پرشاد کا	ہو گئے انجم شاد اور یہہ [illegible] آسمان
خوب خرم نے لکھی خوش ہو کر تاریخ طبع	کیا چھپا دیوان شاد بین شعرائے جہان ۱۳۰۶

از طبعزاد جناب محمد تاج الدین صاحب جمعدار

شد چو مطبوع زمان از فضل حق	خوش کلام شاد والا مرتبت
از پے تاریخ او با صد خوشی	تاج گفتم بوستان معرفت ۱۳۰۶

از طبعزاد جناب سید اعظم اللہ حسینی صاحب اطہر مددگار محافظ دفتر خزانہ عامرہ و خلف الصدق شاعر نازک خیال مولانا افسر صاحب مرحوم حیدرآبادی

جب کہ راجہ کشن پرشاد نے	جب کہ چھپوایا کلام طبع زاد
اطہر مداح نے لکھا یہہ سال	واہ خوب چھپ گیا دیوان شاد ۱۳۰۶ھ

تقریظ

نتیجۂ رشحۂ قلم مشکین رقم ناشر پیشال شاعر اعجاز خیال نظیری
نظر فرزانہ ۔ و شتگاہ فخر پیشینیان جناب مولوی
محمد رفیع الدین صاحب فریدی مہتمم کتابخانہ پیشکاری
و قاضی زادہ و محتسب زادہ تعلقہ پاتہری ضلع پربہنی
علم ربہ برادر زادہ و تلمیذ رشید سخنور خاقانی دوران
روکش ظہوری و طغرا جناب مولوی حاجی محمد مظفر الدین صاحب معلی
صدر مددگار ثبہ خانہ سرکار عالی

بنام یزدان

یارب ساغر مرد افگن کدام میکدہ بگردش آمدہ کہ زبین سخن
یکرہ چشم ترک میفروش است ۔ و انجمنیان قلمرو ظہور نشاۂ ہستی
یکقلم بادہ نوش یکے را پائے شکیب و توان انیستی میلغزد
و یکے را دست از تندی صہبا چون عضو مرتعش میلرزد ۔ اینہمہ
گرمی رفتاری طاوس کلک فتنہ خرام در خیابان معنی آفرینی و بدلہ
نگاری بستایش شاہدیست کہ نظر فریب حسن ازل آوردش

نسمه فروغ قدسی جمالیست که دیده حسن پرست معنی را
از دیدن و گلچین نگاه را از گل نظاره چیدن باز داشته نگاه
جادو نیاهش که فسون بابلیان بکرشمه چشم نیم بازش طرف
نمی شود پلنگ بربریست که در نیستان خفته و نجون گرمی جلالت
صدره درس عتاب بشیر گردون گفته ناظره بدین فروغش
حسن زاهد فریب و شاهدان بدین فره فروغ از جمله ضمیر نهانخانه
خاطر کسی بدر نیامده کلک لاابالی پوسته رقیبانه وقت آفرین
هنوز بستایش حسن خود سوزش بجنبش در نیامده که همه سرا
برق ایمن بهر پیچوله نه آن مایه ریخت که تا [illegible] دمید [illegible]
اسرافیل از کالبد بهشتی در قالب هوش آید و باد فرو
هستی و اندامهم شان بجوشش ندانی که آن شاهد ناسپید پرستان
بدین رعنائی کیست و آن برق ایمن بدین فروغش پوییست
بدانکه آن مرقعه اثر کلک خردآموزی اشارت است
بدیوان جناب شاد که در زبان ریخته رخ افروخته و برق است
حیرتش خرمن فلک تقدسان معنی بهم سوخته و فراوانی برقها عبارت

از پریزادان معنی که در نقاب الفاظ بر دیبای معانی بر سر و دوش
کشیده بدین زیبائی زیبای انجمن فرود آرند - و دیده بصیرت دوز
اگر تیغ خسرو و جام جم را در قلم و آشکار پرستان بچشم
سر ندیده باشی این گنج باد آورد را بدیده دل بنگر که از زمین تا
آسمان آشکار بنگری و طوبی را بر زمین و خود را بر طوبی سوار
بنگری - و ارم را چون مشتاقان جمال یار در گشاده یابی و آب کوثر
بساغر فتاده عرشیان را بدان فره ازل آورد که هم شنوی
به تسبیح و ارائے زمین و آسمان زمزمه پرداز بینی و سید الانبیاء
خاتم المرسلین را بر صفحه قاب قوسین فراز مسند انس با شفیعه خویش
در راز و نیاز آن مایه فکر فلک پوئے که درین کشور سخن بهنجر آمد
بهر گوشک و شارستان نظر مکشاید بے آمیزه گمان پیدا اند
که این گفتار بگفتار او نمی ماند - این نامه آسمانی است که بدین فرخ
گوهر کشور سخن از فراز عرش بسط فرود آمده که صد دیدنها د
بابکش از بلند نا شان سپهر متقرنس فرود آمده - تا زمین بروزگار
خود در سایه بخت رسائی جهانیان و تیره خاک باشان و کن ملائک انبوه ملک

که این چنین سخن بلند تر از کاخ حصار اخضر و این مایه روشن گهر
سخنور گرامی نژاد و مهاراجه نامور تارک امارت را افسر و چهرهٔ
دولت را زیور شمع و چراغ شبستان دادودهش و بهار چمنستان
سروری بهرهٔ روزگار ما باشد و چنین تهی نهاد درین عهد [illegible]
مهدا از آسمان رفعت فرود آید اگر نوای بلند آوازگی افراشتن
خواهم و سر پر سخنوریش را پایه فراز فرق طوبی نهم و آب خضر
بظلمات جحیم و دانش مسلم اول ارسطوی الهی و زبان سخن
سرای رودکش ظهوری و طغرا مولانا معلی مد ظله دام گیرم
و اسرافیل صد هزار سال از صور دمیدن باز ایستد و رفیعات
فریدی اندرین نورد روزگار از فرهٔ فرهنگ و فروزش نظر
و پهنای خیال و توانای فکر و گرانبهای استقلال و پاکیزگی گوهر
و دوشیزگی سخن و سازگاری اختر و پرده گشای قلم و نادره زای
اندیشه علوی خرام آن یگانه فرزانه بسلک نگارش کشیده از
نهانخانه ضمیر تا مل و از انامل بخامه و از خامه بنامه سپارم از
دریا قطره و از خرمن دانه بر داشته باشد نهالی نشاندن

وله

طبع فرمود چو دیوان شگرف ۔ آن مهاراج امیر الامرا

گفت هاتف به فریدی سالش ۔ راحت جان حزین شعرا

۱۳۰۹

اعلان

الحمد للہ کہ باغ شادمن نتائج فکر افکار

شاعر نازک خیال شیرین مقال مہاراجہ کشن پرشاد شاد

بکمال حسن وخوبی زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ کرکے معزز قدردانوں کی قدر دانی کیلئے

ملاحظہ مین لایا جاتا ہی جسقدر نسخہ درکار ہوں ہمارے پاس سے طلب فرمالئے

جائین مگر کوئی صاحب اس کے طبع کا قصد بلا حصول اجازت جناب مصنف

نہ فرمائین والا بجائے فائدہ کے عوض مین حسب قانون

سرکار نقصان اٹہانا پڑیگا

المشتہر

محمد رفیع الدین فریدی

تعلقدار پیشکاری